بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد دنیا میں ہزاروں اہل حکمت گذر چکے اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہینگے۔ مگر جو حقیقی نور جناب امی عرب (روحی فداہ) کی ذات بابرکات سے اطراف عالم میں چمکا اس نے تمام بڑے بڑے عالی پایگاہ حکماء کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا اسلیے یہ امر بطور حقیقت واقعیہ کے مسلم ہو چکا ہے کہ جن لوگوں نے مشکوۃ نبوت سے نور معرفت کا اقتباس کیا ہو انکے سینے آفتاب عالمتاب کیطرح منور ہو گئے اور یہ فیضان الہی اس وقت تک دنیا میں جاری رہے گا کہ خدا کا سچا وعدہ اس سلسلہ ہستی کا خاتمہ کرے۔ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے علم و عمل کی شہرت نہ صرف اسلامی دنیا میں ہے بلکہ مصنفین یورپ نے بھی آپکے ان کمالات حقیقیہ کا بڑے زور سے اعتراف کیا ہے جو صرف آپ ہی کی ذات والا صفات سے مخصوص تھے آپکی فصاحت و بلاغت آپکی شجاعت و سخاوت آپکی لاثانی فقاہت ایسے مسلمہ صفات ہیں جنکے تسلیم کرنے سے کسیکو بھی مجال انکار نہیں اگر ہم افراط و تفریط کو چھوڑ کر حق کی پیروی کریں تو بلا شائبہ یہ کہنا پڑیگا کہ جسقدر معارف و حقائق جناب امیر علیہ السلام کی طفیل اہل عالم کو نصیب ہوئے کسی حکیم کو انکا عشر عشیر بھی نصیب نہیں ہوا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جناب کی تعلیم کا منبع تعلیم وحی تھا جو جناب نبی کے سینہ پر نور سے بحکم ان علیا منی و انا منہ اخذ کی گئی تھی یہ کلمات جنکا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے دنیا بھر کی حکمت و معرفت کا عطر ہیں جو لوگ غور سے پڑھینگے مجھے یقین کامل ہے کہ بہت سا حقیقی صداقت سے آگاہ ہو جائینگے کیونکہ اس انسان کامل کی زبان حقیقت ترجمان سے نکلے ہوئے جواہر بیانات ہیں جسکی نسبت جناب پیغمبر علیہ السلام نے انا دار الحکمۃ و علی بابھا ارشاد فرمایا ہمیں روشنی کے دلدادہ لوگ اکثر دہریان یورپ کے بعض اخلاقی اقوال کو اپنی تقریروں میں فخر سے بیان کیا کرتے ہیں اور اپنی بزرگان سلف کے علمی کارناموں سے بالکل بیخبر ہوتے ہیں اس مجموعہ اسرار کو خود ملاحظہ کریں اور اہل اسلام سے بھی استدعا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس رسالہ کے مطالعہ کا شوق دلائیں تاکہ انکے اخلاق پر بھی اچھا اثر پڑے یہ رسالہ طلباء کے ترجمہ کیلئے بھی انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا

والسلام خیر الختام — خاکسار اصغر علی روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور

بَابُ الحِکَم

لِاَمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبؑ

قال علیہ السلام

کن فی الفتنۃ کابن اللبون لا ظہر فیرکب ولا ضرع فیحلب

آپ فرماتے ہیں
فتنہ و فساد کے دنوں میں شتر دو سالہ کی طرح بن جا۔ جو نہ تو سواری کا کام دیسکتا ہے اور نہ دودھ دینے کے قابل ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ظالم سے الگ رہ اور اس کی امداد نہ کر۔

ازری بنفسہ من استشعر الطمع ورضی بالذل من کشف عن ضرہ وہانت علیہ نفسہ من امر علیہا لسانہ

جو شخص لالچ کی عادت کر لیتا ہے وہ اپنے تئیں حقیر بنا لیتا ہے اور جو شخص اپنی مصیبت کا اظہار غیر کے سامنے کرتا ہے وہ خود اپنی ذلت پر راضی ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنی زبان کو اپنا حاکم بنا لے یعنی اوسکو قابو میں نہیں رکھتا۔ گویا اپنی ہلاکت یا ذلت کو آسان سمجھتا ہے۔

البخل عار والجبن منقصۃ والفقر یخرس الفطن عن حجتہ والمقل غریب فی بلدہ

بخل عار ہے اور بزدلی عیب اور محتاجی دانا آدمی کو حجت پیش کرنے سے روک دیتی ہے اور تنگدست آدمی اپنے شہر میں بھی مسافر

والعجز آفة والصبر شجاعة والزهد ثروة والورع جنة	ہوتا ہے بیچارگی مصیبت ہے اور صبر بہادری اور دنیا کی بے رغبتی مالداری ہے اور پرہیزگاری
نعم القرین الرضی والعلم وراثة کریمة والآداب حلل مجددة والفکر مرآة صافیة -	رضا ایک اچھا ہمنشین یا دوست ہے - اور علم ایک عمدہ ترکہ اور ادب ایک لباس ہے جو ہر وقت نیا ہے اور فکر صحیح آئینہ صافی ہے -
صدر العاقل صندوق سره والبشاشة حبالة المودة والاحتمال قبر العیوب ومن رضی عن نفسه کثر الساخط علیه -	دانا آدمی کا سینہ راز کا صندوق ہے اور خندہ پیشانی ہونا محبت کا دام ہے - اور بردباری عیوب کے لئے قبر ہے جو شخص اپنے نفس سے خوش ہوتا ہے یعنی اس کی ہر ایک روش کو پسند کرتا ہے - اُس پر ناراض ہونے والوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے -
الصدقة دواء منجح واعمال العباد فی عاجلهم نصب اعینهم فی آجلهم	خیرات کارگر دوا ہے - لوگوں کے اعمال جو دنیا میں کماتے ہیں - قیامت کو انکے سامنے پیش کئے جائینگے -
اعجبوا لهذا الانسان ینظر بشحم ویتکلم بلحم ویسمع بعظم ویتنفس من خرم	ذرا اس انسان کی بناوٹ میں غور کرو جو شحم (حدقہ) یعنی آنکھ سے دیکھتا ہے اور گوشت یعنی زبان سے بولتا ہے - اور ہڈی یعنی کان سے سنتا ہے اور سوراخ یعنی ناک کے نتھنے سے سانس لیتا ہے
اذا اقبلت الدنیا علی احد اعارته محاسن غیره واذا ادبرت عنه سلبته محاسن نفسه -	جب کسی شخص کا اقبال یاور ہوتا ہے تو اسکو وہ خوبیاں بھی آموجود ہوتی ہیں جو اسمیں نہ ہوں - اور ادبار کے دنوں میں اس سے ذاتی خوبیاں بھی چھن جاتی ہیں -
خالطوا الناس مخالطة ان متم معها بکوا علیکم وان عشتم	لوگوں سے میل جول رکھو - کیونکہ اس حالت میں اگر تم مرجاؤگے تو وہ تم پر روئینگے -

حنوا الیکم۔	اور اگر زندہ رہوگے تو تمہاری طرف میلان کرینگے
اذا قدرت علی عدوک فاجعل العفو عنہ شکراً للقدرۃ علیہ	اگر تو اپنے دشمن پر قابو پائے تو اُس پر قابو پانے کا شکریہ بصورت عفو ادا کر۔
اعجز الناس من عجز عن اکتساب الاخوان واعجز منہ من ضیّع من ظفر بہ منھم	سب سے بیچارہ وہ شخص ہے جو اپنے لئے دوست پیدا نہیں کر سکتا اس سے بڑھ کر بیچارہ وہ شخص ہے کہ اُسے کوئی دوست ملا تھا اور اُس نے کھو دیا

یعنی عدم مراعاتِ حقوقِ محبت اُسے قطع تعلق کر لیا۔

اذا وصلت الیکم اطراف النعم فلا تنفروا اقصاھا بقلۃ الشکر	جب تمہیں خدا کی طرف سے پہلے آنے والی نعمتیں عطا ہو چکی ہیں تو تم ناسپاسی سے بعد کی

آنے والی نعمتوں کو مت روکو۔

من ضیّعہ الاقرب اُتیح لہ الابعد۔	جس شخص کو اس کے اقارب ناقدر شناسی کی وجہ سے کھو دیتے ہیں تو خدا غیروں کو اسکی

تائید کے لئے مقرر کر دیتا ہے۔

ما کل مفتون یعاتبُ۔	یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک فتنہ میں داخل ہونے والا شخص مورد عتاب ہو کیونکہ

بعض اوقات کوئی شخص بحالت مجبوری داخل ہوتا ہے۔

تذل الامور للمقادیر حتی یکون الحتف فی التدبیر۔	تمام امور اللہ تبارک و تعالیٰ کی تقدیر کے ذیل ہیں وقوع پذیر ہوتے ہیں تا آنکہ ہماری

تدبیر ہی میں ہماری موت مخفی ہوتی ہے۔

وسئل علیہ السلام عن قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ غیروا الشیب[۱]	آپ سے حضور علیہ السلام کے قول پیری کو بدل دو اور یہود سے مشابہت نہ پیدا کرو کی بابت سوال کیا گیا۔

۱؎ جہاد میں مسلمانوں کو حکم تھا کہ وہ ڈاڑھی کو خضاب کیا کریں۔ تاکہ مخالفین کو جوان نظر آئیں اور انکے دلوں میں ہیبت پیدا ہو۔ جامعہ

ولا تشبهوا باليهود فقال انما قال صلى الله عليه وسلم ذلك والدين قُلٌّ فاما الآن وقد اتسع نطاقه وضرب بجرانه فامرؤ وما اختار

تو آپ نے فرمایا کہ یہ حکم اُس وقت تھا جبکہ اسلام ابھی معدودے چند آدمیوں میں محدود تھا اب اسلام کا دائرہ خدا کے فضل سے وسیع ہو گیا ہے اور اُس نے اپنے پاؤں جما لئے ہیں اس لئے یہ معاملہ ہر ایک شخص کی مرضی پر موقوف ہے۔

في الذين اعتزلوا القتال معه خذلوا الحق ولم ينصروا الباطل۔

ان اشخاص کے حق میں جنھوں نے آپ کے ساتھ ہو کر لڑنے سے پہلو تہی کی تھی فرمایا کہ انھوں نے حق کو چھوڑا ہے اور باطل کی مدد نہیں کی

من جرى في عنان امله عثر باجله۔

جو شخص صرف امید و آرزو سے سعادت کا تابع رہتا ہے اور عمل نہیں کرتا وہ بے نیل مرام دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

اقيلوا ذوي المروات عثراتهم فما يعثر منهم عاثر الا ويد الله بيده يرفعه

صاحب مروت لوگوں کی لغزشوں کو معاف کرو۔ کیونکہ ایسے شخص کے ہاتھ میں اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اللہ ایسے گرتے کو سنبھال لیتا ہے۔

قرنت الهيبة بالخيبة والحياء بالحرمان والفرصة تمر مر السحاب فانتهزوا فرص الخير

ہیبت مقرون بہ خیبت ہے اور حیا موجب حرمان یعنی ڈرنے والا ناکام رہتا ہے اور شرمانے والا محروم۔ فرصت بادل کی طرح گذر جاتی ہے اس لئے نکوئی کی فرصت کو غنیمت سمجھو۔

لنا حق فان اعطيناه والا ركبنا اعجاز الابل

ہم صاحب حق ہیں اگر وہ حق ہمیں مل جائے تو بہتر ورنہ ہم اونٹ کے پایاں پشت پر

۱؎ اعجاز اونٹ کی گردن سے اگلے حصہ کو کہتے ہیں۔ ترجمہ میں محاورہ کی پابندی کی ہے ۱۲

وان طال السریٰ	پر بھی سوار ہونے کو تیار رہیں جو سخت مشکل ہے اگرچہ ہمیں راتوں سفر کرنا پڑے ۔
من ابطاء به عمله لم یسرع به نسبه ۔	جو شخص عمل میں سست ہے وہ نسب سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔
من کفارات الذنوب العظام اغاثة الملهوف والتنفیس عن المکروب ۔	کسی ناکام حسرت زدہ کی فریادرسی اور مصیبت زدہ پر سے مصیبت دور کرنا بڑے بڑے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے
یا ابن ادم اذا رایت ربك سبحانه یتابع علیك نعمه وانت تعصیه فاحذرہ	اے انسان جب خداوند تعالےٰ متواتر اپنی نعمتیں تجھ پر اثیار کرتا ہے ۔ اور تو گناہوں میں مستغرق ہے تو تجھے ڈرنا چاہیئے ۔
ما اضمر احد شیئا الا ظهر فی فلتات لسانه وصفحات وجهه	کوئی شخص اپنے دل میں خواہ کوئی بات مخفی رکھے اس کے کلام اور چہرے کے آثار سے اس کا پتہ ضرور لگ جاتا ہے ۔
امش بدائك ما مشی بك	جب تک مرض ایسا ہے کہ تو چل پھر سکتا ہے تو عمل کئے جا اور جب تو معذور ہو جائے تو مجبوری ہے ۔
افضل الزهد اخفاء الزهد	زہد کا لوگوں سے مخفی رکھنا سب سے بڑا زہد ہے ۔
اذا کنت فی ادبار والموت فی اقبال فما اسرع الملتقی ۔	جبکہ تو اپنی عمر کو پیچھے چھوڑ رہا ہے اور موت تیرے سامنے سے تیری طرف آ رہی ہے تو تم دونوں کی ملاقات کیسی ہی جلدی ہو گی ۔

الحذر الحذر فوالله لقد ستر حتی کانه قد غفر

ڈرو اور ڈرو بخدا کہ خدا تعالیٰ اپنے علم کی وجہ سے اس قدر پردہ پوشی کرتا ہے کہ گویا اس نے گناہ بخش دیا۔

(وسئل عن الایمان) فقال الایمان علی اربع دعائم علی الصبر والیقین والعدل والجهاد والصبر منها علی اربع شعب علی الشوق والشفق والزهد والترقب فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات ومن اشفق من النار اجتنب المحرمات ومن زهد فی الدنیا استهان بالمصیبات ومن ارتقب الموت سارع الی الخیرات والیقین منها علی اربع شعب علی تبصرة الفطنة وتاول الحکمة وموعظة العبرة وسنة الاولین فمن تبصر فی الفطنة تبینت له الحکمة ومن تبینت له الحکمة عرف العبرة ومن عرف العبرة فکانما کان فی الاولین والعدل منها علی اربع

آپ سے ایمان کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ایمان کے چار ارکان ہیں۔ صبر۔ یقین۔ عدل۔ جہاد۔ پھر صبر ایک اصل ہے جسکے چار فروع ہیں۔ شوق۔ خوف۔ زہد۔ انتظار موت۔ کیونکہ جو شخص جنت کا مشتاق رہتا ہے لذائذ سے ہٹا رہتا ہے اور جو شخص دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے مصائب کا برداشت کرنا اسپر آسان ہو جاتا ہے اور جو شخص موت کا منتظر رہتا ہے نیک کاموں کی طرف جلدی کرتا ہے پھر یقین ایک اصل ہے جسکے چار فروع ہیں حقیقت فطنت میں غور اور رموز دانش کا حصول اور واقعات سے عبرت پذیری اور گذشتگان کا طریق۔ کیونکہ جس شخص کو فطنت سے بصیرت حاصل ہو وہ اسرار حکمت کو حاصل کر لیتا ہے اور جب اسکو اسرار حکمت حاصل ہونگے تو عبرت پذیر ہوگا اور عبرت پذیر ہونے سے وہ ایسا ہی سمجھا جائیگا کہ پہلی امت کے لوگوں میں موجود تھا۔ عدل کے بھی چار فروع ہیں۔ فہم باریک۔ علم عمیق۔ خوبی حکم۔ مضبوطی حلم۔ کیونکہ جو شخص

شعب علی غائص الفهم و
غور العلم و زهرة الحکم
و رساخة الحلم فمن فهم
علم غور العلم ومن علم غور
العلم صدر عن شرائع الحکم ومن حلم
لم یفرط فی امرہ وعاش
فی الناس حمیدا والجهاد منها
علی اربع شعب علی الامر
بالمعروف والنهی عن المنکر
والصدق فی المواطن
وشنآن الفاسقین
فمن امر بالمعروف
شد ظهور المومنین
ومن نهی عن المنکر ارغم
انوف الکافرین ومن صدق
فی المواطن قضی ما علیه
ومن شنئ الفاسقین
وغضب لله غضب
الله له وارضاه یوم القیمة

فہم باریک رکھتا ہے وہ علم کی تہ تک پہنچ
جاتا ہے وہ آئینِ حکم کو حاصل کر لیتا ہے اور
جو شخص صاحب حلم ہوتا ہے وہ کبھی حد سے
تجاوز نہیں کرتا اور لوگوں میں قابل
تعریف زندگی بسر کرتا ہے۔ جہاد کے بھی
چار فروع ہیں۔ نیکی کا حکم کرنا۔ بُرے کام
سے روکنا۔ میدان حرب میں ثابت قدم
رہنا۔ فاسقوں سے بغض رکھنا۔ کیونکہ
جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہے وہ ایمانداروں کی
پیٹھ کو مضبوط کرتا ہے۔ اور جو شخص بُرے
کام سے روکتا ہے وہ کفار کو ذلیل کرتا ہے
اور جو شخص میدان حرب میں ثابت قدم
رہتا ہے وہ حق واجب کو پورا کرتا ہے اور
جو شخص فاسقوں سے بغض رکھتا ہے اور
محض اللہ کے دین کی خاطر غصّہ کرتا ہے
اللہ اس کی حمایت میں اسکے دشمن کے
برخلاف غصّہ کرتا ہے اور قیامت کو
اُسے اپنی رحمت سے خوش کر دے گا۔

الکفر علی اربع دعائم
علی التعمق والتنازع
والزیغ والشقاق فمن
تعمق لم ینب الی الحق

کفر کے چار ارکان ہیں (۱) بخیال تحقیق
وہم کی پیروی کرنا (۲) لوگوں سے تحقیق کے
زعم پر جھگڑتے رہنا (۳) حق بات سے اعراض
کرنا (۴) بحث و جدل سے لوگوں کے ساتھ

ومن كثر نزاعه بالجهل دام عماه عن الحق ومن زاغ ساءت عنده الحسنة وحسنت عنده السيئة وسكر سكر الضلالة ومن شاق وعرت عليه طرقه واعضل عليه امره وضاق عليه مخرجه والشك على اربع شعب على التماري والهول والتردد والاستسلام فمن جعل المراء ديدنا لم يصبح ليله ومن هاله ما بين يديه نكص على عقبيه ومن تردد في الريب وطئته سنابك الشياطين ومن استسلم لهلكة الدنيا والآخرة هلك فيهما

عناد رکھنا سو جو شخص بخیال تحقیق وہم کی پیروی کرتا ہے وہ کبھی حق کی طرف رجوع نہیں کرتا اور جو شخص باوجود جہالت بہت جھگڑتا ہے وہ ہمیشہ حق امر سے اندھا رہتا ہے اور جو شخص حق سے اعراض کرتا ہے اس کو برائی نیکی اور نیکی برائی معلوم ہوتی ہے اور ہمیشہ گمراہی میں بدمست رہتا ہے اور جو شخص لوگوں سے عناد پیدا کر لیتا ہے وہ دشوار گذار راستہ پر چلتا ہے اور کسی امر میں اُسے آسانی نہیں حاصل ہوتی اور نہ کوئی رہائی کی سبیل نظر آتی ہے۔

شک کے چار فروع ہیں (۱) اظہار لیاقت خیال پر لوگوں سے جھگڑنا (۲) کسی امر سے ڈرتے رہنا بدیں خیال کہ شائد کیا مشکل پیش آئے (۳) عزم کا ناقص رہنا یعنی کبھی عزم قایم کر لینا اور کبھی توڑ دینا (۴) سو جو شخص جھگڑنے کی عادت کر لیتا ہے وہ ہمیشہ ظلمت میں پھنسا رہتا ہے اور جو شخص آنے والے امر سے ڈرتا رہتا ہے وہ اس سے پیچھے ہٹا رہتا ہے۔ اور جو شخص ظن میں پڑا رہتا ہے۔ اُسے شیاطین روند ڈالتے ہیں۔ اور جو شخص دنیا و آخرت کے امور میں بلا سوچے سمجھے اپنے تئیں ڈال دیتا ہے وہ دونوں میں ہلاک ہو جاتا ہے۔

فاعل الخير خير منه وفاعل الشر شر منه

نیکی کرنیوالا اس نیکی سے زیادہ اچھا ہے اور برائی کرنیوالا اُس برائی سے زیادہ برا ہے

کن سمحا ولا تکن مبذرا و کن مقدرا ولا تکن مقترا	جوانمرد بن اور فضول خرچ نہ ہو اعتدال پر چل ور زنان و نفقہ میں تنگی نہ برت۔
اشرف الغنی ترک المنی	خواہشات کو چھوڑ دینا بہترین تونگری ہے
من اسرع الی الناس بما یکرھون قالوا فیہ بما لا یعلمون۔	جو شخص لوگوں سے ایسا سلوک کرتا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتے تو لوگ اُسکے حق میں وہ باتیں کہہ دیتے ہیں جنکا انہیں علم بھی نہیں
من اطال الامل ساء العمل	جو شخص لمبی لمبی امیدیں کرلیتا ہے وہ بدعمل ہو جاتا ہے
وقد لقیہ عند مسیرہ الی الشام دھاقین الانبار فترجلوا لہ واشتدوا بین یدیہ ما ھذا الذی صنعتموہ فقالوا خلق منا نعظم بہ امراءنا فقال واللہ ما ینتفع بھذا امراءکم وانکم لتشقون بہ فی آخرتکم وما اخسر المشقۃ وراءھا العقاب واربح الدعۃ معھا الامان من النار	جبکہ آپ کو شام کی طرف جاتے ہوئے موضع انبار کے چند دہقان راستے میں ملے اور وہ آپکو دیکھکر وہیں پیادہ ہوگئے اور بڑی جلدی سے خدمت میں حاضر ہوئے تو آپنے فرمایا کہ یہ کیا کارروائی ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا ہمارے ہاں یہ حسن آداب سمجھا گیا ہے جس سے اپنے امراء کی تعظیم مقصود ہوتی ہے۔ آپنے فرمایا بخدا تمہارے امراء تمہارے اس سلوک سے کچھ فایدہ نہیں اُٹھاتے۔ ہاں تم لوگ خواہ مخواہ ایک تو دنیا

میں اس کام کی تکلیف گوارا کرتے ہو اور دوسرے آخرت میں اس کا عذاب
بھگتو گے اور وہ تکلیف نہایت زیاں رساں ہے جس کا نتیجہ دوزخ ہوا اور وہ
آرام تن نہایت سودمند ہے۔ جس کا نتیجہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہنا ہوگا

قال علیہ السلام لابنہ الحسن یا بنی احفظ عنی اربعا و اربعا لا یضرک ما عملت	آپ اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو بطور نصیحت فرماتے ہیں کہ اے میرے پیارے بیٹے ایک چار اور پھر ایک چار یعنی آٹھ باتیں میری سن لے

معهن اغنى الغنى العقل واكبر الفقر الحمق اوحش الوحشة العجب واكرم الحسب حسن الخلق

يا بني اياك ومصادقة الاحمق فانه يريد ان ينفعك فيضرك واياك ومصادقة البخيل فانه يبعد عنك احوج ما تكون اليه واياك ومصادقة الفاجر فانه يبيعك بالتافه واياك ومصادقة الكذاب فانه كالسراب يقرب عليك البعيد ويبعد عليك القريب۔

اور خوب یاد رکھ اگر تو ان پر عامل ہوگا تو (۱) عقل بہترین تونگری ہے (۲) بیوقوفی بدترین مفلسی ہے (۳) خود نمائی بدترین وحشت ہے یعنی خودنما آدمی کا کوئی انیس نہیں بنتا۔ (۴) خوش خلاقی عمدہ ترین حسب ہے

(۱) اے پیارے بیٹے احمق کے میل جول سے بچارہ کیونکہ احمق تجھے بجائے فایدہ کے نقصان پہنچائے گا (۲) بخیل آدمی سے مت مل کیونکہ بخیل تجھ سے تمام ضروری امور حسنہ سے دور کر دیگا۔ (۳) فاسق و فاجر آدمی سے کسی قسم کی راہ و رسم پیدا نہ کر کیونکہ فاسق و فاجر آدمی تھوڑی اور حقیر چیز پر تجھے کھو دے گا (۴) جھوٹے آدمی کی ملاقات سے باز رہ کیونکہ جھوٹا نمایش سراب کی طرح محض دھوکا ہے وہ تجھ سے بعید کو قریب اور قریب کو بعید بنا دے گا۔

لا قربة بالنوافل اذا اضرت بالفرائض۔

جب تو ان امور کو جو شریعت نے فرض مقرر کئے ہیں ضائع کرتا ہے یا اچھی طرح سے بجا نہیں لاتا تو نوافل یعنی زائد عبادت سے تجھے کچھ فایدہ حاصل نہ ہوگا (مثلاً نماز یا زکوٰۃ کو چھوڑتا اور صدقہ نفل یا نماز نفل بطور تطوع ادا کرنا کرنا کچھ مفید نہیں۔

لسان العاقل وراء قلبه وقلب الاحمق وراء لسانه

دانا آدمی کی زبان اسکے دل کے تابع ہوتی ہے اور احمق آدمی کا دل اسکی زبان کے تابع ہوتا ہے یعنے دانا پہلے سوچ لیتا ہے۔

اور پھر بولتا ہے اور احمق پہلے منہ سے بات نکال پھینکتا ہے اور پھر سوچتا ہے۔)

وقال لبعض صحابه فی علة اعتلها جعل الله ما کان من شکواك حطا لسیئاتك فان المرض لا اجر فیه ولکنه یحط السیئات ویحتها حت الاوراق وانما الاجر بالقول باللسان والعمل بالایدی والاقدام وان الله سبحانه یدخل بصدق النیة والسریرة الصالحة من یشاء من عباده الجنة۔

آپ اپنے کسی دوست کی بیماری میں اس سے فرماتے ہیں کہ خدا تیری بیماری کو تیرے گناہوں کا کفارہ بنا دے کیونکہ بیماری (جو بندہ کا فعل نہیں) موجب ثواب نہیں ہاں گناہوں کو یوں گرا دیتی ہے جس طرح درخت سے پتے گر جاتے ہیں ثواب اسی امر کا ملتا ہے جو انسان اپنی زبان یا ہاتھ پاؤں سے بجا لائے۔ اور خداوند کریم صدق نیت اور خصائل حمیدہ پر جسے چاہتا ہے بہشت بریں میں جگہ دیتا ہے۔

قال علیه السلام فی ذکر خباب یرحم الله خباب بن الارت فلقد اسلم راغبا وهاجر طائعا وقنع بالکفاف ورضی عن الله وعاش مجاهدا۔

آپ نے خباب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا خباب بن ارت پر رحم کرے کیونکہ وہ بخوشی خاطر اسلام لایا اور بحکم خدا اپنی مرضی سے ہجرت کی اور قوت لایموت پر قانع رہا اور اللہ سے راضی اور جہاد میں زندگی بسر کی۔

لو ضربت خیشوم المؤمن بسیفی هذا علی ان یبغضنی ما ابغضنی ولو صببت الدنیا بجماتها علی المنافق علی ان یحبنی ما احبنی وذلك انه قضی فانقضی علی لسان النبی

اگر میں اپنی یہ تلوار مومن کی ناک پر چلا دوں اس خیال پر کہ وہ مجھ سے بغض رکھے تو وہ کبھی مجھ سے بغض نہیں رکھے گا یا اگر دنیا و ما فیہا منافق کے پاس جمع کر دوں اس خیال پر کہ وہ مجھے دوست رکھے تو وہ کبھی مجھے دوست نہیں رکھے گا

الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال یا علی لا یبغضک مومن ولا یحبک منافق	اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات پہلے ہی سے فیصلہ پا چکی ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا اے علی مومن تجھ سے کبھی بغض نہیں رکھیگا اور نہ منافق تجھ سے کبھی محبت رکھے گا۔
سیئة تسوءک خیر عند اللہ من حسنة تعجبک	وہ بدی جس سے تجھے بعد میں اندوہ یا ندامت پیدا ہو اللہ کے ہاں اس نیکی سے بہتر ہی جس کے بعد تجھے غرور پیدا ہوا۔
قدر الرجل علی قدر همته وصدقه علی قدر مروته وشجاعته علی قدر انفته وعفته علی قدر غیرته	انسان کی قدر کا اندازہ اس کی ہمت سے اور اس کی صداقت کا اندازہ اس کی مروت سے اور اس کی شجاعت کا اندازہ اس کی حمیت سے اور اس کی پاکدامنی کا اندازہ اسکی غیرت سے ہوتا ہے۔
الظفر بالحزم والحزم باجالة الرائ والرائ بتحصین الاسرار۔	فتحمندی ہوشیاری سے اور ہوشیاری رائے میں غور و خوض کرنے سے اور رائے بھید کی نگہداشت سے حاصل ہوتی ہے
احذروا صولة الکریم اذا جاع واللئیم اذا شبع	کریم کی صولت سے جب وہ بھوکا ہو اور فرومایہ کی صولت سے جب وہ سیر ہو بچو۔
قلوب الرجال وحشیة فمن تالفها اقبلت علیه	آدمیوں کے دل وحشی ہیں جو ان سے انس پذیر ہوتا ہے اس پر جھک پڑتے ہیں۔
عیبک مستور ما اسعدک جدک۔	جب تک تیرا بخت یاور ہے تیرا عیب ڈھکا رہتا ہے۔
اولی الناس بالعفو اقدرهم علی العقوبة	تمام آدمیوں سے بڑھکر عفو کرنیکا مستحق وہ شخص ہے جو انتقام پر زیادہ قادر ہے۔

عربی	اردو
السخاء ما كان ابتداء فاما ما كان عن مسئلة فحياء وتذمم	سخاوت وہی ہے جو بلا سوال کی جائے اور جو سوال پر کی جاتی ہے وہ تو ایک گونہ حیا اور مذمت سے بچنے کی وجہ سے ہے۔
لا غنى كالعقل ولا فقر كالجهل ولا ميراث كالادب ولا ظهير كالمشاورة	عقل جیسی کوئی تونگری نہیں اور جہل جیسی کوئی محتاجی نہیں اور ادب جیسی کوئی میراث نہیں اور مشورے جیسا کوئی مددگار نہیں
الغنى في الغربة وطن والفقر في الوطن غربة	تونگری سے انسان سفر میں بھی صاحب وطن ہے اور مفلسی سے وطن میں بھی انسان مسافر ہے۔
الصبر صبران صبر على ما تكره وصبر عما تحب۔	صبر کی دو قسمیں ہیں مصیبت پہ صبر کرنا نفس کی خواہش سے اپنے تئیں روکنا۔
القناعة مال لا ينفد	قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔
المال مادة الشهوات	مال ہی تمام نفسانی خواہشوں کا مادہ ہے
من حذرك كمن بشرك	جو شخص تجھے کسی برے کام سے ڈراتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو تجھے کسی امر کا مژدہ سناتا ہے۔
اللسان سبع ان خلي عنه عقر۔	زبان ایک ایسا درندہ ہے جس کو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے تو کاٹنے لگتا ہے۔
المرأة عقرب حلوة اللبسة۔	عورت ایک بچھو ہے جو دلربا وضع میں نظر آتا ہے۔
الشفيع جناح الطالب	سفارش کرنے والا طالب مقصود کیلئے بازو بن جاتا ہے
اهل الدنيا كركب يسار بهم وهم نيام	اہل دنیا ایسے قافلوں کی مانند ہیں جو سوتے ہوئے چلائے جا رہے ہیں۔
فقد الاحبة غربة	دوستوں کا کھو یا جانا بھی ایک قسم کی

غریب الوطنی ہے

عربی	اردو
فوت الحاجة اهون من طلبها الی غیر اهلها۔	حاجت کا نہ پورا ہونا نا اہل آدمی سے طلب کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔
لا تستحی من اعطاء القلیل فان الحرمان اقل منه	کم دینے سے شرم نہ کرو کیونکہ بالکل محرومی کم سے بھی کم ہے۔
العفاف زینة الفقر۔	پاکدامنی مفلسی کے لئے زینت ہے۔
اذا لم یکن ما ترید فلا تبل ما کنت۔	جب تیری مراد حاصل نہ ہو تو جو حالت پیش آئے اُسی پر راضی رہ۔
لا تری الجاهل الا مفرطا او مفرطا۔	جاہل آدمی یا تو حد اعتدال سے بڑھ جاتا ہے یا کمی کرتا ہے۔
اذا تم العقل نقص الکلام	جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو بولنا کم ہو جاتا ہے
الدهر یخلق الابدان ویجدد الآمال ویقرب المنیة ویباعد الامنیة من ظفر به نصب ومن فاته تعب۔	زمانہ بدنوں کو بوسیدہ اور امیدوں کو تازہ اور موت کو قریب اور آرزو کو بعید کر دیتا ہے اور جو شخص اس پر قابو پا لیتا ہے تو اسکے حقوق کی مراعات اُسے تھکا دیتی ہے اور جس شخص کے قابو میں نہ آئے تو اسکی طلب میں رنج اُٹھاتا ہے۔
من نصب نفسه للناس اماما فلیبدأ بتعلیم نفسه قبل تعلیم غیره ولیکن تادیبه بسیرته قبل تادیبه بلسانه ومعلم نفسه ومؤدبها احق بالاجلال من معلم الناس	جو شخص اپنے تئیں لوگوں کا امام یا پیشوا بناتا ہے اُسے چاہئے کہ سب سے پہلے وہ اپنی اصلاح کرے اور لوگوں کو زبان کے ساتھ ادب سکھانے سے پہلے اپنی عملی رفتار سے انہیں ادب سکھائے اور جو شخص اپنی ذات کی اصلاح اور تادیب کرتا ہے وہ

اردو	عربی
اس آدمی سے جو لوگوں کی اصلاح و تادیب کرتا ہے زیادہ قابل عزت ہے۔	ومؤدبهم۔
آدمی جو سانس لیتا ہے گویا موت کیطرف قدم اٹھاتا ہے۔	نفس المرء خطاه الی اجله
جو چیز شمار میں آرہی ہے وہ آخر کم ہوتے ہوتے ختم ہو جائیگی اور جس امر کے آنے کی امید کی گئی ہے وہ آخر آرہیگی۔	کل معدود منقض وکل متوقع آت۔
ضرار بن حمزہ ضبائی جب امیر معاویہ کے پاس گیا اور اس نے جناب امیر المومنین کی بابت اس سے سوال کیا تو اس نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بچشم خود آپکو ایک ایسے موقع پر جبکہ رات نے اپنے پردے لٹکا رکھے تھے یعنی سنسان رات میں محراب مسجد کے اندر کھڑے اور ریش مبارک کو ہاتھ میں پکڑے مار گزیدہ کی طرح بے چین اور دردمند آدمی کیطرح آہ و زاری کے ساتھ کہتے دیکھا کہ اے دنیا۔ اے دنیا اچل مجھسے دور ہو کیا تو میرے سامنے آتی ہے یا میری طرف تو اپنا شوق رکھتی ہے۔ خدا ایسا وقت نہ لائے کہ تیری محبت میرے دل میں قرار پکڑے۔ تیرا کامیاب ہونا بعید ہے کسی غیر کو جا کر دھوکا دے مجھے تو تیری کچھ بھی ضرورت	ومن خبر ضرار بن حمزة الضبائی عند دخوله علی معاویة ومسئلته له عن امیر المومنین قال فاشهد لقد رایته فی بعض مواقفه وقد ارخی اللیل سدوله وهو قائم فی محرابه قابض علی لحیته یتململ تململ السلیم ویبکی بکاء الحزین ویقول یا دنیا یا دنیا الیک الیک عنی ابی تعرضت ام الی تشوقت لا حان حینک هیهات ای لا جاء وقت تمکنت حبالك من طلب غرة غیری لا حاجة لی فیک قد طلقتک ثلاثا لا رجعة فیها

فعيشك قصير وخطرك يسير واملك حقير آه من قلة الزاد وطول الطريق وبعد السفر وعظيم المورد

نہیں۔ میں نے تین طلاقوں سے تجھے اپنے نفس پر حرام کر دیا اب پھر تیری طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ تیری زندگی نہایت مختصر اور تیرا جاہ و منصب نہایت خفیف اور تیری امیدیں نہایت حقیر ہیں ہائے افسوس! زاد راہ کچھ بھی نہیں اور راستہ لمبا اور سفر دراز اور مقام حساب بڑا ہے۔

ومن كلام له للسائل لما سأله اكان مسيرنا الى الشام بقضاء من الله وقدر بعد كلام طويل هذا مختاره ويحك لعلك ظننت قضاء لازما وقدرا حاتما ولو كان كذلك لبطل الثواب والعقاب وسقط الوعد والوعيد ان الله سبحانه امر عباده تخييرا ونهاهم تحذيرا وكلف يسيرا ولم يكلف عسيرا واعطى على القليل كثيرا ولم يعص مغلوبا ولم يطع مكرها ولم يرسل الانبياء

ایک سایل کے اس سوال پر کہ آیا ہمارا جہاد کے لئے شام کی طرف جانا اللہ کی قضا اور اس کی تقدیر پر مبنی تھا؟ جو آپ نے ایک طویل تقریر کے بعد فرمایا حیف ہے تجھے خدا کی سنوار کیا تو اس سفر کو قضاء[۵] لازم اور تقدیر قطعی سمجھا ہے اور اگر تیرے خیال کے مطابق ایسا ہی ہوتا تو تمام سلسلہ ثواب عذاب اور وعدہ وعید کا باطل ہو جاتا۔ خداوند کریم نے اپنے بندوں کو اختیار دیکر کرنے کا حکم کیا ہے اور عذاب سے ڈرا کر انہیں روکا ہے۔ اس نے آسان کی تکلیف دی ہے اور دشوار کی تکلیف جائز نہیں رکھی وہ کم پر زیادہ کو عطا کرتا ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اسکو مغلوب سمجھ کے کوئی اسکی سرکشی کرے

۵ قضا خدا کے علم ازلی کا نام ہے جو تمام اشیاء اور انکے حالات وغیرہ کی بابت اسکو حاصل ہے اور تقدیر سے ان اشیاء کا اسباب ضروریہ کے ہونے پر پیدا کرنا مراد ہے ۱۲ منہ

لعبادہ لم ینزل الکتاب للعباد عبثاً ولا خلق السموات والارض وما بینهما باطلا وذلك ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار	اور نہ یہ بات صحیح ہے کہ وہ جبراً کسی سے اطاعت لے۔ نہ تو اُس نے انبیاء کو یونہی ہنسی کھیل کے طور پر مبعوث کیا اور نہ کتب سماویہ کو بے سود نازل کیا اور نہ اُس نے زمین و آسمان و ما فیہما کو لغو و باطل پیدا کیا۔ یہ تو کفار کا بیہودہ خیال ہے۔ سو کفار کے لئے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔
خذ الحکمة انی کانت فانما الحکمة تکون فی صدر المنافق فتلجلج فی صدرہ حتی تخرج فتسکن الی صواحبها فی صدر المؤمنین۔	حکمت جہاں سے ملے لو کیونکہ حکمت منافق کے سینہ میں کھٹکتی رہتی ہے تا آنکہ وہاں سے نکلکر اپنے اصلی ٹھکانے یعنے ایمان داروں کے سینے میں جا قرار پکڑتی ہے۔
الحکمة ضالة المؤمن فخذ الحکمة ولو من اهل النفاق۔	حکمت ایمان دار کا گم شدہ مال ہے۔ اُسے لے لو۔ خواہ منافقین سے ہاتھ لگے۔
قیمة کل امرء ما یحسنه۔	انسان کی قیمت کا اندازہ اس چیز سے ہوتا ہے جو اس کی اصلاح کرے۔
اوصیکم بخمس لو ضربتم الیها آباط الابل لکانت لذلك اهلا لا یرجون احد منکم الا ربه لا یخافن	میں تمہیں پانچ امور کی وصیت کرتا ہوں اگر تم انہیں سخت محنت سفر برداشت کرکے حاصل کرو تو شایان ہیں (۱) کوئی شخص خدا کے سوا کسی سے امیدوار نہ ہو

آباط جمع ہے ابط کی جس کے معنے بغل کے ہیں۔ ضرب آلاباط سے مراد شدت سیر ہے ۱۲

إلّا ذنبه ولا يستحيين احد اذا سئل عما لا يعلم ان يقول لا اعلم ولا يستحيين احد اذا لم يعلم الشيء ان يتعلمه وعليكم بالصبر فان الصبر من الايمان كالراس من الجسد ولا خير في جسد لا راس معه ولا في الايمان لا صبر معه۔

(۲) صرف اپنے گناہ سے ڈرے (۳) کوئی شخص اس سے کچھ پوچھے اور وہ نہ جانتا ہو تو یہ کہنے میں شرم نہ کرے کہ میں نہیں جانتا (۴) اور اگر نہ جانتا ہو تو کسی دوسرے سے پوچھنے میں شرم نہ رکھے (۵) صبر کو لازم پکڑو کیونکہ صبر ایمان سے وہی تعلق رکھتا ہے جو سر باقی جسم سے جس طرح جسم بے سر غیر مفید ہے اسی طرح ایمان بلا صبر۔

قال ع لرجل افرط في الثناء عليه وكان له متهما انا دون ما تقول وفوق ما في نفسك

ایک شخص کو جو آپ کی بہت تعریف کر رہا تھا اور دل میں آپکو برا سمجھتا تھا آپ نے فرمایا کہ میں اس درجہ سے کم ہوں جس کا تو اظہار کرتا ہے اور اس درجے سے بڑھکر جو اپنے دل میں تو سمجھتا ہے۔

بقية السيف ابقى عددا واكثر ولدا

جو لوگ جہاد کے میدان سے بچ کر آجاتے ہیں وہ ہمیشہ کے لئے نیکنام اور کثیر الاولاد ہوتے ہیں۔

من ترك قول لا ادري اصيبت مقاتله

جو شخص لا ادری یعنی میں نہیں جانتا کہنا چھوڑ دیتا ہے بلکہ ہر ایک موقع پر سوال کا جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے ہلاک ہوتا ہے۔

رای الشیخ احب من جلد الغلام۔

بوڑھے آدمی کی تدبیر نوجوان کے میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے سے زیادہ اچھی ہے۔

عجبت لمن يقنط ومعه

میں تعجب کرتا ہوں اس شخص سے

عربی	اردو
الاستغفار۔	جو باوجود سچی توبہ استغفار کے خدا کی رحمت سے نا امید ہوتا ہے۔
وحکی عنه ابو جعفر محمد بن علی الباقر انه قال کان فی الارض امانان من عذاب الله وقد رفع احدهما فدونکم الاخر فتمسکوا به اما الامان الذی رفع فهو رسول الله صلی الله علیه وسلم واما الامان الباقی فالاستغفار قال الله تعالیٰ وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان الله معذبهم وهم یستغفرون	ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہما السلام آپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں دو قسم کی امان تھی جو اللہ کے عذاب سے بچنے کا سہارا تھی ایک تو دنیا سے اُٹھ گئی اور دوسری موجود ہے تم اسی کو مضبوط پکڑ لو۔ پہلی امان تو جناب پیغمبر علیہ السلام کا وجود مبارک تھا کیونکہ خداوند کریم نے فرمایا کہ اے حبیب جب تک تو اُن لوگوں میں موجود ہے خدا عذاب نہیں کریگا۔ اور دوسری امان جو باقی ہے وہ توبہ و استغفار ہے کیونکہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کے توبہ و استغفار کرنے کی صورت میں خدا عذاب نہیں کریگا۔
من اصلح بینه وبین الله اصلح الله بینه وبین الناس ومن اصلح امر آخرته اصلح الله له امر دنیاه ومن کان له من نفسه واعظ کان علیه من الله حافظ	جو شخص اپنا معاملہ اللہ کے ساتھ درست کر لیتا ہے تو خدا اُسکے اور بندوں کے درمیانی معاملات کو درست کر دیتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت کی اصلاح کر لیتا ہے خدا اُس کی دنیا کی اصلاح کر دیتا ہے اور جو شخص اپنا ناصح آپ بنتا ہے خدا اسکو ہر ایک شر سے محفوظ رکھتا ہے۔
الفقیه کل الفقیه من لم یقنط	کامل فقیہ وہ شخص ہے اپنے وعظ سے

الناس من رحمة الله ولم
تؤيسهم عن روح الله
ولم يؤمنهم من مكر الله

لوگوں کو خدا کی رحمت سے نا امید کرے
اور نہ اللہ کے عذاب سے انہیں بے خوف و
خطر۔ مطلب یہ ہے کہ نہ تو خدا کی رحمت ہی
رحمت بیان کرے جس سے وہ بے خوف و خطر ہو جائیں نہ عذاب ہی
عذاب جس سے وہ نا امید ہو جائیں کیوں کہ قرآن مجید کی تعلیم ان
دونوں کو ساتھ ہی ساتھ بیان کرتی ہے۔

ان هذه القلوب تمل كما
تمل الابدان فابتغوا
لها طرائف الحكم۔

لوگوں کے دل ایک حالت کے لگاتار
جاری رہنے سے اس طرح اکتا جاتے
ہیں جس طرح بدن کام کرتے کرتے تھک
جائے۔ پس عجیب عجیب حکمت و دانش سے انہیں مانوس
کرنا چاہئے۔

اوضع العلم ما وقف
على اللسان وارفعه
ما ظهر في الجوارح والاركان

نہایت ذلیل علم وہ ہے جو صرف زبان
ہی زبان پر ہو اور شریف تر علم وہ
ہے جو بذریعہ عمل انسان کے قویٰ اور
اعضا میں ظاہر ہو یعنی صرف کہنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا
عمل معتبر ہے۔

لا يقولن احدكم اللهم
اني اعوذ بك من الفتنة
لانه ليس احد الا وهو مشتمل
على فتنة ولكن من استعاذ
فليستعذ من مضلات
الفتن - فان الله سبحانه
يقول واعلموا انما اموالكم

کسی شخص کو یوں دعا نہیں کرنا چاہئے
کہ خدایا میں فتنہ سے تیری پناہ کا
خواستگار ہوں یعنی مجھے فتنہ سے بچا
لے وجہ اس کی یہ ہے کہ تم سب فتنہ
میں مبتلا ہو (جس سے تم علیحدہ نہیں
ہو سکتے) ہاں یوں دعا کرنا چاہیے
کہ خدایا مجھے ایسے فتنوں سے پناہ دے

والاولاد كم فتنة ومعنى ذالك انه يختبرهم بالاموال والاولاد ليتبين الساخط لرزقه والراضي بقسمه وان كان سبحانه اعلم بهم من انفسهم ولكن لتظهر الافعال التي بها يستحق الثواب والعقاب لان بعضهم يحب الذكور ويكره الاناث وبعضهم يحب تثمير المال ويكره انثلام الحال۔	جو گمراہ کر دینے والے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے مال اور اولاد کو فتنہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا مال اور اولاد کے ذریعہ سے بندوں کا امتحان کرتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس کے رزق مقسوم پر کون ناراض ہوتا ہے اور کون خوش رہتا ہے، باوجودیکہ خدا بندوں کے حالات سے ان کی نسبت زیادہ واقف ہے مگر پھر بھی امتحان کرتا ہے تا بندوں کے وہ افعال ظاہر ہو جائیں جن سے وہ ثواب و عذاب کے مستحق ہونگے تاکہ

اُن پر حجت پوری ہو۔ کیونکہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اولاد ذکور کو چاہتے ہیں اور اولاد اناث کو نہیں چاہتے اور بعض مال و دولت کی کثرت کو دوست رکھتے ہیں اور بدحالی اور شکستگی سے کترا تے ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں خلاف رضائے خدا ہیں۔

وسئل عن الخير ما هو فقال ليس الخير ان يكثر مالك وولدك ولكن الخير ان يكثر علمك ويعظم حلمك وان تباهي الناس بعبادة ربك فان احسنت حمدت الله وان اسأت	آپ سے نیکی کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نیکی یہ نہیں کہ تمہارا مال اور اولاد بڑھ جائیں بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ تمہارا علم و معرفت بڑھے اور عقل زیادہ ہو اور خدا کی عبادت میں تم اپنے ہم جنس پر فخر کرو۔ پس جب تم اچھی طرح سے عبادت کو بجا لاؤ تو تمہیں اس کا شکر

استغفرت اللہ ولا خیر فی الدنیا الا الرجلین رجل اذنب ذنوبا فھو تبدارکھا بالتوبۃ ورجل یسارع فی الخیرات	گذار ہونا چاہئے اور اگر کوتاہی کرکے اچھی طرح بجا نہ لاؤ تو خدا سے طلب مغفرت کرو۔ سو دنیا صرف دو آدمیوں کیلئے بھلائی ہے اول جو گناہ کرے اور آئندہ اُس کی تلافی یعنی توبہ و استغفار کرے۔ دوم اس شخص کے لئے جو نیکی کے کاموں میں جلدی کرتا ہے۔
لا یقل مع التقوی وکیف یقل ما یتقبل۔	جب عمل تقویٰ پر مبنی ہو تو وہ کم نہیں بھلا ایسا عمل جو مقبول خدا ہو وہ کیوں کم سمجھا جائے گا۔
ان اولی الناس بالانبیاء اعلمھم بما جاؤا بہ ثم تلی "ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا" ثم قال "ان ولی محمد من اطاع اللہ وان بعدت لحمتہ وان عدو محمد من عصی اللہ وان قربت قرابتہ"۔	انبیاء علیہم السلام کے ساتھ سب سے زیادہ تعلق اس شخص کو ہوتا ہے جو اُن کی تعلیم کو سب سے زیادہ سمجھتا ہو پھر آپ نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی **ترجمہ** تمام لوگوں سے بڑھکر ابراہیمؑ سے زیادہ تعلق رکھنے والے اُن کے طریق پر چلنے والے اور جناب پیغمبرؐ اور ایماندار لوگ ہیں اور جناب پیغمبر علیہ السلام کا محب وہی شخص ہو سکتا ہے جو اللہ کے احکام کو مانتا ہو اگرچہ نسب میں کوئی غیر ہی ہو۔ اور آپکا دشمن وہ شخص ہے جو اللہ کے احکام کو بجا نہیں لاتا اگرچہ وہ نسب میں کوئی قریبی ہی ہو۔
وقد سمع رجلا	فرقہ خارجیہ کے ایک آدمی کی نسبت

مِنَ الحَرُوْرِيَّةِ[1] وَيَتَهَجَّد ويقرء فقال نوم على يقين خير من صلاة في شك

آپ نے سنا کہ وہ تہجد اور تلاوت قرآن مجید بہت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان صحیح کی حالت میں سوتے رہنا۔ منافقانہ نماز سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

اعقلوا الخبر اذا سمعتموه عقل رعاية لا عقل رواية فان رواة العلم كثير ورعاته قليل وسمع رجلا يقول انا لله وانا اليه راجعون فقال ان قولنا انا لله اقرار على انفسنا بالملك وقولنا وانا اليه راجعون اقرار على انفسنا بالهلاك۔

جب تم کوئی خبر سنو تو اس میں اس شخص کی پابندی حکم میں غور کرو کیونکہ صرف سرسری روایت کرنے والے تو بہت ہیں مگر اسکے پابند بہت کم اور آپ نے ایک آدمی کو انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ انا للہ سے تو خدا کی سلطنت اور بادشاہت کا اور انا الیہ راجعون سے اپنے فنا پذیر ہو جانے کا اقرار مراد ہے۔

ومدحه قوم في وجهه فقال اللهم انك اعلم بي من نفسي وانا اعلم بنفسي منهم اللهم اجعلنا خيرا مما يظنون واغفر لنا ما لا يعلمون۔

چند لوگوں نے آپ کے سامنے آپکی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ خدایا تو مجھے مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور میں اپنے تئیں ان لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں کہ کیسا ہوں۔ خدایا تو مجھے جیسا یہ لوگ سمجھے ہوئے ہیں اس سے بھی اچھا بنا دے اور میرے ان گناہوں کو بخش دے جنکو یہ لوگ نہیں جانتے۔

[1] حروراء کی طرف منسوب ہے جہاں خوارج دشمنان جناب علی پیدا ہوئے اور آپ سے مقابلہ کو اٹھے لعنۃ اللہ علیہم ۱۲ منہ

لا یستقیم قضاء الحوائج الا بثلاث باستصغارها لتعظم وباستکتامها لتظهر وبتعجیلها لتتهنأ	لوگوں کی حاجات کا پورا کرنا تین شرطوں سے صحیح ہوتا ہے (۱) حاجت کو حقیر سمجھنا تاکہ وہ بڑی سمجھی جائے (۲) پوشیدہ رکھنا تاکہ وہ خود بخود ظاہر ہو (۳) جلدی پورا کرنا تاکہ صاحب حاجت اس سے فائدہ اٹھا سکے۔
یاتی علی الناس زمان لا یقرب فیه الا الماحل ولا یظرف فیه الا الفاجر ولا یضعف فیه الا المنصف یعدون الصدقة فیه غرما وصلة الرحم منا والعبادة استطالة علی الناس فعند ذلك یکون السلطان بمشورة النساء وامارة الصبیان وتدبیر الخصیان۔	لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں چغلی کھانے والا زیادہ مقرب اور فاسق و فاجر زیادہ ظریف اور انصاف پسند زیادہ ضعیف سمجھا جائیگا اور لوگ صدقہ و خیرات کو تاوان اور صلہ رحمی کو اظہار احسان اور عبادت کو موجب فخر و ناز سمجھینگے تب سلطنت عورتوں کے مشورہ اور لڑکوں کی حکومت اور خواجہ سراؤں کی تدبیر پر چلا کریگی۔
ورؤی علیه ازار خلق مرقوع فقیل له فی ذلك فقال یخشع له القلب وتذل به النفس ویقتدی به المؤمنون ان الدنیا والآخرة عدوان متفاوتان فمن احب الدنیا وتولاها ابغض الآخرة وعاداها وهما بمنزلة المشرق والمغرب	آپ کو پھٹا ٹانکے لگا ہوا تہ بند پہنے ہوئے لوگوں نے دیکھا جب آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے دل انکسار قبول کرتا ہے اور نفس ذلیل ہوتا ہے اور ایماندار اس کی پیروی کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت دو علیحدہ علیحدہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور دو مختلف راستے ہیں جو شخص دنیا کو دوست رکھتا ہے وہ آخرت کو

وماش بینهما کلما قرب من واحد بعد من الآخر وهما بعد ضرتان۔

برا سمجھتا ہے ان میں باہم مشرق ومغرب کی نسبت ہے اور ان کے اندر چلنے والا جو شخص ایکطرف سے قریب ہوتا ہے وہ دوسرے سے بعید تا ہے اور وہ باہم وہ ایسی عورتیں ہیں جو ایک مرد کے نکاح میں ہوں یعنی کبھی متفق نہیں ہوتیں۔

وعن نوف البکالی قال رأیت امیر المؤمنین علیہ السلام ذات لیلۃ وقد خرج من فراشہ فنظر فی النجوم فقال لی یا نوف أراقد أنت أم رامق فقلت بل رامق قال یا نوف طوبی للزاھدین فی الدنیا الراغبین فی الآخرۃ اولئک قوم اتخذوا الارض بساطا وترابھا فراشا وماءھا طیبا والقرآن شعارا والدعاء دثارا ثم قرضوا الدنیا قرضا علی منہاج المسیح یا نوف ان داود علیہ السلام قام فی مثل ھذہ الساعۃ من اللیل فقال انھا ساعۃ لا یدعو فیھا عبد الا استجیب لہ

نوف بکالی کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات جناب امیر المؤمنین کو دیکھا کہ بستر سے اٹھ کر رات کے ستاروں میں آپ غور و فکر کر رہے ہیں مجھے فرمانے لگے کہ نوف تم سوتے ہو یا جاگتے میں نے کہا حضور جاگتا ہوں فرمانے لگے کہ دنیا میں بے رغبتی کرنے والوں اور آخرت کے طالبوں کے لیے مژدہ ہے یہ وہ لوگ ہیں جو زمین کو اپنا فرش اور مٹی کو اپنا بستر اور پانی کو پاکیزہ خوش مزہ اور قرآن اور دعا کو اوڑھنا بچھونا بنا چکے ہیں پھر وہ دنیا سے مسیح علیہ السلام کی طرح بالکل الگ تھلگ ہو گئے ہیں۔ نوف داؤد علیہ السلام رات کی اسی گھڑی میں بیدار ہوئے اور فرمانے لگے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں کوئی مرد خدا سے نہیں مانگتا مگر کہ وہ دعا ضرور ہی مقبول ہوتی ہے بجز اس شخص کے جو لوگوں سے عشر یعنی ۱/۱۰ حصہ شرعی پیداوار وصول کرتا ہے

اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ عَشَّارًا اَوْ عَرِيْفًا اَوْ شُرْطِيًّا اَوْ صَاحِبَ عَرْطَبَةٍ وَهِيَ الطُّنْبُوْرُ اَوْ صَاحِبَ كُوْبَةٍ وَهِيَ الطَّبْلُ	یا چو لوگوں کے حالات کی جستجو کر کے حاکم کے پاس جا سنائے یا سرکاری پیادہ یا جو طنبور و طبل بجانے والا ہو۔ تنبیہ۔ عشر وصول کرنے والا بہی سنگدل

بے رحم ہوتا ہے ۱۲ مترجم۔

اِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْفَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَدَّ لَكُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَنَهَاكُمْ عَنْ اَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَسَكَتَ لَكُمْ عَنْ اَشْيَاءَ وَلَمْ يَدَعْهَا نِسْيَانًا فَلَا تَتَكَلَّفُوْهَا	خدا نے تم پر فرایض عاید کیے ہیں تم انہیں ضائع نہیں کرو (بجا لاؤ) اور چند حدود مقرر کیے ہیں ان سے تجاوز نہیں کرو (نگہداشت کرو) اور چند چیزوں سے منع فرمایا ہے تم ان سے بچے رہو اور چند چیزوں کی بابت سکوت کیا ہے اور اسے بھول کر نہیں چھوڑا تم انکے کرنے کے لیے تکلیف

مت برداشت کرو۔

لَا يَتْرُكُ النَّاسُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ لِاسْتِصْلَاحِ دُنْيَاهُمْ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ مَا هُوَ اَضَرُّ مِنْهُ۔	لوگ اپنے دین کے کسی معاملہ کو دنیا کی اصلاح کی خاطر ترک نہیں کرتے۔ مگر اللہ ضرور ہی ان پر کسی ایسی مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے جو پہلے سے بھی بدتر ہوتی ہے
رُبَّ عَالِمٍ قَدْ قَتَلَهُ جَهْلُهُ وَعِلْمُهُ مَعَهُ لَا يَنْفَعُهُ	بہت سے عالم ایسے بھی ہیں جنہیں انکی جہالت ہلاک کر دیتی ہے حالانکہ اُن کا

علم ان کے ساتھ ہوتا ہے جو انہیں نفع کچھ نہیں دیتا۔

لَقَدْ عُلِّقَ بِنِيَاطِ هٰذَا الْاِنْسَانِ بَضْعَةٌ هِيَ اَعْجَبُ	انسان کی رگِ دل کیساتھ ایک گوشت کا ٹکڑا لٹکا دیا گیا ہے جو عجیب و غریب ہے

ف ل انتہاک سے کے معنے کسی چیز کی عزت کو آلودہ کرنے کے ہیں ۱۲ منہ

بِنَهٖ وَذٰلِكَ الْقَلْبُ وَلَهٗ
مَوَادُّ مِنَ الْحِكْمَةِ وَاَضْدَادٌ
مِنْ خِلَافِهَا فَاِنْ سَنَحَ لَهٗ
الرَّجَاءُ اَذَلَّهُ الطَّمَعُ وَاِنْ
هَاجَ بِهِ الطَّمَعُ اَهْلَكَهُ
الْحِرْصُ وَاِنْ مَلَكَهُ
الْيَاْسُ قَتَلَهُ الْاَسَفُ
وَاِنْ عَرَضَ لَهُ الْغَضَبُ
اشْتَدَّ بِهِ الْغَيْظُ وَاِنْ
اَسْعَدَهُ الرِّضٰى نَسِيَ
التَّحَفُّظَ وَاِنْ نَالَهُ الْخَوْفُ
شَغَلَهُ الْحَذَرُ وَاِنِ اتَّسَعَ
لَهُ الْاَمْنُ اسْتَلَبَتْهُ الْغِرَّةُ
وَاِنْ اَفَادَ مَالًا اَطْغَاهُ
الْغِنٰى وَاِنْ اَصَابَتْهُ
مُصِيبَةٌ فَضَحَهُ الْجَزَعُ
وَاِنْ عَضَّتْهُ الْفَاقَةُ
شَغَلَهُ الْبَلَاءُ وَاِنْ جَهَدَهُ
الْجُوعُ قَعَدَ بِهِ الشِّبَعُ كَظَّتْهُ
الْبِطْنَةُ فَكُلُّ تَقْصِيرٍ بِهٖ
مُضِرٌّ وَكُلُّ اِفْرَاطٍ لَهٗ مُفْسِدٌ

اور اسے قلب (دل) بولتے ہیں۔ اس
قلب میں کچھ تو حکمت و دانش کے مواد
موجود ہیں۔ اور کچھ مواد حکمت و دانش
کے مخالف بھی سو اگر اسے کسی قسم کی امید
لگے تو لالچ اسے ہلاک کر دیتا ہے اور اگر لالچ
اسے کسی بات پر ابھارے تو حرص اسے
ہلاک کر دیتی ہے اور اگر ناامیدی اس پر
غالب آجائے تو حسرت اسے ہلاک کر دیتی ہے
اور اگر اسے غضب آجائے تو سخت
کڑھنے لگتا ہے اور اگر رضامندی اسکی
یاور ہو تو مضرت رساں امور سے اپنا
بچاؤ بھول جاتا ہے اور اگر اسے خوف آ دبائے
تو اپنے بچاؤ کی فکر میں لگا رہتا ہے اور
اگر امن و آسائش کا دائرہ اس کے لئے
وسیع ہو جائے تو غفلت اسکو مسلوب
الحواس اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے
اور اگر مال حاصل کرے تو مالداری اسے
سرکشی پر آمادہ کرتی ہے اور اگر اسے کوئی
مصیبت لاحق ہو تو بے صبری اسے
رسوا کر دیتی ہے اور اگر مفلسی اسے اپنے دانتوں
سے کاٹے (تکلیف دے) تو فکر بلا میں
لگا رہتا ہے اور اگر اسے بھوک مشقت میں ڈال دے تو ناتوانی
اس پر غالب آجاتی ہے اور اگر حد سے زیادہ اس کا پیٹ بھرنے لگے

تو یہی شکم سے تکلیف دیتی ہے سو کسی حالت کی کمی بھی انسان کو مضر ہے اور اس کی زیادتی بھی اس کے حق میں فسا د پیدا کرتی ہے

نَحْنُ النُّمْرُقَةُ الْوُسْطٰی بِهَا يَلْحَقُ التَّالِي وَاِلَيْهَا يَرْجِعُ الْغَالِي	ہم (اہلبیت) اس وسادہ یعنی تکیہ کے مانند ہیں جو وسط میں رکھا ہوا ہے جس سے تالی لاحق ہوتا ہے اور جس کی طرف

غالی رجوع کرتا ہے۔

تنبیہ۔ اہل بیت چونکہ صراط مستقیم پر ہیں اس لئے ہر ایک شخص کو ان کی پیروی کی ضرورت ہے اگر حد اعتدال سے پیچھے رہ گیا تو انہیں کے دامن سے وابستہ ہوتا ہے اور اگر آگے بڑھ گیا ہو تو بالآخر انہیں کی طرف رجوع کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ افراط و تفریط چھوڑ کر اہل بیت کی معیت حاصل کرنا چاہئے یہ حکم تمام فرقہ ہائے اسلام کا ایمان ہے۔

لَا يُقِيمُ اَمْرَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ اِلَّا مَنْ لَّا يُصَانِعُ وَلَا يُضَارِعُ وَلَا يَتَّبِعُ الْمَطَامِعَ۔	خدا کے حکم کو اس شخص کے سوا جو نہ تو بناوٹ اور خوشامد کرے اور نہ اپنے عمل کو اہل ہوا کے عمل سے مشابہ کرے اور

نہ طمع کی پیروی کرے کوئی دوسرا صحیح طور پر بجا نہیں لا سکتا۔

وَقَالَ وَقَدْ تُوُفِّيَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ بِالْكُوْفَةِ بَعْدَ مَرْجِعِهٖ مَعَهٗ مِنْ صِفِّيْنَ وَكَانَ	سہل بن حنیف انصاری جن سے آپکو بہت محبت تھی جب صفین کی لڑائی سے آپکے ساتھ واپس ہو کر کوفہ میں رحلت کر گیا تو آپ نے فرمایا کہ۔ اگر پہاڑ

أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْهِ لَوْ حَبَّنِي
جَبَلٌ لَتَهَافَتَ مَعْنَى ذٰلِكَ
أَنَّ الْمِحْنَةَ تَغْلُظُ عَلَيْهِ فَتُسْرِعُ
الْمَصَائِبُ إِلَيْهِ وَلَا يُفْعَلُ ذٰلِكَ
إِلَّا بِالْأَتْقِيَاءِ الْأَبْرَارِ وَالْمُصْطَفَيْنَ
الْأَخْيَارِ وَهٰذَا مِثْلُ قَوْلِهِ
مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ
فَلْيَسْتَعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا
وَقَدْ يُرْوَى ذٰلِكَ عَلَى
مَعْنًى آخَرَ لَيْسَ هٰذَا
مَوْضِعَ ذِكْرِهِ۔

بھی مجھ سے محبت رکھتا تو ٹکڑے ٹکڑے
ہو جانے کے بعد گر پڑتا" اس کلام کا
مطلب یہ ہے کہ رنج و الم مجھ پر بہت
گراں ہیں اس لئے میری مصیبتیں جلدی
میری طرف آتی ہیں اور یہ سلوک خدا
کی طرف سے صرف پرہیزگار نیک اور برگزیدہ
بندوں کے ساتھ ہوتا ہے چنانچہ آپ نے
ایک اور قول میں فرمایا کہ جو شخص ہم اہل البیت
سے محبت رکھے گا اسے فقر و فاقہ
کی چادر اوڑھنے کے لئے تیار
رہنا چاہیئے۔

لَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ
وَلَا وَحْدَةَ أَوْحَشُ مِنَ
الْعُجْبِ وَلَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ
وَلَا كَرَمَ كَالتَّقْوَى وَلَا
قَرِينَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ وَلَا
مِيرَاثَ كَالْأَدَبِ وَلَا قَائِدَ
كَالتَّوْفِيقِ وَلَا تِجَارَةَ كَالْ
عَمَلِ الصَّالِحِ وَلَا رِبْحَ كَالثَّوَابِ
وَلَا وَرَعَ كَالْوُقُوفِ عِنْدَ
الشُّبْهَةِ وَلَا زُهْدَ كَالزُّهْدِ
فِي الْحَرَامِ وَلَا عِلْمَ كَالتَّفَكُّرِ
وَلَا عِبَادَةَ كَأَدَاءِ الْفَرَائِضِ

عقل سے زیادہ نافع کوئی مال نہیں
خود نمائی سے زیادہ وحشت ناک
کوئی تنہائی نہیں (مغرور سے سب
علیحدہ ہو جاتے ہیں) تدبیر جیسی
کوئی عقل نہیں تقویٰ جیسا کوئی کام
نہیں خوش خلقی جیسا کوئی ساتھی نہیں
ادب جیسی کوئی میراث نہیں توفیق جیسا
کوئی رہنما نہیں نیک عمل جیسی کوئی تجارت
نہیں ثواب جیسا کوئی سود نہیں مشتبہ
مال یا مشتبہ عمل سے باز رہنے جیسی کوئی
پرہیزگاری نہیں حرام سے بچنے جیسا
کوئی زہد نہیں خدا کے کارخانہ قدرت

وَلَا اِیْمَانَ کَالْحَیَاءِ وَالصَّبْرِ وَلَا حَسَبَ کَالتَّوَاضُعِ وَلَا شَرَفَ کَالْعِلْمِ وَلَا مُظَاهَرَۃَ اَوْثَقُ مِنَ الْمُشَاوَرَۃِ۔

یا اپنی حقیقت یا آخرت کے معاملہ میں غور کرنے جیسا کوئی علم نہیں اداءِ فرائض جیسی کوئی عبادت نہیں صبر اور حیا جیسا کوئی ایمان نہیں اپنے تئیں دوسرے کے مقابلہ پر پست سمجھنے جیسی کوئی خوبی یا وصف نہیں علم جیسی کوئی بندگی نہیں کسی امر میں مشورہ کرنے جیسی کوئی کسی کی امداد نہیں۔

اِذَا اسْتَوْلَی الصَّلَاحُ عَلَی الزَّمَانِ وَاَهْلِهٖ ثُمَّ اَسَاءَ رَجُلٌ الظَّنَّ بِرَجُلٍ لَمْ تَظْهَرْ مِنْهُ خِزْیَۃٌ فَقَدْ ظَلَمَ وَاِذَا اسْتَوْلَی الْفَسَادُ عَلَی الزَّمَانِ وَاَهْلِهٖ فَاَحْسَنَ رَجُلٌ الظَّنَّ بِرَجُلٍ فَقَدْ غَرَّرَ۔

جب زمانہ اور اہل زمانہ پر صلاح و تقویٰ غالب ہوں پھر کوئی شخص کسی ایسے شخص کے حق میں بدظنی کرے جس سے کوئی امر موجب رسوائی بظاہر نہیں ہوا تو اُس نے بیشک ظلم کیا اور جب زمانہ اور اہل زمانہ پر فساد یعنی بدعات وغیرہ غالب ہوں اور کوئی شخص کسی دوسرے کے حق میں نیک ظن کرے تو اُس نے اپنے تئیں خطرہ میں ڈالا۔

وَقِیْلَ لَهٗ کَیْفَ نَجِدُکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ کَیْفَ یَکُوْنُ مَنْ یَّفْنٰی بِبَقَائِهٖ وَیَسْقَمُ بِصِحَّتِهٖ وَیُؤْتٰی مِنْ مَّاْمَنِهٖ۔

آپ کو کہا گیا کہ اے امیر المومنین آپ اپنے تئیں کیسا پاتے ہیں فرمایا کہ بھلا اُس شخص کی حالت کیا ہو سکتی ہے جو اپنے بقا سے فنا اور اپنی صحت سے بیمار پاتا ہے اور امن کی جگہ سے موت اس پر حملہ آور ہوتی ہے۔

تنبیہ:- چونکہ طول عمر بالآخر فنا تک پہنچا دیتا ہے اور صحت کے ساتھ بیماری لازم ہے (بڑھاپا بھی بیماری ہے) اسلئے فنا و بیماری

کو بقا اور صحت کی طرف منسوب کیا گیا ہے - اُتِیَ فلاں بصیغہ مجہول موت اس پر حملہ آور ہوئی من مامنہ کا مطلب یہ ہے کہ جن اشیا کو ہم اپنے لئے موجب امن سمجھتے ہیں انہیں میں ہماری موت کے اسباب مضمر ہوتے ہیں ۱۲ منہ

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ[۱] بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ وَمَغْرُورٍ بِالسَّتْرِ عَلَيْهِ وَمَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فِيهِ وَمَا ابْتَلَى اللّٰهُ أَحَدًا بِمِثْلِ الْإِمْلَاءِ لَهُ -	بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے احسان و انعام ہونے پر بتدریج مورد عذاب کی طرف لائے جاتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ خدا کی پردہ پوشی کی وجہ سے وہ مغرور کیا جاتے ہیں اور بہت ایسے بھی ہیں کہ لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں اور وہ اسی پر مرے

مٹے ہیں کہ ہم سچ مچ ایسے ہی ہیں ر سچ یہ ہے اللہ کسی کا ایسا سخت امتحان نہیں کرتا جیسا اس شخص کا کہ جسکو باوجود اسکے گناہ کے اور بھی مہلت دیتا چلا جاتا ہے - وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

هَلَكَ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ غَالٍ وَمُبْغِضٌ قَالٍ -	میری وجہ سے دو آدمی ہلاک ہو جائینگے اول وہ جو مجھ سے اس قدر محبت میں

غلو کرتا ہے کہ میں اس کا مستحق نہیں دوم وہ جو مجھ سے بغض و عداوت رکھتا ہے

إِضَاعَةُ الْفُرْصَةِ غُصَّةٌ -	نیکی کی فرصت کا کھو دینا موجب اندوہ و حسرت ہے -

۱؎ مستدرج کا یہاں مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص درجہ بدرجہ اپنی حالت سے دوسری حالت تک لایا جائے سنستدرجہم من حیث لا یعلمون سے ماخوذ ہے خداوند کریم کی طرف سے بندہ کو نعمتیں ملتی ہیں اور وہ عصیاں کرتا ہے اور پھر زیادہ ترقی کرتا ہے وہی نعمتیں آہستہ آہستہ موجب معاصی کر کے مورد عذاب بنا دیتی ہیں کیونکہ اس کے لئے زندگی کے تمام اسباب گناہ کے اسباب بن جاتے ہیں جس طرح وہ نیکی کے اسباب ہیں ۱۲ منہ

مَثَلُ الدُّنیا کَمَثَلِ الحَیَّةِ لَیِّنٌ مَسُّهَا وَالسُّمُّ النَّاقِعُ فِي جَوفِهَا یَهْوِی اِلَیْهَا الغِرُّ الجَاهِلُ وَیَحْذَرُهَا ذُوالُّلبِّ العَاقِلُ

دنیا بعینہ سانپ کی طرح ہے جو چھونے میں تو نہایت نرم ہوتا ہے اور اس کے اندر خالص زہر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ غافل جاہل اسپر گر پڑتا ہے اور سمجھدار اس سے بچتا ہے

وَسُئِلَ عَنْ قُرَیْشٍ فَقَالَ اَمَّا بَنُو مَخْزُومٍ فَرَیْحَانَةُ قُرَیْشٍ تُحِبُّ حَدِیثَ؎ رِجَالِهِمْ وَالنِّکَاحَ فِي نِسَائِهِمْ وَاَمَّا بَنُو عَبْدِ شَمْسٍ فَاَبْعَدُهَا رَأْیًا وَاَمْنَعُهَا لِمَا وَرَاءَ ظُهُورِهَا وَاَمَّا نَحْنُ فَاَبْذَلُ لِمَا فِي اَیْدِینَا وَاَسْمَحُ عِنْدَ المَوْتِ بِنُفُوسِنَا وَهُمْ اَکْثَرُ وَاَمْکَرُ وَاَنْکَرُ وَنَحْنُ اَفْصَحُ وَاَنْصَحُ وَاَصْبَحُ۔

آپ سے قبائل قریش کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بنی مخزوم تو قریش کے لیے بمنزلہ گل ریحان کے ہیں تم انکے مردوں سے بات چیت کرنے اور انکی عورتوں سے نکاح کرنے کو پسند کرو گے اور بنی عبدشمس سو وہ رائے صائب سے دور پڑے ہیں اور خاندانی ننگ و ناموس میں معزز ہیں اور ہم (بنی ہاشم) مال کو بیدریغ صرف کرتے ہیں اور موت کے وقت جانوں پر کھیل جاتے ہیں وہ (بنی امیہ یا بنی عبدالشمس) تعداد میں بہت ہیں حیلہ باز ہیں زشت رو ہیں اور ہم بڑے فصیح لوگوں کے بڑے خیرخواہ اور خوش رو ہیں۔

شَتَّانَ مَا بَیْنَ عَمَلَیْنِ عَمَلٌ تَذْهَبُ لَذَّتُهُ وَتَبْقٰی تَبِعَتُهُ وَعَمَلٌ تَذْهَبُ مَؤُونَتُهُ وَیَبْقٰی اَجْرُهُ۔

دو قسم کے عملوں میں بڑا فرق ہے (۱) وہ عمل جسکی لذت جاتی رہے اور انجام بد باقی رہ جائے (۲) وہ عمل جس کی تکلیف نکل جائے اور ثواب باقی رہ جائے۔

وَتَبِعَ جَنَازَةً فَسَمِعَ رَجُلًا یَضْحَکُ فَقَالَ کَاَنَّ المَوْتَ فِیهَا

آپ ایک جنازہ کے ساتھ تشریف لیجا رہے تھے کہ ایک آدمی کو ہنستے سنا

؎ حدیث کے معنے نوجوان کے بھی ہیں ۱۲ منہ

عَلٰی غَیْرِنَا کُتِبَ وَکَاَنَّ الْحَقَّ فِیْہَا عَلٰی غَیْرِنَا وَجَبَ وَکَاَنَّ الَّذِیْ نَرٰی مِنَ الْاَمْوَاتِ سَفْرٌ عَمَّا قَلِیْلٍ اِلَیْنَا رَاجِعُوْنَ تُبَوِّئُھُمْ اَجْدَاثَھُمْ وَنَاْکُلُ تُرَاثَھُمْ ثُمَّ قَدْ نَسِیْنَا کُلَّ وَاعِظٍ وَّوَاعِظَۃٍ وَرَمِیْنَا بِکُلِّ جَائِحَۃٍ۔

فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موت ہمارے لیئے نہیں بلکہ صرف غیر کے لیے مقدور ہوئی ہے اور حق غیر پر واجب ہوا ہے اور ہم بری ہیں۔ گویا ہم جن مرنے والوں کو مرتا دیکھتے ہیں وہ ایسے سفر کرنے والے ہیں جو عنقریب پھر لوٹ کر ہمارے پاس آجائینگے ہم اپنے ہاتھوں اُنھیں قبروں میں اُتارتے ہیں اور اُنکی میراث کے مالک ہوتے ہیں اور باینہمہ ہم ہر ایک مرد و عورت کو جو اپنے مرنے سے ہمیں عبرت دلاتے ہیں بالکل بھول جاتے ہیں اور ہر ایک آنیوالی آفت کو پھینک دیتے ہیں یعنی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر آفت نہیں آئیگی۔

طُوْبٰی لِمَنْ ذَلَّ فِیْ نَفْسِہٖ وَطَابَ کَسْبُہٗ وَصَلَحَتْ سَرِیْرَتُہٗ وَحَسُنَتْ خَلِیْقَتُہٗ وَاَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَّالِہٖ وَاَمْسَکَ الْفَضْلَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّہٗ وَوَسِعَتْہُ السُّنَّۃُ وَلَمْ یُنْسَبْ اِلَی الْبِدْعَۃِ

اس شخص کو مژدہ ہو جو اپنے تیئیں ذلیل سمجھتا ہے اور جس کی روزی پاک ہے اور جسکے اخلاق نیک ہیں اور اپنی ضروریات سے بچے ہوئے مال کو دوسروں پر صرف کرتا اور فضول کہنے سے زبان کو روکتا اور اپنی بُرائی کو لوگوں سے ہٹاتا ہے اور سنت پر چلتا ہے اور بدعت کی طرف منسوب نہیں۔

غَیْرَۃُ الْمَرْاَۃِ کُفْرٌ وَغَیْرَۃُ الرَّجُلِ اِیْمَانٌ۔

عورت اگر مرد کے دوسری زوجہ کے پاس جانے سے غیرت کرے تو یہ کفر ہے اور مرد اگر عورت کے دوسرے مرد کے پاس جانے سے غیرت

کرے تو یہ ایمان ہے۔

لَأَنْسُبَنَّ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَمْ يَنْسُبْهَا أَحَدٌ قَبْلِي الْإِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِيمُ وَالتَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصْدِيقُ وَالتَّصْدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ وَالْإِقْرَارُ هُوَ الْأَدَاءُ وَالْأَدَاءُ هُوَ الْعَمَلُ

میں اسلام کی بابت ایک نسبت بیان کرتا ہوں جس کو پہلے کسی نے بیان نہیں کیا۔ اسلام تسلیم کو اور تسلیم یقین کو اور یقین تصدیق کو اور تصدیق اقرار کو اور اقرار ادا کو اور ادا عمل کے بجا لانے کو کہتے ہیں۔

عَجِبْتُ لِلْبَخِيلِ يَسْتَعْجِلُ الْفَقْرَ الَّذِي مِنْهُ هَرَبَ وَيَفُوتُهُ الْغِنَى الَّذِي إِيَّاهُ طَلَبَ فَيَعِيشُ فِي الدُّنْيَا عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ فِي الْآخِرَةِ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ وَعَجِبْتُ لِلْمُتَكَبِّرِ الَّذِي كَانَ بِالْأَمْسِ نُطْفَةً وَيَكُونُ غَدًا جِيفَةً وَعَجِبْتُ لِمَنْ شَكَّ فِي اللهِ وَهُوَ يَرَى خَلْقَ اللهِ وَعَجِبْتُ لِمَنْ نَسِيَ الْمَوْتَ وَهُوَ يَرَى الْمَوْتَى وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَنْكَرَ النَّشْأَةَ الْأُخْرَى وَهُوَ يَرَى النَّشْأَةَ الْأُولَى وَعَجِبْتُ لِعَامِرِ دَارِ الْفَنَاءِ

مجھے بخیل پر تعجب آتا ہے کہ وہ افلاس کی طرف جلدی کرتا ہے جس سے وہ بھاگتا ہے اور تونگری اسکے ہاتھ نہیں لگتی جس کو وہ طلب کرتا ہے اس لئے دنیا میں وہ مفلسانہ زندگی بسر کرتا ہے اور قیامت کو بزمرہ تونگران جوابدہ ہوگا۔ مجھے متکبر آدمی پر تعجب آتا ہے کہ ابھی کل تو ایک ناچیز پانی کا قطرہ تھا اور آیندہ کل کو مردار ہوکر زیر زمین ہوگا۔ مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے جو اللہ کے ہونے میں شک کرتا ہے حالانکہ وہ شخص موجودات عالم کو دیکھ رہا ہے۔ مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے جو موت کو بھولے بیٹھا ہے باآنکہ وہ لوگوں کو مرتے دیکھتے ہیں

وَتَارِكٌ دَارَ الْبَقَاءِ۔

مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے جو عالم آخرت میں دوبارہ پیدا ہونے کا انکار کرتا ہے حالانکہ اس عالم میں وہ عدم سے وجود میں آیا ہے۔
مجھے اُس شخص پر تعجب آتا ہے جو دنیا ناپائدار کو تو آباد کر رہا ہے اور ہمیشہ کے رہنے کے گھر کو چھوڑ بیٹھا ہے۔

مَنْ قَصَّرَ فِي الْعَمَلِ ابْتُلِيَ بِالْهَمِّ وَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ فِيمَنْ لَيْسَ لِلّٰهِ فِي مَالِهِ وَنَفْسِهِ نَصِيبٌ

جو شخص عمل میں کوتاہی کرتا ہے غم میں مبتلا ہوتا ہے اور اللہ کو ایسے شخص کی کچھ ضرورت نہیں جسکے مال اور جان میں اللہ کا کوئی حصہ نہ ہو یعنی جو عبادت مالیہ اور بدنیہ کو ادا نہیں کرتا۔

تَوَقَّوُا الْبَرْدَ فِي أَوَّلِهِ وَتَلَقَّوْهُ فِي آخِرِهِ فَإِنَّهُ يَفْعَلُ فِي الْأَبْدَانِ كَفِعْلِهِ فِي الْأَشْجَارِ أَوَّلُهُ يُحْرِقُ وَآخِرُهُ يُورِقُ

شروع زمستان میں سردی سے بچو اور نکلتے جاڑوں میں سردی برداشت کر لو کیونکہ جسموں میں وہ وہی اثر پیدا کرتی ہے جو درختوں میں شروع میں جلا دیتی ہے اور اخیر میں پتے نکالتی ہے۔

عَظُمَ الْخَالِقُ عِنْدَكَ يُصَغِّرُ الْمَخْلُوقَ فِي عَيْنِكَ۔

تیرا خدا کو بڑا جاننا دوسری مخلوقات کو تیری نظروں میں حقیر بنا دیتا ہے۔

وَقَدْ رَجَعَ مِنْ صِفِّينَ فَأَشْرَفَ عَلَى الْقُبُورِ بِظَاهِرِ الْكُوفَةِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ الْمُوحِشَةِ وَالْمَحَالِّ الْمُقْفِرَةِ وَالْقُبُورِ الْمُظْلِمَةِ يَا أَهْلَ التُّرْبَةِ يَا أَهْلَ الْغُرْبَةِ يَا أَهْلَ الْوَحْدَةِ يَا أَهْلَ الْوَحْشَةِ أَنْتُمْ لَنَا

جنگ صفین سے واپس ہو کر کوفہ کے باہر قبروں پر کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا اے وحشت ناک گھروں اور اجڑے مقامات اور تنگ و تاریک قبروں کے رہنے والو! اور اے خاک میں پڑے سونے والو اور اے غربت میں رہنے والو اور اے وحشت میں بسنے والو!

فَرَطٌ سَابِقٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ
لَاحِقٌ اَمَّا الدُّوْرُ فَقَدْ سُكِنَتْ
وَاَمَّا الْاَزْوَاجُ فَقَدْ نُكِحَتْ
وَاَمَّا الْاَمْوَالُ فَقَدْ قُسِمَتْ
هٰذَا الْخَبَرُ مَا عِنْدَنَا فَمَا
خَبَرُ مَا عِنْدَكُمْ ثُمَّ
الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ
اَمَا لَوْ اُذِنَ لَهُمْ فِی الْكَلَامِ
لَاَخْبَرُوْكُمْ اَنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

تم لوگ ہم سے پہلے پہنچ چکے ہو اور ہم
تمہارے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔ تمہارے
دنیا کے گھروں میں اب غیر لوگ بسنے لگے
ہیں اور تمہاری چہیتی بیویاں غیروں کے
نکاح میں آچکیں اور تمہارا مال و متاع وارثوں
میں تقسیم ہو گیا۔ یہ تو وہ حالات ہیں جو
تمہارے بعد ہمارے ہاں گذر رہے ہیں اب
تم بتلاؤ کہ تمہاری کیا کیفیت ہے؟ پھر
آپ نے اپنے ساتھیوں کیطرف متوجہ ہو کر
فرمایا سنو! کہ اگر ان مرنے والوں کو خدا کی طرف سے بولنے کا حکم ہوتا
تو وہ تمہیں اپنے حالات کی خبر دیتے۔ بیشک انسان کے لئے سفر
عاقبت کا اچھا توشہ اسکی پرہیزگاری ہے۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ سَمِعَ
رَجُلًا يَذُمُّ الدُّنْيَا يَا اَيُّهَا
الذَّامُّ لِلدُّنْيَا الْمُغْتَرُّ
بِغُرُوْرِهَا الْمَخْدُوْعُ بِاَبَاطِيْلِهَا
ثُمَّ تَذُمُّهَا اَتَغْتَرُّ بِالدُّنْيَا
ثُمَّ تَذُمُّهَا اَنْتَ الْمُتَجَرِّمُ عَلَيْهَا اَمْ هِیَ الْمُتَجَرِّمَةُ
عَلَيْكَ مَتٰى اسْتَهْوَتْكَ اَمْ مَتٰى غَرَّتْكَ
اَبِمَصَارِعِ اٰبَائِكَ مِنَ الْبِلٰى
اَمْ بِمَضَاجِعِ اُمَّهَاتِكَ تَحْتَ الثَّرٰى
كَمْ عَلَّلْتَ بِكَفَّيْكَ وَكَمْ
مَرَّضْتَ بِيَدَيْكَ تَبْتَغِیْ لَهُمْ

آپ نے ایک شخص کو دنیا کی مذمت کرتے
سنا تو فرمایا کہ اے دنیا کی مذمت کرنیوالے
اور اسکے فریب میں آنیوالے اور اس کی باطل
چیزوں پر دھوکا کھانیوالے تو دنیا کے
فریب میں آکر اسے برا کہتا ہے؟ کیا
تو دنیا کو مجرم قرار دیتا ہے یا دنیا
تجھے مجرم قرار دیتی ہے! دنیا نے
کب تجھے پراسیمہ و از خود رفتہ بنا دیا کب
اس نے تجھے دھوکا دیا کیا کہنگی اور
بوسیدگی کے ان مقامات سے جہاں تیرے
باپ دادا بچھڑے پڑے ہیں دنیا نے تجھے

الشفاء وتستوصف لهم
الاطباء لم ينفع احدهم
اشفاقك ولم تسعف
بطلبتك ولم تدفعه
بقوتك قد مثلت لك
نفسك وبمصرعه مصرعك
ان الدنيا دار صدق
لمن صدقها ودار عافية
لمن فهم عنها ودار غنى
لمن تزود منها ودار
موعظة لمن اتعظ بها
مسجد احباء الله ومصلى
ملائكة الله ومهبط وحي
الله ومتجر اولياء الله
اكتسبوا فيها الرحمة وربحوا
فيها الجنة فمن ذا يذ
مها وقد اذنت ببينها
ونادت بفراقها ونعت
نفسها واهلها فمثلت
لهم ببلائها البلاء و
شوقتهم بسرورها الى
السرور راحت بعافية
وابتكرت بفجيعة ترغيبا

قریب با ہے یا اُن خوابگاہوں سے جہاں
تیری مائیں مٹی کے نیچے سوئی پڑی ہیں کیا
تو نے بارہا اپنے ہاتھوں مریضوں کی تیمارداری
کی اور انکی شفا کا طالب ہوا اور طبیبوں کے
پاس حالت بیان کرکے دوا کا خواستگار ہوا
تیری ہمدردی اُنکے حق میں کچھ مفید نہ
پڑی اور تیرا مطلوب حاصل نہ ہوا اور نہ تیری
قوت سے بیمار کی بیماری زائل ہوئی دنیا
نے رہنوالے کی موت سے تیرے لئے ایک
حیرت انگیز مثال قائم کی اور اسکے بچھڑنے
کی جگہ دکھا کر تجھے تیرے بچھڑنے کی جگہ یاد
دلائی دنیا راستباز کے لئے راستی کا گھر ہے
اور سمجھدار کیلئے سلامتی کی جگہ ہے اور
زاد آخرت جمع کرنے والے شخص کیلئے تونگری
کا مقام ہے دنیا دوستان خدا کا سجدہ گاہ
اور فرشتگان خدا کا مصلے اور وحی کے نازل
ہونے کی جگہ اور اولیاء اللہ کی تجارت کا مقام
ہے جہاں وہ خدا کی رحمت کماتے ہیں اور
جنت نفع میں پاتے ہیں پس کون شخص ہے
جو اس کی مذمت کرسکتا ہے؟ اور ہر دم
اپنی جدائی کی خبر دے رہی ہے اور اپنی
اور اپنے لوگوں کی خبر مرگ پہنچا رہی ہے
سو وہ اپنی مصیبت سے مصیبت کو پیش

وَتُزَهِّيُهَا وَتُخَوِّفُهَا وَتُحَذِّرُ	کر رہی ہے اور اپنی خوشی سے خوشی
فَذَمَّهَا رِجَالٌ غَدَاةَ النَّدَامَةِ	کی طرف شوق دلا رہی ہے۔ شام کو
وَحَمِدَهَا آخَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	صحت و سلامتی کے ساتھ آتی ہے اور
ذَكَّرَتْهُمُ الدُّنْيَا فَتَذَكَّرُوا	صبح اندوہ و غم کو لاتی ہے اور یہ کچھ
وَحَدَّثَتْهُمْ فَصَدَّقُوا	اس لئے کرتی ہے کہ لوگ اس کی طرف
وَوَعَظَتْهُمْ فَاتَّعَظُوا۔	رغبت کریں۔ ڈریں۔ خوف کریں بچیں

سو بعض لوگ ندامت کے دن اس کی مذمت کرینگے اور بعض قیامت کو اسے اچھا کہینگے (جنھوں نے اچھے عمل کئے وہ اسے اچھا کہینگے اور جنھوں نے بُرے عمل کمائے اس کی مذمت کرینگے) دنیا نے انہیں نصیحت کی اُنھوں نے نصیحت قبول کرلی اور اس نے اپنے حوادث سے انہیں سچے واقعات کی خبر دی۔ اُنھوں نے سچ مانا اور اُس نے وعظ کی اُنھوں نے اس کی وعظ پر عمل کیا +

خُلاصَہ یہ ہے کہ دنیا فی نفسہ کوئی بُری چیز نہیں ہے بلکہ نیک بخت اور عادل آدمی کے لئے حسن آخرت کا موجب ہے اور اگر کوئی شخص خود اپنی غفلت اور نادانی سے عمر کو غنیمت نہ سمجھے تو یہ دنیا کی بُرائی کی وجہ نہیں اس کی اپنی غلطی ہے دنیا میں روزمرّہ حوادث اور انقلابات ہمارے سامنے ہوتے رہتے ہیں مگر ہم نصیحت قبول نہیں کرتے یہ نکتہ بہت کم لوگوں نے سمجھا ہے اور سب کے سب غفلت میں پڑے عمر ضائع کر رہے ہیں۔

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِي فِي كُلِّ	اللہ کا ایک فرشتہ ہر روز یوں پکارتا ہے
يَوْمٍ لِدُوا لِلْمَوْتِ وَاجْمَعُوا	موت کے لئے اولاد جنو اور فنا کیلئے
لِلْفَنَاءِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ	مال جمع کرو اور اُجڑنے کے لئے

بڑی بڑی عالیشان عمارتیں تعمیر کرو ۔

اَلدُّنْیَا دَارُ مَمَرٍّ اِلٰی دَارِ مَقَرٍّ وَالنَّاسُ فِیْهَا رَجُلَانِ رَجُلٌ بَاعَ فِیْهَا نَفْسَهٗ فَاَوْبَقَهَا وَرَجُلٌ اِبْتَاعَ نَفْسَهٗ فَاَعْتَقَهَا۔

دنیا ایک ایسا گذرگاہ ہے جو آخرت کی طرف منتہی ہوتا ہے اور اس میں دو قسم کے لوگ ہیں اول وہ جس نے دنیا کی خاطر دین کو کھو دیا اور اپنی جان کو ہلاک کر دیا دوم وہ جسنے اپنے لئے دین کو خرید لیا اور اپنی جان کو عذاب دوزخ سے آزاد کر لیا۔

لَا یَکُوْنُ الصَّدِیْقُ صَدِیْقًا حَتّٰی یَحْفَظَ اَخَاهُ فِیْ ثَلَاثٍ فِیْ نَکْبَتِهٖ وَغَیْبَتِهٖ وَوَفَاتِهٖ

دوست کبھی دوست نہیں کہلا سکتا جبتک اپنے بھائی کے لئے تین باتوں کی حفاظت نہ کرے (۱) سختی کے دنوں میں اسکی مدد (۲) غائبانہ حالت میں اس کی خیر خواہی (۳) مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر۔

مَنْ اُعْطِیَ اَرْبَعًا لَمْ یُحْرَمْ اَرْبَعًا مَنْ اُعْطِیَ الدُّعَاءَ لَمْ یُحْرَمِ الْاِجَابَةَ وَمَنْ اُعْطِیَ التَّوْبَةَ لَمْ یُحْرَمِ الْقَبُوْلَ وَمَنْ اُعْطِیَ الْاِسْتِغْفَارَ لَمْ یُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ وَمَنْ اُعْطِیَ الشُّکْرَ لَمْ یُحْرَمِ الزِّیَادَةَ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِکَ کِتَابُ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَقَالَ فِی الْاِسْتِغْفَارِ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ

جس شخص کو چار باتیں خدا سے دی جائیں وہ دوسری چار باتوں سے محروم نہیں کیا جاتا (۱) جسکو دعا کرنا نصیب ہو وہ قبولیت سے (۲) جسکو گناہ سے توبہ کرنا نصیب ہو وہ قبول توبہ سے (۳) جس کو گناہ کی طلب مغفرت نصیب ہو وہ مغفرت سے (۴) جسکو نعمت کا شکر کرنا نصیب ہو وہ زیادتی نعمت سے محروم نہیں ہو سکتا ان چاروں کی تصدیق قرآن مجید موجود ہے (۱) مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا (۲) جو شخص کوئی برا عمل کرے یا اپنی جان پر کسی قسم کا ظلم کرکے اللہ سے مغفرت کا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ وَقَالَ فِي الشُّكْرِ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ إِنَّمَا التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولٰئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔

طالب ہو تو وہ شخص اللہ کو بخشنے والا اور مہربان پائیگا۔ (۳) اگر تم دی ہوئی نعمت پر شکر بجالاؤ گے تو میں اور بھی تمہیں زیادہ دونگا (۴) توبہ انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھیں پھر جلدی ہی سنبھل جائیں اور اللہ کیطرف رجوع کریں سو اللہ ایسے لوگوں کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے اور اللہ بڑے علم اور بڑی حکمت کا مالک ہے۔

اَلصَّلٰوةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ وَالْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيْفٍ وَلِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْبَدَنِ الصِّيَامُ وَجِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ ۔

نماز ہر ایک پرہیزگار آدمی کیلئے قربانی کا حکم رکھتی ہے اور حج ہر ایک ناتوان آدمی کا جہاد ہے اور ہر ایک چیز کیلئے زکوٰۃ مقرر ہے بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور عورت کا جہاد یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اچھا سلوک کرے یعنی اس کی اطاعت میں رہے۔

اِسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ

زکوٰۃ اور خیرات کے ذریعہ آسمان پر سے روزی کو اتار لاؤ مطلب یہ ہے کہ صدقہ سے روزی بڑھتی ہے۔

تَنْزِلُ الْمَعُوْنَةُ عَلٰى قَدْرِ الْمَؤُوْنَةِ

جس قدر اہل عیال کا بوجھ انسان کے سر پر پڑتا ہے اسی کے مطابق خدا سے امداد ملتی ہے۔

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے محتاج نہیں ہوتا

قِلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارَيْنِ

کمی عیال بھی ایک قسم کی تونگری ہے۔

اَلتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ۔	باہم دوستی کرنا بھی نصف عقل کے برابر ہے
اَلْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ	غم و اندیشہ بھی نصف بڑھاپا ہے۔
يَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلٰى قَدْرِ الْمُصِيْبَةِ وَمَنْ ضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ عِنْدَ مُصِيْبَتِهٖ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔	بمقدار مصیبت صبر نازل ہوا کرتا ہے اور جو شخص مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارے اس کے اعمال اکارت گئے۔
كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ وَالْعَنَاءُ حَبَّذَا نَوْمُ الْاَكْيَاسِ وَاِفْطَارُهُمْ۔	اکثر روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوا پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور اکثر رات بھر نفل پڑھنے والے ایسے ہیں کہ انہیں قیام شب سے سوا بیخوابی اور تکلیف کے کچھ ہاتھ نہیں آتا عارفوں کا سونا اور بے روزہ رہنا نہایت خوب ہے مطلب یہ ہے کہ جاہل احکام

عبادت کو سنت کے مطابق بجا نہیں لاتا بلکہ کمیت و کیفیت میں افراط و تفریط کر جاتا ہے۔

سُوْسُوْا اِيْمَانَكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَحَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَادْفَعُوْا اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ۔	صدقہ سے ایمان کو سیاست کرو اور اپنے مالوں کو زکوٰۃ ادا کرکے محفوظ رکھو اور مصیبت کو دعا سے دفع کرو۔
وَمِنْ كَلَامِهٖ لِكُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ النَّخَعِيِّ قَالَ كُمَيْلُ بْنُ زِيَادٍ اَخَذَ بِيَدِيْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ	وہ گفتگو جو آپ نے کمیل بن زیاد نخعی سے کی کمیل کہتے ہیں کہ امیرالمومنین علی بن ابیطالب نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے قبرستان کی طرف لیگئے جب میدان میں

وَاَخْرَجَنِیْ اِلَی الْجَبَّانِ فَلَمَّا اَصْحَرَ تَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ ثُمَّ قَالَ یَا کُمَیْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ اَوْعِیَةٌ فَخَیْرُهَا اَوْعَاهَا فَاحْفَظْ عَنِّیْ مَا اَقُوْلُ اَنَّ النَّاسُ ثَلَاثَةٌ فَعَالِمٌ رَبَّانِیٌّ وَمُتَعَلِّمٌ عَلٰی سَبِیْلِ نَجَاةٍ وَهَمَجٌ رَعَاعٌ اَتْبَاعُ کُلِّ نَاعِقٍ یَمِیْلُوْنَ مَعَ کُلِّ رِیْحٍ ثُمَّ یَسْتَضِیْئُوْا بِنُوْرِ الْعِلْمِ وَلَمْ یَلْجَؤُوْا اِلٰی رُکْنٍ وَثِیْقٍ۔ یَا کُمَیْلُ الْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَالِ۔ اَلْعِلْمُ یَحْرُسُکَ وَاَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ وَالْمَالُ تَنْقُصُهُ النَّفَقَةُ وَالْعِلْمُ یَزْکُوْ عَلَی الْاِنْفَاقِ وَصَنِیْعُ الْمَالِ یَزُوْلُ بِزَوَالِهٖ یَا کُمَیْلُ الْعِلْمُ دِیْنٌ یُدَانُ بِهٖ۔ بِهٖ یَکْسِبُ الْاِنْسَانُ الطَّاعَةَ فِیْ حَیَاتِهٖ وَجَمِیْلَ الْاُحْدُوْثَةِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ وَالْعِلْمُ حَاکِمٌ وَالْمَالُ مَحْکُوْمٌ عَلَیْهِ یَا کُمَیْلُ

شہر کے باہر پہنچے تو آپ نے ایک لمبی سانس لی اور فرمانے لگے اے کمیل "یہ دل بمنزلہ ظروف کے ہیں سو اچھا وہی ہے جو حکمت کی بات کو خوب ضبط کر لے ہیں جو کہتا ہوں اسے محفوظ رکھو۔

آدمی تین قسم کے ہوا کرتے ہیں (۱) عالم ربانی (۲) متعلم جو ہدایت سیکھ رہا ہو (۳) نادان فرومایہ جاہل کی پیروی کرنیوالے لوگ جو ہر ایک ہوا کے چلنے پر اپنا رخ بدل لیتے یعنی بدعات کی پیروی کرتے ہیں اور جنہیں نہ تو نور علم سے کچھ روشنی حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی مضبوط معتمد علیہ طریقہ کے پابند ہیں۔

اے کمیل علم مال سے بہتر ہے علم تیری نگہداشت کریگا اور تو مال کی نگہداشت کرتا ہے مال صرف کرنے سے کم ہو جاتا ہے اور علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے اور مال کا احسان اس مال کے دور ہونے پر زائل ہو جاتا ہے۔ اے کمیل علم ایک دین ہے جسکی پابندی کیجاتی ہے اور علم ہی کی وجہ سے علم والا اپنی زندگی میں لوگوں کی طرف سے فرمانبرداری [illegible] مرنے کے بعد ذکر خیر کا مستحق ہوتا ہے [illegible] علم حاکم ہے اور مال محکوم ہے۔

هلك خزان الاموال وهم احياء والعلماء باقون ما بقي الدهر اعيانهم مفقودة وامثالهم في القلوب موجودة ها ان ههنا لعلما جما (واشار الى صدره) لو اصبت له حملة بلى اصيب لقنا غير مامون عليه مستعملا آلة الدين للدنيا ومستظهرا بنعم الله على عباده وبحججه على اوليائه او منقادا لحملة الحق لا بصيرة له في احنائه ينقدح الشك في قلبه لاول عارض من شبهة الا لا ذا ولا ذاك او منهوما باللذة سلس القياد للشهوة او مغرما بالجمع والادخار ليسا من رعاة الدين في شيء اقرب شيء شبها بهما الانعام السائمة كذلك يموت العلم بموت حامليه اللهم بلى لا تخلو الارض من قائم لله بحجة اما ظاهرا مشهورا او خائفا مغمورا

مال و دولت کے محافظ لوگ باآنکہ زندہ ہوتے
ہیں مگر عنصر بھی مردہ ہوتے ہیں اور علما رجتبک
زمانہ باقی ہے زندہ رہتے ہیں انکے اجسام
آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہیں مگر انکی اشکال
دلوں میں بدستور موجود ہوتی ہیں دیکھو اس جگہ
علم کثیر جمع ہے اور آپنے اپنے سینہ مبارک
کیطرف اشارہ کیا) اگر میں حاملان علم کو پاتا
تو اس علم کا اظہار کرتا۔ ہاں ایسے لوگ تو ملتے
ہیں جو سریع الفہم اور ناقابل اعتماد ہیں اور
دین کو دنیا کے کمانے کا آلہ بنا لیں اور اللہ کی
نعمتوں سے بندگان خدا کی ایذا میں اور اولیا اللہ
کے برخلاف حجت پیش کرتے ہیں یا وہ حاصل
کریں یا ایسے لوگ ملتے ہیں جو یوں تو اہل
حق کی فرمانبرداری کرتے ہیں مگر فہمی کیلئے
انکے پاس بصیرت نہیں ہوتی جہاں کہیں کوئی
شبہ لمبی عارض ہوا جھٹ شک میں پڑ گئے
پس نہ تو اس قسم کا آدمی قابل ہے نہ پہلی قسم کا
یا ایسے لوگ ملتے ہیں جو خور و نوش کے
دلدادہ خواہش نفس کے غلام یا ایسے لوگ
جو مال و دولت دنیا کے جمع کرنے پر حریص
ہوتے ہیں سو یہ بھی دین کی پاسداری
نہیں کر سکتے ایسے لوگوں سے کھلے چرنے
والے حیوانات زیادہ ملتے جلتے ہیں۔

لِئَلَّا تَبْطُلَ حُجَجُ اللّٰهِ وَبَيِّنَاتُهُ
وَكَمْ ذَا وَأَيْنَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ وَاللّٰهِ
الْأَقَلُّونَ عَدَدًا وَالْأَعْظَمُونَ
قَدْرًا يَحْفَظُ اللّٰهُ بِهِمْ حُجَجَهُ
وَبَيِّنَاتِهِ حَتَّى يُودِعُوهَا
نُظَرَاءَهُمْ وَيَزْرَعُوهَا
فِي قُلُوبِ أَشْبَاهِهِمْ هَجَمَ
بِهِمُ الْعِلْمُ عَلَى حَقِيقَةِ الْبَصِيرَةِ
وَبَاشَرُوا رُوحَ الْيَقِينِ وَاسْتَلَانُوا
مَا اسْتَوْعَرَهُ الْمُتْرَفُونَ وَأَنِسُوا
بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْجَاهِلُونَ
وَصَحِبُوا الدُّنْيَا بِأَبْدَانٍ أَرْوَاحُهَا
مُعَلَّقَةٌ بِالْمَحَلِّ الْأَعْلَى أُولَٰئِكَ
خُلَفَاءُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَالدُّعَاةُ
إِلَى دِينِهِ آهِ آهِ شَوْقًا إِلَى
رُؤْيَتِهِمْ انْصَرِفْ إِذَا شِئْتَ

اسی طرح علم اہل علم کے مرنے پر مرجاتا ہے
البتہ یہ بات ضرور ہے کہ دنیا کسی نہ کسی
ایسے شخص کے وجود سے خالی نہیں رہ سکتی جو
خالصاً لوجہ اللہ لوگوں پر حجت قائم کرے
ایسا شخص یا تو ظاہر مشہور ہوتا ہے یا فتنہ کے
خوف سے لوگوں سے پوشیدہ رہتا ہے
ایسے شخص کا وجود اسلئے ضروری ہوتا ہے
کہ اللہ کی آیات اور حجتیں باطل نہ ہو جائیں
بھلا ایسے لوگ کس قدر ہیں اور کہاں ہیں؟
بخدا ایسے اشخاص شمار میں تو تھوڑے
ہوتے ہیں مگر قدر و منزلت کے رو سے
اللہ کے ہاں سب سے بڑے ہوتے ہیں اللہ
اُن لوگوں کے ذریعہ سے اپنی حجتیں دنیا
میں قائم رکھتا ہے حتی کہ یہ لوگ ان آیات
اور حجتوں کو اپنے جیسے دیگر اہل اللہ کے
حوالے کر دیتے ہیں اور ان علوم کو ان کے
دلوں میں ڈالکر دنیا سے رخصت ہوتے ہیں اُن لوگوں کے پاس علم
بطریق حقیقت بصیرت جمع ہوتا ہے اور روح یقین پر حقایق کا
ادراک کرتے ہیں جن امور کو دنیا کے ناز و نعمت پروردہ لوگ مشکل
جانتے ہیں انکے نزدیک نرم و آسان ہوتے ہیں۔ اور جاہل جن اشیاء
سے وحشت پکڑتے ہیں یہ لوگ اُن سے مانوس ہوتے ہیں بلحاظ
اپنے اجسام کے وہ دنیا میں موجود ہوتے ہیں در انکی پاک روحیں عالم
قدس کے ساتھ متعلق ہوتی ہیں یہی لوگ دنیا میں اللہ کے خلفاء

اور اہل عالم کو دین کی طرف دعوت کرنے والے کہلاتے ہیں۔ آہ میرا شوق دیدار کمیل! تو جب چاہے جا سکتا ہے۔

اَلْمَرْءُ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِهٖ	انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہوتا ہے یعنی بولنے پر اس کی قدر و قیمت کھلتی ہے۔
هَلَكَ امْرُؤٌ لَمْ يَعْرِفْ قَدْرَهٗ	جو شخص اپنی قدر نہیں پہچانتا وہ ہلاک ہوتا ہے۔
وَقَالَ لِرَجُلٍ سَأَلَهٗ اَنْ يَعِظَهٗ لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَرْجُوا الْاٰخِرَةَ بِغَيْرِ الْعَمَلِ وَيُرَجِّي التَّوْبَةَ بِطُوْلِ الْاَمَلِ يَقُوْلُ فِي الدُّنْيَا بِقَوْلِ الزَّاهِدِيْنَ وَيَعْمَلُ فِيْهَا بِعَمَلِ الرَّاغِبِيْنَ اِنْ اُعْطِيَ مِنْهَا لَمْ يَشْبَعْ وَاِنْ مُنِعَ مِنْهَا لَمْ يَقْنَعْ يَعْجِزُ عَنْ شُكْرِ مَا اُوْتِيَ وَيَبْتَغِي الزِّيَادَةَ فِيْمَا بَقِيَ يَنْهٰى وَلَا يَنْتَهِيْ وَيَاْمُرُ بِمَا لَا يَاْتِيْ يُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَا يَعْمَلُ عَمَلَهُمْ وَيُبْغِضُ الْمُذْنِبِيْنَ وَهُوَ اَحَدُهُمْ يَكْرَهُ الْمَوْتَ لِكَثْرَةِ ذُنُوْبِهٖ وَيُقِيْمُ عَلٰى مَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ لَهٗ اِنْ سَقِمَ ظَلَّ نَادِمًا	آپ نے ایک شخص کو جو آپ سے طالب وعظ ہوا تھا فرمایا کہ تو ان لوگوں سے نہ ہو جو بغیر عمل کے آخرت کی امید رکھتے ہیں اور لمبی لمبی امیدوں سے توبہ کو آئندہ پر ملتوی کر دیتے ہیں اور زاہدوں کی سی گفتگو کرتے ہیں اور خود دنیا کمانے والے کی طرح دنیا میں مشغول ہیں۔ اگر انہیں کچھ دنیا دی جائے تو سیر نہ ہوں اور اگر اس سے روک دئے جائیں تو قناعت نہ کر سکیں اور دئے پر شکر گذار نہ ہوں اور بقیہ میں زیادتی کے طالب ہوں۔ لوگوں کو روکیں اور جو خود نہ کریں اس کا دوسروں کو حکم کریں۔ صالحین کو دوست رکھیں اور ان کے عمل نہ بجا لائیں بدکاروں کو برا سمجھیں اور خود انہیں کا ایک فرد ہوں کثرت گناہ پر جنکی وجہ سے موت کو برا سمجھا جاتا ہے برابر لگے رہیں اگر بیمار ہوں تو کوتاہی عمل کیوجہ سے نادم ہوں اور اگر تندرست ہوں

وَاِنْ صَحَّ اٰمِنَ لَاهِيًا يُعْجِبُ بِنَفْسِهٖ
اِذَا عُوْفِيَ وَيَقْنَطُ اِذَا ابْتُلِيَ اِنْ
اَصَابَهٗ بَلَاءٌ دَعَا مُضْطَرًّا وَاِنْ
نَالَهٗ رَجَاءٌ اَعْرَضَ مُغْتَرًّا تَغْلِبُهٗ
نَفْسُهٗ عَلٰى مَا تَظُنُّ وَلَا يَغْلِبُهَا
عَلٰى مَا يَسْتَيْقِنُ يَخَافُ عَلٰى غَيْرِهٖ
بِاَدْنٰى مِنْ ذَنْبِهٖ وَيَرْجُوْ لِنَفْسِهٖ
بِاَكْثَرَ مِنْ عَمَلِهٖ اِنِ اسْتَغْنٰى
بَطِرَ وَفُتِنَ وَاِنِ افْتَقَرَ قَنَطَ
وَوَهَنَ يُقَصِّرُ اِذَا عَمِلَ وَيُبَالِغُ
اِذَا سَاَلَ اِنْ عَرَضَتْ لَهٗ شَهْوَةٌ
اَسْلَفَ الْمَعْصِيَةَ وَسَوَّفَ
التَّوْبَةَ وَاِنْ عَرَتْهُ مِحْنَةٌ
انْفَرَجَ عَنْ شَرَائِطِ الْمِلَّةِ يَصِفُ
الْعِبْرَةَ وَلَا يَعْتَبِرُ وَيُبَالِغُ فِي الْمَوْعِظَةِ
وَلَا يَتَّعِظُ فَهُوَ بِالْقَوْلِ مُدِلٌّ
وَعَنِ الْعَمَلِ مُقِلٌّ يُنَافِسُ فِيْمَا يَفْنٰى
وَيُسَامِحُ فِيْمَا يَبْقٰى يَرَى الْغُنْمَ
مَغْرَمًا وَالْغُرْمَ مَغْنَمًا يَخْشَى
الْمَوْتَ وَلَا يُبَادِرُ الْفَوْتَ
يَسْتَعْظِمُ مِنْ مَعْصِيَةِ غَيْرِهٖ
مَا يَسْتَقِلُّ اَكْثَرَ مِنْهُ مِنْ نَفْسِهٖ
وَيَسْتَكْثِرُ مِنْ طَاعَتِهٖ مَا يَحْقِرُهٗ

تو نچنت ہو کر لہو و لعب میں لگ
جائیں جب عافیت ملے تو مغرور بن جائیں
اور جب مصیبت میں مبتلا ہوں تو نا
امید ہو بیٹھیں اور اگر کوئی سختی پہنچے
تو بحالت بیچارگی خدا کو پکارنے لگیں
اور اگر کوئی امید لگ جائے تو پھر نفس
کے دھوکے میں آ کر منہ پھیر لیں فریبِ دنیوی
لذت کے وقت جو ظنی امر ہے مغلوب
النفس ہو جائیں اور سعادتِ اخروی
کی بابت جو یقینی امر ہے نفس پر غالب
نہ آسکیں غیر کے مختصر گناہ پر بھی انہیں یہ
خوف ہو کہ اُسے عذاب ہوگا اور خود اپنے
قلیل عمل پر بھی کثرتِ ثواب کے امیدوار ہوں
اگر تونگری ملے تو گھمنڈ میں آ جائیں اور
مغرور ہو جائیں اور اگر مفلسی پیش آئے
تو مایوس ہو جائیں اور سست ہو بیٹھیں
عمل کے وقت قاصر رہیں اور خدا سے سوال کے وقت
پورا پورا مبالغہ کریں اگر انہیں شہوت کا موقع
ملے تو معصیت کر گزریں اور توبہ میں تاخیر کر دیں
اور اگر انہیں کسی قسم کی تکلیف پہنچے تو دین
کی ضروری شرائط سے علیحدہ ہو بیٹھیں لوگوں کو
عبرت دلائیں اور خود عبرت نہ پکڑیں اور بڑی
زور کی وعظیں کہیں اور خود وعظ نہ قبول کریں

مَنْ طَاعَةُ غَيْرِهِ فَهُوَ عَلَى النَّاسِ طَاعِنٌ وَلِنَفْسِهِ مُدَاهِنٌ اللَّهْوُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ أَحَبُّ إِلَيْهِ عَنِ الذِّكْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ يَحْكُمُ عَلَى غَيْرِهِ لِنَفْسِهِ وَلَا يَحْكُمُ عَلَيْهَا لِغَيْرِهِ وَيُرْشِدُ غَيْرَهُ وَيُغْوِي نَفْسَهُ فَهُوَ يُطَاعُ وَيَعْصِي وَيَسْتَوْفِي وَلَا يُوفِي وَيَخْشَى الْخَلْقَ فِي غَيْرِ رَبِّهِ وَلَا يَخْشَى رَبَّهُ فِي خَلْقِهِ۔

رسو ایسے لوگ پتے حسن بیان پر اترانے والے ہوتے ہیں اور عمل میں ہیچ) دنیا کی فانی چیزوں میں رغبت کریں اور عالم آخرت کی باقی چیزوں میں سہل انگاری اعمال صالحہ کو زیان تاوان سمجھیں اور شہوت نفسانی کو غنیمت موت سے تو ڈریں اور فرصت کے ہاتھ سے جاتے رہنے کے خوف سے اعمال کی طرف سبقت نہ کریں غیر کی قلیل معصیت کو اپنی معصیت سے کہیں بڑا خیال کریں اور اپنی حقیر عبادت کو غیر کی عبادت سے زیادہ سمجھیں سو ایسے لوگ غیر کے حق میں تو طعن کرتے ہیں اور اپنے نفس سے صلح و مدارات برتتے ہیں ایسے لوگوں کو امراء کی مجلس لہو و لعب اللہ والوں کی محفل ذکر سے زیادہ محبوب ہوتی ہے غیروں پر اپنے فائدہ کی بات تھائد کر دیتے ہیں اور اپنے اوپر غیروں کے فائدہ کی بات عائد نہیں کرتے دوسروں کو رہنمائی کرتے ہیں اور اپنے نفس کو گمراہ بناتے ہیں سو ایسے لوگ لوگوں سے اطاعت لیتے ہیں اور خدا کی سرکشی کرتے ہیں اور ہر ایک قسم کے حقوق کو پورے طور پر اخذ کرتے ہیں اور خدا سے وعدہ وفائی نہیں کرتے غیر اللہ کے بارے میں لوگوں سے ڈرتے ہیں اور لوگوں کے حق میں اللہ سے نہیں ڈرتے۔

تنبیہ اگر آپکا یہی کلام ہوتا اور کوئی دوسرا قول نہ پایا جاتا تب بھی آپکے ولی اللہ ہونے کا کافی ثبوت تھا

لِكُلِّ امْرِءٍ عَاقِبَةٌ حُلْوَةٌ أَوْ مُرَّةٌ

ہر ایک انسان کیلئے ایک انجام ہے شیریں ہو یا تلخ (اعمال حسنہ وسیئہ کا نتیجہ)

لِكُلِّ مُقْبِلٍ إِدْبَارٌ وَمَا أَدْبَرَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ۔

ہر ایک آنیوالی چیز واپس ہوتی ہے اور جو واپس ہوتی ہے تو اس طرح کہ گویا تھی ہی نہیں

لا يعدم الصبور الظفر وان طال به الزمان	صبر کرنیوالا آدمی کامیابی کو نہیں کھوتا گو صبر کا زمانہ لمبا ہی ہو۔
الراضي بفعل قوم كالداخل فيه معهم وعلى كل داخل في باطل اثمان اثم العمل به واثم الرضى به	جو شخص کسی قوم کے کسی فعل پر راضی ہوتا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ اُنکے ساتھ مل کر وہ فعل کرتا ہے۔ اور ہر ایک شخص جو کسی باطل خلاف شرع میں داخل ہوتا ہے دو گناہ کرتا ہے ایک گناہ اس فعل کے کرنیکا دوسرا گناہ اس فعل پر رضامند ہونے کا۔
اعتصموا بالذمم في اوتادها[۱]	عہد کو اہل عہد کے حق میں مضبوط پکڑو۔
عليكم بطاعة من لا تعذرون بجهالته۔	اس شخص کی طاعت کو لازم سمجھو جس کی جہالت کی وجہ سے تم معذور قرار نہیں پا سکتے یعنی اس عذر پر کہ وہ جاہل ہے مگر درحقیقت جاہل نہیں۔
قد بصرتم ان ابصرتم وقد هديتم ان اهتديتم واسمعتم ان استمعتم	تم بینا کئے گئے ہو اگر تم بینا ہونا چاہو اور ہدایت کئے گئے ہو اگر تم ہدایت قبول کرنا چاہو اور حق سنائے گئے ہو اگر تم حق سنا چاہو۔
عاتب اخاك بالاحسان اليه واردد شره بالانعام عليه	اپنے بھائی پر بصورت احسان عتاب کر اور مروت و انعام سے اس کی شر کو روک۔
من وضع نفسه مواضع التهمة فلا يلومن من اساء به الظن	جو شخص تہمت کی جگہوں میں اپنے تئیں لیجاتا ہے تو اُسے چاہئے کہ سوء ظن کرنے والے کو ملامت نہ کرے۔
من ملك استأثر	جو شخص مالک ہو جاتا ہے استقلال حاصل کر لیتا ہے

[۱] اوتاد سے مراد یہاں مضبوط عہد والے لوگ مراد ہیں ۱۲ منہ

مَنِ اسْتَبَدَّ بِرَأْيِهٖ هَلَكَ وَمَنْ شَاوَرَ الرِّجَالَ شَارَكَهَا فِيْ عُقُوْلِهَا ۔	جو شخص صرف اپنی ہی رائے پر استقلال کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے اور جو لوگوں سے مشورہ کرتا ہے انکے ساتھ انکی عقول میں شریک ہو جاتا ہے ۔
مَنْ كَتَمَ سِرَّهٗ كَانَتِ الْخِيَرَةُ بِيَدِهٖ	جو شخص راز کو چھپائے رکھتا ہے اختیار کا مالک ہوتا ہے کیونکہ ظاہر کر دینے میں پھر اسکو کوئی اختیار نہیں ہوتا ۔
اَلْفَقْرُ الْمَوْتُ الْاَكْبَرُ ۔	محتاجی ایک بڑی بھاری موت ہے ۔
مَنْ قَضٰى حَقَّ مَنْ لَا يَقْضِيْ حَقَّهٗ فَقَدْ عَبَدَهٗ ۔	جو شخص اس شخص کے حق کو بطور وجوب ادا کرتا ہے جو اس شخص کے حق واجب کو نہیں ادا کرتا تو وہ اس کی عبادت کرتا ہے ۔
لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۔	خدا کی سرکشی کر کے کسی مخلوق کی طاعت کرنا جایز نہیں یعنی ایسا امر نامشروع ہے جس میں کسی مخلوق کی رضامندی ہو اور خالق کی نارضامندی ۔
لَا يُعَابُ الْمَرْءُ بِتَاْخِيْرِ حَقِّهٖ اِنَّمَا يُعَابُ مَنْ اَخَذَ مَا لَيْسَ لَهٗ ۔	انسان اپنے حق کے لینے میں تاخیر کرنے سے عیب نہیں لگایا جاتا ہاں کسی غیر کے حق لینے میں عیب لگایا جاسکتا ہے ۔
اَلْاِعْجَابُ يَمْنَعُ مِنَ الْاِزْدِيَادِ	خود بینی یعنے اپنے تئیں کامل سمجھنا ترقی سے روک دیتا ہے ۔
اَلْاَمْرُ قَرِيْبٌ وَالْاِصْطِحَابُ قَلِيْلٌ ۔	آخرت کا معاملہ قریب ہے اور دنیا کی مصاحبت کا زمانہ تھوڑا ہے ۔
قَدْ اَضَاءَ الصُّبْحُ لِذِيْ عَيْنَيْنِ ۔	بینا کے لئے صبح روشن ہے یعنی عاقل پر حق واضح ہے ۔

تَرْکُ الذَّنْبِ اَھْوَنُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَۃِ۔	گناہ کا چھوڑ دینا طلب توبہ سے زیادہ آسان ہے (گناہ کے چھوڑ دینے سے مراد عدم ارتکاب گناہ ہے۔
کَمْ مِنْ اَکْلَۃٍ مَنَعَتْ اَکَلَاتٍ۔	اکثر ایک دفعہ کا کھانا کئی دفعہ کے کھانے سے روک دیتا ہے (جب کوئی طامع جو بے اندازہ پیٹ بھرتا ہے کئی دن بیمار رہتا ہے۔
اَلنَّاسُ اَعْدَاءُ مَا جَھِلُوْا۔	لوگ جس چیز کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں اسکے دشمن ہوتے ہیں۔
مَنِ اسْتَقْبَلَ وُجُوْہَ الْآرَاءِ عَرَفَ مَوَاقِعَ الْخَطَاءِ۔	جو شخص رائے کو بروجہ صحیح حاصل کرتا ہے موقع خطا کو سمجھ لیتا ہے یعنی اس سے بچتا ہے
مَنْ اَحَدَّ سِنَانَ الْغَضَبِ لِلّٰہِ قَوِیَ عَلٰی قَتْلِ اَشِدَّاءِ الْبَاطِلِ۔	جو شخص اللہ کے لئے غضب کا نیزہ تیز کرتا ہے یعنی اللہ کے دین کی خاطر غیرت کرتا ہے سخت سے سخت اہل باطل کے ہلاک پر طاقت پا لیتا ہے۔
اِذَا ھِبْتَ اَمْرًا فَقَعْ فِیْہِ فَاِنَّ شِدَّۃَ تَوَقِّیْہِ اَعْظَمُ مِمَّا تَخَافُ مِنْہُ۔	جب تو کسی امر سے خوف کرے تو اسے کر گذر کیونکہ اس سے بچنے کی تکلیف کا متحمل ہونا اس سے ڈرتے رہنے کی نسبت بہت بڑا ہے۔
اٰلَۃُ الرِّیَاسَۃِ سَعَۃُ الصَّدْرِ	فراخ حوصلگی ذریعہ ریاست ہے۔
اُزْجُرِ الْمُسِیْءَ بِثَوَابِ الْمُحْسِنِ	محسن کی پاداش نیک سے برے آدمی کو برائی سے روکو کیونکہ اسے معلوم ہو جائیگا کہ صرف نیکی سے پاداش نیک ملسکتی ہے۔
اُحْصُدِ الشَّرَّ مِنْ صَدْرِ غَیْرِکَ بِقَلْعِہٖ مِنْ صَدْرِکَ	اپنے سینہ سے شر کو اکھیڑ پھینکنے سے غیر کے سینہ سے شر کو اکھاڑ پھینکو۔

اَلحَاجَةُ تُسَلُّ الرَّأْيَ۔	بیجا تعصب جھگڑا کرنا رائے حق کو دور کردیتا ہے۔
اَلطَّمَعُ رِقٌّ مُؤَبَّدٌ	لالچ دائمی غلامی ہے۔
ثَمَرَةُ التَّفْرِيطِ النَّدَامَةُ وَثَمَرَةُ الْحَزْمِ السَّلَامَةُ	عمل میں کوتاہی کرنے کا نتیجہ ندامت ہے اور چوکنا رہنے کا نتیجہ سلامتی ہے۔
لَا خَيْرَ فِي الصَّمْتِ عَنِ الْحُكْمِ كَمَا اَنَّهُ لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ بِالْجَهْلِ۔	حکم حق سے خاموش رہنے میں بھلائی نہیں جس طرح کہ جاہلانہ بات میں۔
مَا اخْتَلَفَتْ دَعْوَتَانِ اِلَّا كَانَتْ اِحْدٰهُمَا ضَلَالَةً۔	کوئی دعوے مختلف نہیں ہوتے مگر ایک ان دونوں میں ضرور باطل ہوتا ہے (کیونکہ حق ایک ہی ہو سکتا ہے)
مَا شَكَكْتُ فِي الْحَقِّ مُذْ اُرِيْتُهُ۔	میں جب سے حق دکھایا گیا ہوں مجھے کبھی اس میں شک نہیں ہوا۔
مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ وَلَا ضَلَلْتُ وَلَا ضُلَّ بِي۔	یعنے نہ تو جھوٹ بولا اور نہ کسی کو جھٹلایا اور نہ گمراہ ہوا اور نہ کوئی میرے ذریعہ گمراہی میں پڑا
لِلظَّالِمِ الْبَادِي غَدًا بِكَفِّهِ عَضَّةٌ	ظلم میں پہل کرنے والے کے ہاتھ پر قیامت کے دن دانتوں سے کاٹنے کا نشان ہوگا یعنی حسرت کھائے گا۔
اَلرَّحِيْلُ وَشِيْكٌ۔	سفر آخرت جلدی آنے والا ہے۔
مَنْ اَبْدٰى صَفْحَتَهُ لِلْحَقِّ هَلَكَ۔	جو شخص حق کے مقابل اپنا چہرہ نمایاں کرتا ہے یعنی اس کا مقابلہ کرتا ہے ہلاک ہوجاتا ہے۔
مَنْ لَمْ يُنْجِهِ الصَّبْرُ	جس شخص کو صبر نجات نہیں دیتا آخر

أَهْلَكَهُ الْجَزَعُ۔	بے صبری اُسے ہلاک کردیتی ہے۔
إِنَّمَا الْمَرْءُ فِي الدُّنْيَا غَرَضٌ تَنْتَضِلُ فِيهِ الْمَنَايَا وَنَهْبٌ تُبَادِرُهُ الْمَصَائِبُ وَمَعَ كُلِّ جُرْعَةٍ شَرَقٌ وَفِي كُلِّ أَكْلَةٍ غَصَصٌ وَلَا يَنَالُ الْعَبْدُ نِعْمَةً إِلَّا بِفِرَاقِ أُخْرَى وَلَا يَسْتَقْبِلُ يَوْمًا مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا بِفِرَاقِ آخَرَ مِنْ أَجَلِهِ فَنَحْنُ أَعْوَانُ الْمَنُونِ وَأَنْفُسُنَا نَصْبُ الْحُتُوفِ فَمِنْ أَيْنَ نَرْجُو الْبَقَاءَ وَهَذَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لَمْ يَرْفَعَا مِنْ شَيْءٍ شَرَفًا إِلَّا أَسْرَعَا الْكَرَّةَ فِي هَدْمِ مَا بَنَيَا وَتَفْرِيقِ مَا جَمَعَا۔	انسان دنیا میں ایک نشانہ ہے جس پر موتوں کے تیر لگتے ہیں اور غارت کا مال ہے جس پر مصیبتیں سبقت کرکے آتی ہیں۔ ہر ایک گھونٹ کے ساتھ اچھو ہے اور ہر ایک دفعہ کے کھانے میں گلے کا گھٹنا (ہر ایک نئی شئی کے ساتھ رنج لگا ہوا ہے) انسان کسی نعمت کو نہیں پاتا مگر یہ کہ ایک دوسری نعمت اسے چھوڑنا پڑتی ہے اور عمر کے کسی دن کا استقبال نہیں کرتا مگر یہ کہ اپنی مہلت زندگی سے ایک ویسے ہی دن کو چھوڑتا ہے سو ہم جو دن گزارتے ہیں گویا موت کی مدد کرتے ہیں اور ہماری جانیں موقعوں کے عین زد میں واقع ہوئی ہیں سو ہم بقا کی کیا امید رکھیں؟ یہ روز و شب کسی شے کی عمارت کو بلند نہیں کرتے مگر یہ کہ اپنے بنائے ہوئے کو خود ہی گرا دیتے ہیں اور جمع کئے کو پراگندہ کر دیتے ہیں۔
يَا ابْنَ آدَمَ مَا كَسَبْتَ فَوْقَ قُوتِكَ فَأَنْتَ فِيهِ خَازِنٌ لِغَيْرِكَ۔	اے انسان جو تو اپنے دن رات کی قوت سے زیادہ کماتا ہے اس کی حفاظت میں تو غیروں کا خزانچی ہے۔
إِنَّ لِلْقُلُوبِ شَهْوَةً وَإِقْبَالًا وَإِدْبَارًا فَأْتُوهَا مِنْ قِبَلِ شَهْوَتِهَا وَإِقْبَالِهَا فَإِنَّ الْقَلْبَ	دلوں کا قاعدہ ہے کہ ان میں خواہش کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا یا پیچھے ہٹنا پایا جاتا ہے سو تم ان کی خواہش اور متوجہ

اذا اُکرِہَ عَمِیَ ۔

ہونے کے مطابق عمل کرو کیونکہ دل جب مجبور کیا جاتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ سعادت میں لگی ذاتی خواہش اور توجہ کو دیکھ لو ورنہ اوس کی رفتار درست نہیں رہیگی ۔

وکان علیہ السلام یقول متی اشفی غیظی اذا غضبت احین اعجز عن الانتقام فیقال لی لو صبرت ام حین اقدر علیہ فیقال لی لو عفوت ۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ غضب آنے کے وقت غصہ سے میں کیسے شفا پا سکتا ہوں کیا جب میں انتقام سے عاجز آ جاؤں اور مجھے کہا جائے کہ اگر آپ صبر کریں تو بہتر ہے یا جب میں انتقام کی قدرت رکھتا ہوں اور مجھے کہا جائے کہ اگر آپ عفو کر دیں تو بہتر ہے مطلب یہ ہے کہ قدرت وعدم قدرت انتقام ہر دو غصہ کے نفاذ سے روکتی ہیں قدرت کی صورت میں عفو اور عدم قدرت کی صورت میں صبر ۔

وقال وقد مر بقذر علی مزبلۃ ھذا ما بخل بہ الباخلون وروی فی خبر اخر انہ قال ھذا ما کنتم تتنافسون فیہ بالامس

آپ ایک کوڑی پر گذرے جس پر نجاست اور پلیدی پڑی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس کی بابت بخل کرنے والے بخل کیا کرتے تھے یعنی دنیا کی نعمتوں کا مال ہے ۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس کی بابت کل تم لوگ بخل کرتے تھے

لم یذھب من مالک ما وعظک

جس مالی نقصان سے تجھے کسی قسم کی عبرت حاصل ہو وہ نقصان نہیں ہے ۔

ان ھذہ القلوب تمل کما تمل الابدان فابتغوا لھا طرائف الحکمۃ ۔

دلوں میں اسی طرح ملال پیدا ہو جاتا ہے یا اکتا جاتے ہیں جس طرح انسان کا بدن تکان زدہ ہو جاتا ہے سو ایسی

حالت میں تم اُنکے بہلانے کی خاطر حکمت و دانش کی عجیب و غریب نکات کی تلاش کیا کرو۔

وقال لما سمع قول الخوارج لاحکم الا للہ کلمۃ حق یراد بہا باطل۔

جب آپ نے اپنے مخالفین فرقہ خوارج کے لوگوں کو لاحکم الا للہ (اللہ کے سوا کسی کا حکم قابل تسلیم نہیں) کہتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں حق ہے مگر جو مطلب انہوں نے سمجھا ہے باطل ہے

وقال فی صفۃ الغوغاء ہم الذین اذا اجتمعوا غلبوا واذا تفرقوا لم یعرفوا وقیل بل قال "ہم الذین اذا اجتمعوا ضروا واذا تفرقوا نفعوا" فقیل قد عرفنا مضرۃ اجتماعہم فما منفعۃ افتراقہم فقال "یرجع اصحاب المہن الی مہنتہم فینتفع الناس بہم کرجوع البناء الی بنائہ والنساج الی منسجہ والخباز الی مخبزہ" واتی بجان ومعہ غوغاء فقال "لا مرحبا بوجوہ لا تری الا عند کل سوأۃ"

آپ نے غوغا (گروہ اوباش) کی تعریف میں یوں فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جب اکٹھے ہو جائیں تو غلبہ پالیں اور جب تتر بتر ہو جائیں تو (بوجہ فرومایہ ہونے سے) انہیں کوئی نہ جانتا ہو کہ کون ہیں اکہتے ہیں کہ آپ نے اس بارے میں حسب ذیل فرمایا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اکٹھے ہو جائیں تو موجب مضرت ہوں اور جب علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو باعث منفعت آپ سے پوچھا گیا کہ انکے اکٹھے ہونے کی مضرت تو ہم جان گئے مگر ان کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی منفعت کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کاروبار والے لوگ اپنے اپنے کام کاج میں لگ جاتے ہیں اور اس طرح سے عوام الناس کو جو فائدہ پہنچتا ہے ظاہر ہے۔ مثلاً معمار عمارت کے کام میں اور جولاہ اپنے کرگہ میں اور نان بائی اپنے تنور کے کام میں لگجاتا ہے آپ کے پاس ایک مجرم لایا گیا جسکے ساتھ ایک اوباش آدمیوں کا گروہ تھا

آپ نے دیکھکر فرمایا اُف کیسے نامبارک چہرے ہیں جو سوا برے کام کے موقعہ پر جمع ہوتے کبھی دیکھے نہیں گئے۔

ان مع کل انسان ملکین یحفظانہ فاذا جاء القدر خلیا بینہ وبینہ وانّ الاجل جُنّۃٌ حصینۃ۔

ہر ایک انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں جب امر مقدر یعنی موت آتی ہے تو اُسے موت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور موت سے اس کی حفاظت نہیں کرتے اور انسان کی مہلت عمر ایک مضبوط ڈھال ہے۔

قال وقد قال لہ طلحۃ والزبیر علی ان نشرکک فی ھذا الامر "لا ولکنکما شریکان فی القوۃ والاستعانۃ وعونان علی العجز والاَوَد"۔[۱]

جب طلحہ اور زبیر نے آپ سے کہا کہ ہاں اس شرط پر کہ ہم آپ کے ساتھ اس امر (خلافت میں) شریک رہینگے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ تم دونوں میری قوت اور مدد میں شریک ہوسکتے ہو اور کسی ضرورت اور موقع بنے پر مددگار بن سکتے ہو

وقال ایھا الناس اتقوا اللّٰہ الذی ان قلتم سمع وان اضمرتم علم۔ وبادروا الموت الذی ان ھربتم ادرککم وان اقمتم اخذکم وان نسیتموہ ذکرکم۔

اے لوگو خدا سے ڈرو جو تمہاری بات کو جب تم کہتے ہو تو سنتا ہے۔ اور جب تم دل میں مخفی رکھو تو جانتا ہے اور موت کے آنے سے پہلے اعمال کیطرف سبقت کرو۔ کیونکہ اگر تم بھاگو تو تمہیں آ پائیگی اور اگر ٹھہرے رہو تو دبوچ لیگی اور اگر تم اُسے بھلا دو تو وہ تمہیں یاد رکھیگی۔

---

[۱] اگر ہمزہ اور واو کے فتح سے پڑھیں تو کجی کے معنے ہونگے اور ہمزہ کے فتح اور واو کے سکون سے شدت ا ۱۲ منہ

لا يزهدنك في المعروف من لا يشكرلك فقد يشكرك عليه من لا يستمتع منه وقد تدرك من شكر الشاكر اكثر مما اضاع الكافر والله يحب المحسنين

ناشکر گذار کی ناشکری تجھے احسان کرنے سے بے رغبت نہ کر دے۔ کیونکہ تیرے احسان کا شکریہ وہ ذات ادا کرتی ہے جو اس احسان سے متمتع نہیں یعنی خداوند تعالیٰ۔ اور کبھی شاکر کے شکر سے تجھے بہ نسبت اس نعمت کی جس کو ناشکر گذار نے ناشکر گذاری سے ضائع کر دیا ہے زیادہ ملجاتی ہے اور اللہ نیکی کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے +

كل وعاء يضيق بما جعل فيه الا وعاء العلم فانه يتسع۔

ہر ایک ظرف یا برتن اس چیز سے جو اس میں ڈالی جائے تنگ ہونے لگتا ہے۔ مگر علم کا ظرف کیونکہ اس میں جس قدر پڑے اور بھی وسیع ہوتا جاتا ہے +

اول عوض الحليم من حلمه ان الناس انصاره على الجاهل۔

حلیم آدمی کو حلم کے عوض جو سب سے پہلے چیز ملتی ہے وہ یہ ہے کہ لوگ برخلاف جاہل کے اس کے مددگار ہو جاتے ہیں +

ان لم تكن حليما فتحلم فانه قل من تشبه بقوم الا اوشك ان يكون منهم

اگر تو فطرۃً حلیم نہیں تو حلیم بننے کی کوشش کر کیونکہ جو شخص کسی قوم سے مشابہت پیدا کرتا ہے عنقریب وہ انہیں میں کا ایک ہو جاتا ہے +

من حاسب نفسه ربح و من غفل عنها خسر و من خاف امن و من اعتبر ابصر و من ابصر فهم و من فهم علم۔

جو شخص اپنے نفس سے نیک و بد امر کا حساب لیتا رہتا ہے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور جو اس بات سے غافل رہتا ہے زیان اور جو ڈرتا ہے امن میں رہتا ہے۔ اور جو شخص عبرت پکڑتا ہے بینا ہو جاتا ہے۔ اور جو بینا ہو جاتا ہے سمجھ لیتا ہے اور جو سمجھ لیتا ہے عالم ہو جاتا ہے +

لتعطفن الدنيا علينا بعد شماسها عطف الضروس على ولدها وتلا عقيب ذلك ونريد ان نمن على الذين استضعفوا في الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين

دُنیا بعد اپنی سرکشی کے ہماری طرف اسی طرح رجوع کرے گی جس طرح وہ اونٹنی جو پہلے اپنے بچے کو دانتوں سے کاٹتی ہے اور پھر مہربان ہو جاتی ہے یہ کہنے کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) ہم چاہتے ہیں کہ ہم اُن لوگوں پر جو ضعیف وناتواں سمجھے گئے ہیں۔ احسان کریں۔ اور انہیں امت کے امام و وارث بنا دیں +

اتقوا الله تقية من شمر تجريدا وجد تشميرا وكمش في مهل وبادر عن وجل ونظر في كرة الموئل وعاقبة المصدر ومغبة المرجع۔

ڈرو اس شخص کا ڈرنا جو غیر اللہ سے قطع تعلق میں مستعد اور بڑا کوشش کرنے والا ہو اور مہلت کے دنوں میں اللہ کی طرف رجوع کرنے میں ساعی ہو اور خوف خدا سے اعمال کی طرف سبقت کرے۔ اور اپنے اصلی ٹھکانے کے حاصل کرنے کے لئے تلا آور ہو اور اپنے اعمال سے اپنی رجوع کی عاقبت کو محفوظ رکھے +

الجود حارس الاعراض والحلم فدام السفيه والعفو زكاة الظفر والسلو عوضك ممن غدر والاستشارة عين الهداية وقد خاطر من استغنى برايه والصبر يناضل الحدثان والجزع من اعوان الزمان۔

جود وکرم عزت کے لئے پاسبان ہے۔ اور حلم جاہل آدمی کے مُنہ بند کرنے کے لئے ایک قسم کی صافی ہے اور عفو دشمن پر قابو پانے کی زکوۃ اور غدار سے قطع تعلق کرکے مطمئن ہو جانا اس کے غدر کا معاوضہ ہے اور مشورہ لینا عین ہدایت اور جو شخص اپنی رائے پر دوسرے کے مشورہ سے مستغنی رہتا ہے۔ وہ اپنے تئیں خطرہ میں ڈالتا ہے۔ صبر مصائب زمانہ پر

اشرف الغنی ترک المنی وکم من عقل اسیر تحت ھوی امیر ومن التوفیق حفظ التجربۃ والمودۃ قرابۃ مستفادۃ لاتامنن ملولا

تیروں کی بوچھاڑ کرتا ہے اور بے صبری حوادث زمانہ کی مددگار ہوتی ہے سب سے عمدہ تونگری خواہشات فضول کو ترک کر دینا ہے اکثر عقول ایسی ہیں کہ ہوائے نفس ان پر حکمرانی کرتی ہے۔ تجربہ کی بات کو ضبط رکھنا بھی ایک قسم توفیق ہے جو آئندہ رہنمائی کا کام دیتی ہے۔ دوستی ایک بیرونی رشتہ داری ہے۔ جو شخص جلدی اکتا جانے والا ہو۔ اس سے بے غم مت رہو۔

عجب المرء بنفسہ احد حساد عقلہ

انسان کا خود بین ہونا اس کی عقل کے حاسدوں میں سے ایک حاسد ہے یعنے عقل کو نعمت کمال کے حصول سے مانع ہے۔

اغض علی القذی والا لم ترض ابداً

آنکھ کے تنکے پر آنکھ کو دبائے رکھ یعنے بنی نوع کے تکالیف پر حتی الوسع متحمل رہ۔ ورنہ تو کبھی خوش نہیں ہوگا+

من لان عودہ کثفت اغصانہ۔

جس کی لکڑی نرم ہوتی ہے اس کی شاخیں بہت گھنی ہو جاتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب انسان ناز و نعمت میں شاد ہو تو اس کے مددگار بہت ہو جاتے ہیں+

الخلاف یھدم الرای

مخالفت رائے کو گرا دیتی ہے+

من نال استطال

جو شخص تجسس کرتا ہے یا مقصد کو پالیتا ہے وہ بلندی رتبہ میں بڑھ جاتا ہے+

فی تقلب الاحوال علم جواھر الرجال۔

حالتوں کے تغیر و تبدل سے لوگوں کے اصل کی شناخت ہوتی ہے+

حسد الصدیق من سقم المودۃ۔

دوست کا حسد کرنا ضعف محبت کی وجہ سے ہوتا ہے+

عقول کے پچھڑنے کے موافق اکثر طمع کی بجلی کے نیچے ہوا کرتے ہیں +

اکثر مصارع العقول تحت بروق المطامع

صرف ظن پر بھروسہ کر کے کسی امر کا قطعی فیصلہ کر دینا عدل نہیں ہے +

لیس من العدل القضاء علی الثقة بالظن -

بدترین زادِ عاقبت بندگانِ خدا پر ظلم کرتا ہے +

بئس الزاد الی المعاد العدوان علی العباد

کریم آدمی کا بہترین فعل یہ ہے کہ جو جانتا ہو اس سے غفلت کر جائے باوجود لوگوں کے عیوب کے جاننے کے ان کی اشاعت نہ کرے بلکہ ٹال دے - مگر یہ وصف خواص صلحا کے سوا دوسروں کو نصیب نہیں -

من اشرف افعال الکریم غفلتہ عما یعلم -

جس شخص کو وصف حیا اپنا جامہ پہنا دیتی ہے لوگ اس کے عیب کو نہیں دیکھ سکتے -

من کساہ الحیاء ثوبہ لم یر الناس عیبہ -

کثرت خاموشی سے ہیبت پیدا ہوتی ہے اور انصاف سے دوست بڑھتے اور احسان سے قدر و منزلت بڑھتی ہے - اور فروتنی سے نعمت کامل ہو جاتی ہے - دوسروں کے بار مصیبت کے متحمل ہونے سے سرداری کا استحقاق حاصل ہوتا ہے - نیک روشی سے مخالف مغلوب ہو جاتا ہے اور جاہل سے حلم کر جانے کی وجہ سے مددگار بڑھ جاتے ہیں +

بکثرۃ الصمت تکون الھیبۃ وبالنصفۃ یکثر المواصلون وبالافضال تعظم الاقدار وبالتواضع تتم النعمۃ وباحتمال المؤن یجب السؤدد وبالسیرۃ العادلۃ یقھر المناوی وبالحلم عن السفیہ تکثر الانصار علیہ

تعجب ہے کہ حاسد لوگ سلامتی ابدان سے کیسے غافل ہیں (اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں -

العجب لغفلۃ الحساد من سلامۃ الاجساد

حاسد حسد کی وجہ سے ہمیشہ مغموم اور سخت بدحال رہتا ہے۔ جس سے ممکن ہے کہ وہ کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہو جائے۔ (۲) سب سے بڑی نعمت تندرستی اور عافیت ہے مگر اس پر کبھی کوئی حسد نہیں کرتا۔ دوسری نعمتوں پر عموماً حسد کیا جاتا ہے۔ واقعی محل تعجب ہے +

الطامع فی وثاق الذل۔	لالچی ہمیشہ ذلت کی قید میں پڑا رہتا ہے +
وسئل عن الایمان فقال الایمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان۔	آپ سے ایمان کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ایمان دل سے خدا کو پہچاننے اور زبان سے اُس کی توحید کے اقرار کرنے اور اعضا سے عمل کے بجا لانے کو کہتے ہیں +
من اصبح علی الدنیا حزینا فقد اصبح لقضاء الله ساخطا ومن اصبح یشکو مصیبة نزلت به فقد اصبح یشکو ربه ومن اتی غنیا فتواضع لغناه ذهب ثلثا دینه ومن قرء القرآن فمات فدخل النار فهو ممن کان یتخذ آیات الله هزوا ومن لهج قلبه بحب الدنیا لناط قلبه منها بثلاث هم لا یغبه وحرص لا یترکه۔	جو شخص دنیا کے نہ ملنے یا تلف ہونے پر اندوہگیں ہوتا ہے۔ سو وہ اللہ کی قضا پہ ناراض ہوتا ہے۔ اور جو شخص کسی مصیبت نازلہ سے شکایت کرتا ہے۔ سو وہ اپنے رب کی شکایت کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی غنی آدمی سے مل کر اس کی دنیوی وجاہت کی وجہ سے تعظیم بجا لاتا ہے۔ اس کا دو تہائی دین ضائع ہو جاتا ہے (خوشامدیوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے)۔ اور جو شخص قرآن مجید پڑھ کر مر جائے۔ اور جہنم داخل ہو تو یوں سمجھو کہ اُن لوگوں سے

واصل الا یدن احرقہ | تھا۔ جو اللہ کے احکام کو فضول سمجھتا رہا۔
یعنی (قرآن پر عامل ہو کر کوئی شخص جہنم میں نہیں جا سکتا) اور جس شخص کا دل محبت دنیا پر فریفتہ ہو جائے۔ اس کے دل سے تین امر لازم ہو جاتے ہیں۔
(۱) غم جو کبھی علیحدہ نہیں ہوتا۔ (۲) حرص جو کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ (۳) امید جس کو وہ کبھی پا نہیں سکتا +

کفی بالقناعۃ ملکا و بحسن الخلق نعیما و سئل عن قولہ تعالیٰ فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ فقال ھی القناعۃ | قناعت ایک کافی بادشاہت ہے اور خوش خلقی ایک عمدہ نعمت ہے اور آپ سے قرآن مجید کے لفظ حیوۃ طیبۃ کی بابت دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ قناعت ہی ایک پاک زندگی ہے +

شارکوا الذی قد اقبل علیہ الرزق فانہ اخلق بالغنی واجدر باقبال الحظ علیہ | جس شخص کو خداوند کریم کے فضل سے رزق حاصل ہو تم اس کے ساتھ تجارت یا زراعت وغیرہ میں شریک بنجاؤ کیونکہ وہ تونگری کے لیئے سزاوار اور دولت و اقبال کے واسطے شایاں ہے (یعنی جب اقبال کے دن پھلے ہوتے ہیں تو دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ مل کر منتفع ہو جاتے ہیں +

وقال فی قولہ تعالیٰ ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان العدل الانصاف والاحسان التفضل۔ | آپ نے خداوندکریم کے اس قول میں کہ خدا تعالیٰ تمہیں عدل و احسان کا حکم کرتا ہے" فرمایا کہ عدل سے انصاف مراد ہے اور احسان سے لطف و مروت۔

من یعط بالید القصیرۃ یعط بالید الطویلۃ | جو شخص چھوٹے ہاتھ سے دیتا ہے لا بنے ہاتھ سے دیا جاتا ہے (انسان اگرچہ تھوڑا ہی مال خدا کے راستہ میں صرف کرے مگر خدا اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہے +

بایدِ قصیرہ سے انسان کا ہاتھ مراد ہے اور یدِ طویلہ سے بخششِ الٰہی کیونکہ انسان بہر صورت محدود مال صرف کر سکتا ہے۔ مگر اللہ کی بخشش ابدالآباد تک جاری ہے ✤

وقال لابنہ الحسن علیہ السلام لا تدعون الی مبارزۃ وان دعیت الیہا فاجب فالداعی باغ والباغی مصروع	آپ نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا۔ کہ بیٹا تو پہلے کسی دوسرے کو لڑائی کے لئے دعوت مت کر۔ اور اگر تجھے لڑائی کی طرف دعوت کی جائے۔ تو مان لے کیونکہ دعوت کرنے والا باغی ہوتا ہے۔ اور باغی

مغلوب ہوا کرتا ہے ✤

المرأۃ شر کلہا شر ما فیہا انہ لابد منہا	عورت از سر تا پا شر ہے اور جو چیز اس میں ہے وہ بھی شر ہے۔ ہاں مگر اس کا وجود ضروری

ہے۔ (پردہ کے مخالفین سوچیں)

من اطاع التوانی ضیع الحقوق ومن اطاع الواشی ضیع الصدیق۔	جو شخص سستی کا تابع فرمان رہتا ہے۔ اپنے حقوق کو اور جو شخص غماز کی بات کو مان لیتا ہے اپنے دوست کو کھو بیٹھتا ہے ✤
الحجر الغصیب فی الدار رھن علی خرابہا۔	ناجائز طور پر غیر کے مغصوبہ حجر کا گھر میں موجود ہونا اس گھر کی ویرانی پر رہن ہوتا

ہے ✤

یعنے مال حرام بالآخر موجب بربادی ہوا کرتا ہے۔ راقم خاکسار کو اس کی کئی ایک چشم دید مثالیں یاد ہیں۔ ان لوگوں کو عبرت چاہیئے۔ جو شب و روز مال حرام جمع کرنے میں لگے ہیں۔ انہیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا انجام یقیناً اچھا نہیں۔ کیسے پارسا اور بلند خیال ہیں۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں۔ اور اپنی عبادت کو

ضائع نہیں کرتے خدا ہر ایک مسلمان کو توفیق دے۔ آمین۔

یوم المظلوم علی الظالم اشد من یوم الظالم علی المظلوم۔	مظلوم کے ظالم سے انتقام لینے کا دن ظالم کے مظلوم پر غلبہ پانے کے دن سے کہیں زیادہ مصیبت خیز ہوا کرتا

ہے۔ یعنے ظالم اس مصیبت سے بڑی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے جو مظلوم پر ظالم کے ظلم سے آتی ہے +

خیار خصال النساء شرار خصال الرجال الزهو والجبن والبخل فاذا کانت المرأة مزهوة لم تمکن من نفسها واذا کانت بخیلة حفظت مالها ومال بعلها واذا کانت جبانة فرقت من کل شیء یعرض لها۔	عورتوں کی اچھی خصلتیں جو مردوں کی بری خصلتیں سمجھی جاتی ہیں۔ تکبر۔ بزدلی۔ کنجوسی ہیں۔ سو جب عورت متکبر ہوگی۔ تو کسی غیر کو اپنی ذات پر قدرت نہیں دیگی اور اگر کنجوس ہوگی تو اپنے اور خاوند کے مال کو بچائیگی۔ اور اگر بزدل ہوگی۔ تو ہر ایک چیز سے جو اس کے سامنے آئیگی۔ ڈرا کریگی۔ (یہ تینوں باتیں عورت کے

لئے اچھی ہیں اور مرد کے لئے بری)

وقیل له صف لنا العاقل فقال الذی یضع الشیء مواضعه فقیل فصف لنا الجاهل فقال فقد فعلت	آپ سے کہا گیا کہ عاقل کی تعریف فرما دیجئے فرمایا کہ عاقل وہ شخص ہے جو اشیاء کو ان کے محل میں صرف کرتا ہے۔ اعضاء۔ قوا مال وغیرہ سب اشیاء کے مفہوم میں داخل ہیں۔ پھر آپ سے جاہل کی تعریف

پوچھی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے کردی ہے۔ یعنے جاہل وہ شخص ہے جو اس کے برخلاف عمل کرے +

واللہ لدنیاکم هذه	بخدا تمہاری یہ دنیا میری آنکھوں میں

وَاللّٰہ لدنیاکم ھذہ اھون فی عینی من عراق خنزیر بید مجذوم

بخدا کہ تمہاری یہ دنیا میری آنکھوں میں سور کے اس ہڈی سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کوڑھی آدمی کے ہاتھ میں ہو۔ میں کہتا ہوں کہ بخدا اس سے زیادہ کوئی شخص حقیقت دنیا کو بیان نہیں کر سکتا۔

ان قوما عبدوا اللہ رغبۃ فتلک عبادۃ التجار وان قوما عبدوا اللہ رھبۃ فتلک عبادۃ العبید وان قوما عبدوا اللہ شکرا فتلک عبادۃ الاحرار۔

ایک قوم تو کسی عوض کی خواہش سے اللہ کی عبادت کرتی ہے سو یہ تاجرانہ عبادت کرتا ہے اور ایک قوم ڈر کر عبادت کرتی ہے سو یہ غلامانہ عبادت ہے اور ایک قوم خدا کا شکر بجالانے کے لئے عبادت کرتی ہے سو یہ آزادانہ عبادت ہے

اتق اللہ بعض التقی وان قل واجعل بینک وبین اللہ سترا وان رق۔

کچھ نہ کچھ تقویٰ ضرور پیدا کرو اگرچہ بہت ہی قلیل ہو اور اپنے اور خدا کے درمیان پردہ قائم رکھو اگرچہ وہ بہت ہی باریک ہو حرام باتوں سے بچنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ جب انسان کوئی حرام قول یا فعل کرتا ہے تو شرم وحیا کو پھاڑ دیتا ہے جو بمنزلہ پردہ کے تھے۔

اذا ازدحم الجواب خفی الصواب

جب کسی سوال کا جواب مشتبہ ہو تو حق بات مخفی ہو جاتی ہے۔ اس جملہ کے دو معنی ہو سکتے ہیں (۱) یہ کہ ایک سوال پر کئی جواب دینے والے اٹھ کھڑے ہوں اور سائل کو "شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا" کا مصداق بنا دیں (۲) ممکن ہے کہ سوال ایسا ہو کہ کئی ایک معانی کا وہاں احتمال پیدا ہوتا ہے اور سائل کو اشتباہ ہے کہ کون سا حق ہے ایسی حالت میں بھی سائل کچھ فیصلہ نہیں کر سکتا

ان اللہ فی کل نعمۃ حقا فمن اداہ زادہ منھا ومن قصر عنہ خاطر بزوال نعمتہ۔

ہر ایک نعمت میں اللہ کا حق ہے سو جو شخص اس کو ادا کرتا ہے نعمت کو بڑھاتا ہے اور جو ادا میں قصور کرتا ہے وہ زوال نعمت پر شرط باندھتا ہے۔

اذا کثرت المقدرۃ قلت الشھوۃ احذروا

جب انسان کی قدرت یا توفیق بڑھ جاتی ہے تو خواہش کم ہو جاتی ہے نعمتوں

انفار النعم فما کل شارد بمردود — (نعمتوں کے زوال سے بچتے رہو اور حقوق واجبہ ادا کرتے رہو) کیونکہ وحشی دام سے نکلا ہوا پھر واپس نہیں آسکتا۔

الکرم اعطف من الرحم
رحم = قرابت ۱۲

کرم رحم سے زیادہ منعطف ہوتا ہے۔ اس جملہ کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے طبعی کرم سے جو نیکی کسی شخص سے کرسکتا ہے وہ کسی تعلق قرابت سے نہیں کرسکتا یہ نہایت بلیغ کلام ہے۔

من ظنّ بک خیرا فصدّق ظنّہ۔

جو شخص تیرے حق میں نیک گمان کرے تو اس کے گمان کو سچ کردکھا یعنی اگر تجھے متقی سمجھے تو تو کوشش کر متقی بنجائے۔

افضل الاعمال ما اکرھت نفسک علیہ۔

بہتر عمل وہی ہے جس پر تو اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ایسا عمل وہی ہوسکتا ہے جس میں نفس کی مخالفت کیجائے ۱۲ ش

عرفت اللہ سبحانہ بفسخ العزائم وحل العقود۔

میں نے اللہ کو اراد وں کے فسخ ہوجانے اور مضبوط نیتوں کے کھل جانے پر شناخت کیا ہے۔

یعنی اگر انسانی ارادہ سے بالاتر کوئی ارادہ عمل نہ کرتا تو انسان ہمیشہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوا کرتا لیکن ایسا نہیں ہوتا اس لئے کوئی غالب الارادہ ہستی ہم پر حکومت کررہی ہے۔ جسکو خدا بولتے ہیں۔

مرارۃ الدنیا حلاوۃ الآخرۃ وحلاوۃ الدنیا مرارۃ الآخرۃ

دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی۔

فرض اللہ الایمان تطھیرا من الشرک والصلوۃ تنزیھا

اللہ تبارک تعالی نے ایمان کو فرض ٹھیرایا ہے شرک سے پاک کرنے کے لئے اور نماز کو

عَنِ الْكِبْرِ وَالزَّكٰوةَ تَسْبِيبًا
الرِّزْقِ وَالصِّيَامَ اِبْتِلَاءً
لِاِخْلَاصِ الْخَلْقِ وَالْحَجَّ
تَقْوِيَةَ الدِّيْنِ وَالْجِهَادَ
عِزًّا لِلْاِسْلَامِ وَالْاَمْرَ
بِالْمَعْرُوْفِ مَصْلَحَةً
لِلْعَوَامِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ
رَدْعًا لِلسُّفَهَاءِ وَصِلَةَ الرَّحِمِ
مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ وَالْقِصَاصَ
حَقْنًا لِلدِّمَاءِ وَاِقَامَةَ
الْحُدُوْدِ اِعْظَامًا لِلْمَحَارِمِ
وَتَرْكَ شُرْبِ الْخَمْرِ تَحْصِيْنًا
لِلْعَقْلِ وَمُجَانَبَةَ السَّرِقَةِ
اِيْجَابًا لِلْعِفَّةِ وَتَرْكَ الزِّنٰى
تَحْصِيْنًا لِلنَّسَبِ وَتَرْكَ
اللِّوَاطِ تَكْثِيْرًا لِلنَّسْلِ
وَالشَّهَادَةَ اِسْتِظْهَارًا
عَلَى الْمُجَاحَدَاتِ وَتَرْكَ
الْكِذْبِ تَشْرِيْفًا لِلصِّدْقِ
وَالسَّلَامَ اَمَانًا مِّنَ الْمَخَاوِفِ
وَالْاَمَانَاتِ نِظَامًا لِلْاُمَّةِ
وَالطَّاعَةَ تَعْظِيْمًا
لِلْاِمَامَةِ۔

برائی سے دور کرنے کے لئے اور زکوٰۃ کو
حصول رزق کا سبب بنانے کے لئے اور
روزہ کو لوگوں سے اخلاص برتنے کے
لئے اور حج کو دین کی تقویت کیلئے اور
جہاد کو اسلام کی عزت کے لئے اور نیک کام
کرنیکو عوام الناس کی مصلحت کے لئے
و برے کام سے روکنے کو بیوقوفوں کے منع
کرنے کے لئے اور صلہ رحمی (رشتہ داروں
سے حسن سلوک) کو خاندان کے لوگوں کا
شمار بڑھانے کے لئے اور خون کا بدلہ لینے
کو آیندہ خونوں کے محفوظ رکھنے کے لئے
اور حدود شرعیہ کے جاری کرنیکو محرمات کی
کی اظہار عظمت کے لئے اور ترک شراب خواری
کو جوہر عقل کے بچانے کیلئے اور سرقہ
سے بچنے کو پاکدامنی کی ضرورت کے لئے اور
ترک زنا کو نسب کے استحکام کے لئے اور
ترک لواطت کو نسل بڑھانے کے لئے اور
حق امر کی شہادت کو انکار کردہ حقوق
کی تائید کے لئے اور ترک کذب کو صدق
یعنی راستی کو شرف دینے کے لئے اور
السلام علیکم کہنے کو خوف سے امان پانے
کے لئے اور ادائے امانت کو اسلامی امت
کی انتظامی حالات قایم رکھنے کے لئے اور حکم

بجا آوری کو منصب امامت کی بزرگی کے لئے ۔

اَحْلِفُوا الظَّالِمَ اِذَا اَرَدْتُمْ يَمِيْنَهُ بِاَنَّهُ بَرِئٌ مِنْ حَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ اِذَا حَلَفَ بِهَا كَاذِبًا عُوجِلَ لَهُ الْعُقُوبَةُ وَاِذَا حَلَفَ بِاللهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَمْ يُعَاجَلْ لِاَنَّهُ قَدْ وَحَّدَ اللهَ تَعَالىٰ	ظالم آدمی جب اپنی قسم کی اصلاح کرنا چاہیے تو اُسے یوں قسم دو کہ مَیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قوت اور اس کی پناہ سے بری ہوں۔ سو اگر اس طریق پر وہ جھوٹی قسم کھائے گا تو قسم کھانے کے بعد جلدی ہی اسپر عذاب الٰہی نازل ہو گا اگر وہ یوں قسم کھائے کہ اُس خدا کی قسم کھاتا ہوں

جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اُسپر جلدی عذاب نازل نہیں ہو گا (کیونکہ اس نے قسم میں خدا کی توحید کا اقرار کیا ہے۔ اس لئے اس کی رحمت سے اس نے اپنے تئیں بری نہیں کیا برخلاف پہلی صورت کے کہ اس میں وہ اپنے تئیں خدا کی رحمت سے علیحدہ کرتا ہے)۔

يَا ابْنَ آدَمَ كُنْ وَصِيَّ نَفْسِكَ فِي مَالِكَ وَاعْمَلْ فِيهِ مَا تُؤْثِرُ اَنْ تَعْمَلَ فِيهِ مِنْ بَعْدِكَ ۔	اے انسان تو اپنے جیتے جی آپ اپنے مال کا وصی بنا رہو اور مال کو اس طرح پر صرف کر جس طرح تو چاہتا ہے کہ تیرے بعد تیرا وارث صرف کرے (کیونکہ بعد میں کوئی وصیت

پر عمل نہیں کرتا۔ ۵ زر و نعمت اکنوں بدہ کان تست ٭ کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست ٭

اَلْحِدَّةُ ضَرْبٌ مِنَ الْجُنُونِ لِاَنَّ صَاحِبَهَا يَنْدَمُ فَاِنْ لَمْ يَنْدَمْ فَجُنُونُهُ مُسْتَحْكِمٌ	تیز مزاجی ایک قسم کا جنون ہے کیوں کہ بعد میں ایسا شخص ضرور پچھتا ہے اور اگر بعد میں بھی نہیں پچھتایا تو سمجھو کہ

کہ اس کا جنون نہایت قوی ہے ۔

صِحَّةُ الْجَسَدِ مِنْ قِلَّةِ الْحَسَدِ	جسم کی صحت حسد کے نہ ہونے پر موقوف ہے

(حسد واقعی حاسد کو روحانی بیماری سے جسمانی خلل تک پہنچا دیتا ہے ـ

یا کمیل مر اهلك ان یروحوا فی کسب المکارم ویدلجوا فی حاجة من هو نائم فوالذی وسع سمعه الاصوات ما من احد اودع قلبا سرورا الا وخلق الله له من ذلك السرور لطفا فاذا نزلت به نائبة جرى الیها کالماء فی انحداره حتی یطردها عنه کما تطرد غریبة الابل ـ

اے کمیل اپنے گھر والوں کو حکم دے کہ وہ اعمال خیر کے حاصل کرنے میں شام کیا کریں اور سونے والے کی رفع حاجت میں رات بسر کریں (یعنی اہل حاجت کو خبر تک نہ ہو کہ طالب رفع حاجت کرنا اعلےٰ درجہ کی مروت ہے) کیونکہ اسی خدا کی قسم ہے جسکی قوت سامعہ تمام مخلوقات کی آوازوں کو سنتی ہے کہ جو شخص کسی شخص کے دلکو سرور بخشتا ہے یعنی اُسے خوش کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس سرور کے بدلے اپنا ایک لطف پیدا کرتا ہے جب ایسے شخص پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو وہی خدا کا لطف اس مصیبت کی طرف اس طرح متوجہ ہوتا ہے جس طرح پانی ڈھلوان جگہ کی طرف بہتا ہے حتی کہ اس مصیبت کو اُس شخص پر سے اس طرح مار ہٹاتا ہے جس طرح عرب لوگ اپنے حوض پر سے اجنبی اونٹوں کو پانی پینے سے مار ہٹاتے ہیں (واقعی یہ ایک باریک نکتہ ہے مگر کم لوگوں نے سمجھا ہے)

اِذَا اَمْلَقْتُمْ فَتَاجِرُوا اللّٰهَ بِالصَّدَقَةِ ـ

جب تم مفلس ہو جاؤ تو صدقہ دیکر اللہ تبارک وتعالےٰ کے ساتھ بطریق تجارت معاملہ کرو ـ

مطلب یہ ہے کہ صدقہ رزق کو جناب باری عزاسمہ سے کھینچ کر لاتا ہے ـ اس جملہ کے متعلق ایک محقق فاضل نے لکھا ہے وَهٰهُنَا سِرٌّ لَا نَعْلَمُهُ یعنی یہاں ایک راز ہے جسکو کوئی نہیں سمجھ سکتا کیونکہ عوام الناس جن پر محبت زر غالب ہے ایسا معاملہ نہیں کر سکتے ۱۲ منہ

اَلْوَفَاءُ لِاَهْلِ الْغَدْرِ غَدْرٌ

اہل غدر سے وفا کرنا خدا کے ہاں

عِنْدَ اللّٰهِ وَالْغَدْرُ بِاَهْلِ الْغَدْرِ وَفَاءٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

عذر سمجھا جاتا ہے اور ان سے عذر کرنا وفا۔

لَمَّا بَلَغَهُ اِغَارَةُ اَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْاَنْبَارِ فَخَرَجَ بِنَفْسِهٖ مَاشِيًا حَتّٰى اَتَى النُّخَيْلَةَ فَاَدْرَكَهُ النَّاسُ وَقَالُوْا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَحْنُ نَكْفِيْكَهُمْ فَقَالَ مَا تَكْفُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَكَيْفَ تَكْفُوْنَنِيْ غَيْرَكُمْ اِنْ كَانَتِ الرَّعَايَا قَبْلِيْ لَتَشْكُوْ حَيْفَ رُعَاتِهَا وَاِنَّنِي الْيَوْمَ لَاَشْكُوْ حَيْفَ رَعِيَّتِيْ كَاَنَّنِي الْمَقُوْدُ وَهُمُ الْقَادَةُ اَوِ الْمَوْزُوْعُ وَهُمُ الْوَزَعَةُ ۔

جب آپ کو امیر معاویہ کے ساتھیوں کے مقام انبار پر چڑھائی کرنے کی خبر پہنچی تو آپ بنفس نفیس پا پیادہ نکلے اور مقام نخیلہ واقع عراق میں پہنچے کچھ لوگ آپکی مدد کیلئے آموجود ہوئے اور کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین ہم اُن لوگوں کا فساد روکنے کے لئے آپ کو کافی ہو سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم لوگ تو اپنے لئے کافی نہیں ہو میرے لئے کیا کافی ہو سکو گے؟ اب سے پہلے اس قسم کے لوگ ہوا کرتے تھے جو اپنے حکام کے ہاتھ سے شکایت کیا کرتے تھے اور آج میں ہوں جو اپنی رعیت کے ہاتھ سے شکایت کر رہا ہوں گویا میں محکوم ہوں اور یہ لوگ حاکم یا میں انکا ماتحت ہوں اور یہ لوگ سردار۔

وَتَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَمُرْ بِاَمْرِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَنْفُذْ لَهٗ فَقَالَ وَاَيْنَ تَقَعَانِ مِمَّا اُرِيْدُ ۔

اور آپ کی خدمت میں دو آدمی آپ کے ساتھیوں میں سے حاضر ہوئے ایک بولا کہ میں صرف اپنی ذات اور اپنے بھائی پر اختیار رکھتا ہوں سو آپ حکم دیں ہم اس کی بجا آوری کیلئے حاضر ہیں آپ نے فرمایا جو میں چاہتا ہوں تمہارے دسترس سے باہر ہے۔

وَقِيلَ إِنَّ الْحَارِثَ بْنَ حَوْطٍ أَتَاهُ فَقَالَ أَتَرَانِي أَظُنُّ أَصْحَابَ الْجَمَلِ كَانُوا عَلَى ضَلَالٍ فَقَالَ يَا حَارِثُ إِنَّكَ نَظَرْتَ تَحْتَكَ وَلَمْ تَنْظُرْ فَوْقَكَ فَحِرْتَ إِنَّكَ لَمْ تَعْرِفِ الْحَقَّ فَتَعْرِفَ مَنْ أَتَاهُ وَلَمْ تَعْرِفِ الْبَاطِلَ فَتَعْرِفَ مَنْ أَتَاهُ فَقَالَ الْحَارِثُ فَإِنِّي أَعْتَزِلُ مَعَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَنْصُرِ الْحَقَّ وَلَمْ يَخْذُلَا الْبَاطِلَ ۔	کہتے ہیں حارث بن حوط آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ میں اصحاب جمل کو گمراہ سمجھوں (اصحاب جمل سے وہ لوگ مراد ہیں جو جنگ جمل میں حضرت امیرالمؤمنین کے مقابلہ پر آئے تھے) آپ نے فرمایا کہ اے حارث تو نے اپنی نچلی جانب کی طرف تو نظر کی اور اوپر کی جانب کو نہیں دیکھا اس لئے تو متحیر ہے تو نے امر حق کی حقیقت کو نہیں پہچانا جس سے تو اہل حق کی شناخت کر لیتا اور تو نے باطل کی حقیقت کو بھی نہیں سمجھا جس سے تو اہل باطل کو پہچان لیتا۔ حارث نے کہا کہ میں دوسروں سے علیحدہ ہو کر سعد بن مالک اور عبداللہ بن عمر کے ساتھ ہو جاتا ہوں

آپ نے فرمایا کہ سعد اور عبداللہ نے حق کی نصرت نہیں کی اور نہ انہوں نے باطل کو چھوڑا۔

صَاحِبُ السُّلْطَانِ كَرَاكِبِ الْأَسَدِ يُغْبَطُ بِمَوْقِعِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَوْضِعِهِ ۔	صاحب سلطنت آدمی اُس شخص کی مشابہ ہے جو شیر پر سوار ہو جسکو دوسرے لوگ دیکھکر رشک کھاتے ہیں مگر وہ اپنی حالت کو خوب

جانتا ہے (یعنی بظاہر بڑے رتبہ کا آدمی نظر آتا ہے مگر جان کا خوف اُسے لگا رہتا ہے)۔

أَحْسِنُوا فِي عَقِبِ غَيْرِكُمْ تُحْفَظُوا فِي عَقِبِكُمْ ۔	کسی دوسرے بھائی کی پسماندہ اولاد پر رحم کرو تم اپنی پسماندہ اولاد کی حفاظت کئے جاؤ گے

یعنی وہ کہ لوگ تمہاری اولاد پر رحم کرینگے۔

ان کلام الحکماء اذا کان صوابا کان دواءً واذا کان خطاءً کان داءً۔

حکماء کا کلام اگر صحیح ہو تو دوا ہے اور اگر غلط ہے تو مرض۔ کیونکہ ہر دو صورتیں دلچسپ تو ضرور ہوتا ہے مگر اکثر بوجہ غلط مقدمات تسلیم کر لینے کے نتیجہ غلط ہوتا ہے مگر حکماء کے کلام کی غلطی کا موازنہ ہر ایک شخص نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ اس مرض میں گرفتار ہوتے ہیں امیر المؤمنین کے اس خیال سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ حکماء کے اقوال حجت نہیں ہو سکتے کیونکہ جس کلام میں خطا کا احتمال باقی ہے وہ بہر صورت قطعی نہیں ہو سکتا برخلاف تعلیم وحی کے کیونکہ اس کا منبع انسانی قواء فطریہ نہیں بلکہ خود جناب باری اس کا مصدر ہے علی نعم البیغمبر رحمت لهم الله تعالی ۱۲ منہ

وسألہ رجل ان یعرفہ الایمان فقال علیہ السلام اذا کان الغد فأتنی حتی اخبرک علی اسماع الناس فان نسیت مقالتی حفظہا علیک غیرک فان الکلام کالشاردۃ ینقفہا ہذا ویخطئہا ہذا۔

اور آپ سے کسی شخص نے ایمان کی تعریف پوچھی۔ آپ نے فرمایا کل آنا میں تجھے لوگوں کے سامنے اس کا جواب دونگا تاکہ اگر تو میری بات کو بھول بھی جائے تو دوسرا آدمی اس کو یاد رکھ سکے کیونکہ کلام ایک ایسا وحشی ہے۔ جس کو کوئی ایک شخص تو قابو کر سکتا ہے یا انکار کر سکتا ہے اور کسی دوسرے کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

یا ابن آدم لا تحمل ہم یومک الذی لم یاتک

اے انسان! تو اپنے اس دن کا غم جو ابھی نہیں آیا آج کے دن جب میں

عَلٰی یَوْمِكَ الَّذِیْ قَدْ اَتَاكَ فَاِنَّهٗ اِنْ یَّكُ مِنْ عُمُرِكَ یَاْتِ اللّٰهُ فِیْهِ بِرِزْقِكَ

تو موجود ہے مت ڈال کیونکہ اگر تیری عمر باقی ہے تو اس دن کا تیرا رزق خدا تجھے دیگا۔

اَحْبِبْ حَبِیْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ بَغِیْضَكَ یَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِیْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ حَبِیْبَكَ یَوْمًا مَّا۔

دوست سے اعتدال کے ساتھ دوستی کر کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کسی دن تیرا دشمن ہو جاوے اور دشمن سے اعتدال کے ساتھ دشمنی کر کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کسی دن تیرا دوست بنجاوے۔

اَلنَّاسُ لِلدُّنْیَا عَامِلاَنِ عَامِلٌ عَمِلَ لِلدُّنْیَا قَدْ شَغَلَتْهُ دُنْیَاهُ عَنْ اٰخِرَتِهٖ یَخْشٰی عَلٰی مَنْ یَّخْلُفُهُ الْفَقْرَ وَیَاْمَنُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ فَیُفْنِیْ عُمُرَهٗ فِیْ مَنْفَعَةِ غَیْرِهٖ وَعَامِلٌ عَمِلَ فِی الدُّنْیَا لِمَا بَعْدَهَا فَجَآءَهُ الَّذِیْ لَهٗ مِنَ الدُّنْیَا بِغَیْرِ عَمَلٍ فَاَحْرَزَ الْحَظَّیْنِ مَعًا وَمَلَكَ الدَّارَیْنِ جَمِیْعًا فَاَصْبَحَ وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ لَا یَسْاَلُ اللّٰهَ حَاجَةً فَیَمْنَعُهٗ۔

دنیا میں دو قسم کے لوگ عامل ہیں اول وہ لوگ جو محض دنیا ہی کے لئے عمل کرتے ہیں اور جنہیں دنیا آخرت سے بالکل روک دیتی ہے یہ لوگ اپنے ماندہ پر فقر و احتیاج کا خوف کرتے ہیں اور اپنی ذات کی بابت بےغم رہتے ہیں سو ایسے لوگ غیر کی منفعت کی خاطر اپنی عمر کھو دیتے ہیں دوم وہ لوگ جو دنیا (جو مقدر ہے) خود بخود ان کے پاس آجاتی ہے اور اس طرح وہ لوگ ہر دو بہرہ (دنیا و آخرت) کو حاصل کر لیتے ہیں اور دونوں دار کے مالک ہو جاتے ہیں بالآخر اللہ کے نزدیک ایسے بلند رتبہ سمجھے جاتے ہیں کہ کسی چیز کو اللہ سے نہیں مانگتے جس کو ان سے روک رکھے یعنی جو مانگتے ہیں اللہ انہیں دیتا ہے۔

وَرُوِیَ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ اَیَّامِہٖ حُلِیُّ الْکَعْبَۃِ وَکَثْرَتُہٗ فَقَالَ قَوْمٌ لَوْ اَخَذْتَہٗ فَجَہَّزْتَ بِہٖ جُیُوْشَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ اَعْظَمَ لِلْاَجْرِ وَمَا تَصْنَعُ الْکَعْبَۃُ بِالْحُلِیِّ فَہَمَّ عُمَرُ بِذٰلِکَ وَسَأَلَ عَنْہُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالْاَمْوَالُ اَرْبَعَۃٌ اَمْوَالُ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَسَمَہَا بَیْنَ الْوَرَثَۃِ فِی الْفَرَائِضِ وَالْفَیْءُ عَلٰی مُسْتَحِقِّیْہِ وَالْخُمُسُ فَوَضَعَہُ اللّٰہُ حَیْثُ جَعَلَہَا وَکَانَ حُلِیُّ الْکَعْبَۃِ فِیْہَا یَوْمَئِذٍ فَتَرَکَہُ اللّٰہُ عَلٰی حَالِہٖ وَلَمْ یَتْرُکْہُ نِسْیَانًا وَلَمْ یَخْفَ عَلَیْہِ مَکَانًا فَاَقَرَّہٗ حَیْثُ اَقَرَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَقَالَ عُمَرُ لَوْلَاکَ لَافْتَضَحْنَا وَتَرَکَ الْحُلِیَّ بِحَالِہٖ۔

لکھتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں لوگوں نے خلیفہ کے پاس خانہ کعبہ کی کثرت زیورات کا ذکر کیا بعض لوگوں نے عرض کیا کہ اگر آپ اُن زیورات کو لے کر مسلمانوں کے جنگی مصارف میں لگادیں تو موجب اجر عظیم ہے اور کعبہ میں زیورات پڑے کیا کام دے رہے ہیں؟ خلیفہ نے عزم کر لیا۔ اور امیر المؤمنین سے اس بارے میں مشورہ کیا امیر المؤمنین نے فرمایا کہ قرآن پاک جناب رسول علیہ الصلوٰۃ پر نازل کیا گیا ہے اور اس میں چار قسم کے اموال کا ذکر ہے (۱) مسلمانوں کا وہ مال جس کو حصص حصہ کے مطابق وارثان میں تقسیم کرنا بتلایا ہے (۲) وہ مال جو مسلمانوں کو بلا لڑے کافروں سے ملجائے سو اسکو بھی مستحقین پر تقسیم کرنا بتلایا ہے (۳) مال غنیمت کا پنجم ۱/۵ اس کو بھی اپنے موقع پر صرف کرنا بتلایا گیا ہے (۴) صدقات یہ بھی علے ہذا۔ اور زمانہ حیات نبوی میں زیورات کعبہ موجود تھے خدا نے اُن کی بابت کوئی حکم نہیں دیا اور یہ ہرگز نہیں کہ اللہ کو بھول ہوگئی اور مکان کعبہ اس سے مخفی رہا سو اس مال کو جہاں اللہ اور اللہ کے رسول نے پڑا رہنے دیا ہے

آپ بھی پڑے رہنے دیں خلیفہ نے فرمایا اگر آپ نہ ہوتے تو ہم رسوا ہو جاتے ۔ اور زیورات وہیں چھوڑے ۔

رُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ دُفِعَ اِلَیْہِ رَجُلَانِ سَرَقَا مِنْ مَالِ اللّٰہِ وَالْاٰخَرُ مِنْ عُرُوْضِ النَّاسِ فَقَالَ اَمَّا ھٰذَا فَھُوَ مِنْ مَالِ اللّٰہِ اَکَلَ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَعَلَیْہِ الْحَدُّ فَقَطَعَ یَدَہٗ

کہتے ہیں کہ آپ کے پاس دو آدمی لائے گئے جنہوں نے بیت المال چوری کی تھی ۔ ایک تو اُن میں بیت المال کا ملازم تھا اور دوسرا کسی اور آدمی کا غلام تھا ۔ آپ نے فرمایا کہ بیت المال کا ملازم تو اللہ ہی کا مال ہے اور اس پر حد شرعی جاری نہیں ہو سکتی ۔ اللہ کا مال ہے جس نے اللہ کا مال کھا لیا ۔ اور دوسرا سو اس پر حد شرعی آتی ہے ۔ اس لئے آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا ۔

وَقَالَ لَوْ قَدِ اسْتَوَتْ قَدَمَایَ مِنْ ھٰذِہِ الْمَدَاحِضِ لَغَیَّرْتُ اَشْیَاءَ ۔

اگر میں ان پھسلنے کے مقامات سے (وقت فتنہ وفساد مراد ہے جو آپ کے زمانہ خلافت میں پیدا ہوا) محفوظ اور ثابت قدم رہتا تو عوام الناس کی بدعادتوں یا رسموں کو بدل ڈالتا ۔

اِعْلَمُوْا عِلْمًا یَقِیْنًا اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ لِلْعَبْدِ وَاِنْ عَظُمَتْ حِیْلَتُہٗ وَاشْتَدَّتْ طَلِبَتُہٗ وَقَوِیَتْ مَکِیْدَتُہٗ اَکْثَرَ مِمَّا سُمِّیَ لَہٗ فِی الذِّکْرِ الْحَکِیْمِ وَلَمْ یَحُلْ بَیْنَ الْعَبْدِ فِیْ ضَعْفِہٖ وَقِلَّۃِ حِیْلَتِہٖ وَبَیْنَ اَنْ یَّبْلُغَ مَا سُمِّیَ لَہٗ

اس بات کو قطعی سمجھ لو کہ خداوند کریم نے بندہ کے لئے اس سے زیادہ مقدر نہیں کیا جو اُس نے قرآن مجید میں ذکر کر دیا ہے اگرچہ وہ بندہ حیلہ اور تدبیر اور طلب میں کتنا ہی زور لگائے اور خدا بندہ اور اُسکے مقدر مذکورہ بالا کے درمیان حائل نہیں ہوتا یعنی بندہ کے ضعیف اور کم حیلہ ہونے سے اسے حصول مقصود سے نہیں

وَالذَّکِیُّ الْحَکِیْمُ وَالْعَارِفُ هٰذَا الْعَامِلُ بِهٖ اَعْظَمُ النَّاسِ رَاحَةً فِیْ مَنْفَعَتِهٖ وَالتَّارِكُ لَهُ الشَّاكُّ فِیْهِ اَعْظَمُ النَّاسِ شُغْلًا فِیْ مَضَرَّةٍ وَرُبَّ مُنْعَمٍ عَلَیْهِ مُسْتَدْرَجٌ بِالنُّعْمٰی وَرُبَّ مُبْتَلًی مَصْنُوْعٌ لَهٗ بِالْبَلْوٰی فَزِدْ اَیُّهَا الْمُسْتَمِعُ فِیْ شُکْرِكَ وَقَصِّرْ مِنْ عَجَلَتِكَ وَقِفْ عِنْدَ مُنْتَهٰی رِزْقِكَ ۔	روکتا اور اس حقیقت کا واقف اور اسپر عمل کرنیوالا راحت میں جو منفعت کیساتھ شامل ہوتی ہے تمام لوگوں سے بڑا ہوتا ہے اور اس میں شک کرنیوالا اور اسپر عمل کو ترک کرنیوالا رنج و مضرت میں پھنسا رہتا ہے اور اکثر لوگ جنکو مال و دولت دیا جاتا ہے ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں خدا ازوجہ سرکشی کے آہستہ آہستہ مقام عذاب تک کھینچ لاتا ہے اور اسی ناز و نعمت میں انکے اسباب ہلاکت مضمر ہوتے ہیں اور اکثر مصیبت زدہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ خدا کیطرف سے بذریعہ بلاو محنت

امتحان کئے جاتے ہیں۔ اور درحقیقت وہ بلا ان کے حق میں کسی دینی یا دنیوی بھلائی پر مشتمل ہوتی ہے۔ سو اے میری نصیحت کے سننے والے بہرحال شکر گذاری کو بڑھا اور شتاب زدگی چھوڑدے اور اپنے مقدر رزق لا یموت پر ٹھہار رہ۔

لَا تَجْعَلُوْا عِلْمَكُمْ جَهْلًا وَّیَقِیْنَكُمْ شَکًّا اِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوْا وَاِذَا تَیَقَّنْتُمْ فَاَقْدِمُوْا ۔	اپنے علم کو جہل نہ بناؤ (جب جانتے ہو تو عمل کرو کیونکہ جو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا وہ جاہل ہے) اور اپنے یقین کو شک نہ بناؤ (جب اللہ پر یقین رکھتے ہو تو

ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ہمیشہ ان امور میں تردد و شک کے عادی بنجاؤ) جب تمہیں یقین حاصل ہے تو کر ڈالو پھر تردد کیسا۔

اِنَّ الطَّمَعَ مُوْرِدٌ غَیْرُ	لالچ ایک ایسا گھاٹ ہے کہ جو شخص اسپر

مصدر ورب ضامن غير وفي
وربما شرق شارب الماء
قبل ريه وكلما عظم
قدر الشيء المتنافس
فيه عظمت الرزية
لفقده والاماني تعمي
اعين البصائر والحظ
ياتي من لا ياتيه۔

وارد ہوتا ہے واپس نہیں آتا یعنی ہلاک
ہوتا ہے اور ایسا ضامن ہے جو وفا
نہیں کرتا اور اکثر پانی والا سیراب ہونے سے
پہلے ہی اچھو لیتا ہے یعنی بے نیل مرام
رہتا ہے۔ اور جس قدر کسی مرغوب چیز کی
قدر و منزلت بڑھتی جاتی ہے اسیقدر
اسکے کھوئے جانے پر مصیبت بڑی
ہو جاتی ہے اور فضول خواہشات عقل
کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہیں اور مقدر اس شخص کو آملتا ہے جو
اس کی تلاش میں مارا مارا نہیں پھرتا۔

اللهم اني اعوذ بك ان
تحسن في لامعة العيون
علانيتي وتقبح فيما ابطن
لك سريرتي محافظا
على رئاء الناس من نفسي
بجميع ما انت مطلع عليه
مني فابدي للناس
حسن ظاهري وافضي اليك
بسوء عملي تقربا الى
عبادك وتباعدا من
مرضاتك۔

خدایا! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ
تو لوگوں کی نظروں میں میرے ظاہر حال کو
اچھا کر دکھلائے اور میرے باطن کو
جنکو میں چھپائے رکھتا ہوں برا
بنا دے بجائیکہ میں اپنی طرف سے کوشش
کرتا ہوں کہ لوگ میرے حالات اندرونی
پر جنکو تو خوب جانتا ہے مطلع نہوں
سو لوگوں کے سامنے تو اپنی خوبیوں کا
اظہار کرتا ہوں اور تیری درگاہ میں
میں اپنی بد عملیاں بھیج رہا ہوں جنکا
نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں کے ہاں تو میں
مقرب بنتا ہوں اور تیری رضامندی سے دور جا پڑتا ہوں

لا والذي امسينا منه
اسی ذات کی قسم ہے کہ جسکی مرضی سے

فِی عُبُرِ لَیْلَةٍ دَھْمَاءَ فَکَثُرَ عَنْ یَوْمٍ اَعَزَّ مَا کَانَ کَذَا وَکَذَا ۔

ہم پایانِ شبِ سیاہ میں ہوگئے ہیں کہ اس شب سیاہ کے بعد روز روشن کا طلوع ہوگا جس میں فلاں فلاں نتیجہ ظہور میں آئے گا۔

قَلِیْلٌ قَدْ دُوْمَ عَلَیْہِ اَرْجٰی مِنْ کَثِیْرٍ مَمْلُوْلٍ اِذَا اَضَرَّتِ النَّوَافِلُ بِالْفَرَائِضِ فَارْفُضُوْھَا ۔

تھوڑا عمل جس پر تو ہمیشہ قایم رہ سکے اس کثیر سے زیادہ امید خیز ہے جس سے تو اُکتا جائے جب نفلوں کا ادا کرنا فرائض کی بجاآوری میں مخل ہو تو نفلوں کو چھوڑ دو۔

مَنْ تَذَکَّرَ السَّفَرَ اسْتَعَدَّ

جو شخص سفر کو یاد رکھتا ہے وہ اس کی تیاری سے غافل نہیں رہتا۔

لَیْسَتِ الرُّوْیَةُ کَالْمُعَایَنَةِ مَعَ الْاَبْصَارِ فَقَدْ تَکْذِبُ الْعُیُوْنُ اَھْلَھَا وَلَا یَغُشُّ الْعَقْلُ مَنِ اسْتَنْصَحَہٗ

سوچ بچار آنکھوں سے دیکھنے کی طرح نہیں کیونکہ آنکھیں تو کبھی دیکھنے والوں کو دھوکا دے دیتی ہیں اور عقل اس شخص کو کبھی دھوکا نہیں دیتی جو اس سے خیر خواہی طلب کرنا چاہئے۔

بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الْمَوْعِظَةِ حِجَابٌ مِنَ الْغِرَّةِ ۔

تمہارے اور نصیحت و وعظ کے درمیان ایک غفلت کا پردہ آویزاں ہے۔

جَاھِلُکُمْ مُزْدَادٌ وَعَالِمُکُمْ مُسَوِّفٌ ۔

تم میں سے جو جاہل ہے وہ تو بے سوچے سمجھے عبادت میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور جو عالم ہے وہ بجاآوری احکام کو معرض التوا میں ڈال رہا ہے۔

قَطَعَ الْعِلْمُ عُذْرَ الْمُتَعَلِّلِیْنَ ۔

قطع علم بہانہ جو لوگوں کا عذر ہے ورنہ کرنے والوں کو کبھی یہ عذر پیش نہیں آتا۔

کُلُّ مُعَاجَلٍ یَسْاَلُ الْاِنْظَارَ

ہر ایک شخص کی طرف موت جلدی کرے

وَكُلُّ مُؤَخِّلٍ يَتَعَلَّلُ بِالتَّسْوِيفِ۔	آرہی ہے اور وہ مہلت کا خواہاں ہے، اور ہر ایک شخص مہلت دیا گیا ہے اور وہ عمل کو آئندہ زمانہ پر ٹال رہا ہے * کیسی عمدہ اور قیمتی نصیحت ہے
مَا قَالَ النَّاسُ لِشَيْءٍ طُوبَى لَهُ إِلَّا وَقَدْ خَبَأَ لَهُ الدَّهْرُ يَوْمَ سُوءٍ۔	لوگ کسی چیز کو اچھا نہیں کہتے مگر یہ بات ضرور ہے کہ گردش زمانہ نے اسکے لئے کوئی حادثہ کا دن مخفی رکھا ہوتا ہے۔
وَسُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ طَرِيقٌ مُظْلِمٌ فَلَا تَسْلُكُوهُ وَبَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَلِجُوهُ وَسِرُّ اللّٰهِ فَلَا تَتَكَلَّفُوهُ	آپ سے مسئلہ تقدیر کی بابت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا کہ اندھیر گھپ راستہ ہے اس میں مت چلو اور نہایت گہرا سمندر ہے اس میں مت گھسو۔ اور خدا کا ایک راز ہے اس میں بے سود تکلیف مت اٹھاؤ۔

* اس مسئلہ میں حق یہی ہے اور جو لوگ اسکے برخلاف یقین رکھتے ہیں گمراہ ہیں

إِذَا أَرْذَلَ اللّٰهُ عَبْدًا حَظَرَ عَلَيْهِ الْعِلْمَ۔	جب اللہ کسی بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس سے علم کو روک دیتا ہے۔
كَانَ لِي فِيمَا مَضَى أَخٌ فِي اللّٰهِ وَكَانَ يُعَظِّمُهُ فِي عَيْنِي صِغَرُ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ وَكَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ بَطْنِهِ فَلَا يَشْتَهِي مَا لَا يَجِدُ وَلَا يُكْثِرُ إِذَا وَجَدَ وَكَانَ أَكْثَرُ دَهْرِهِ صَامِتًا فَإِنْ قَالَ بَذَّ الْقَائِلِينَ وَنَقَعَ غَلِيلَ	گذشتہ زمانہ میں میرا ایک دینی بھائی تھا اور مجھے اس کی یہ صفت اس کی تعظیم پر مجبور کرتی تھی کہ دنیا اس کی نظروں میں نہایت ذلیل تھی اور وہ پیٹ کی حکومت سے باہر تھا کیونکہ جو چیز اسکو نہ ملتی اسکی وہ خواہش نہ کیا کرتا۔ اور جب ملجاتی تو حاجت سے زیادہ نہ لیتا۔ وہ اکثر وقت خاموشی میں گذار دیتا اور اگر بولتا تو بولنے والوں کو روکتا اور اگر پوچھنے والے

السّائلین وکان ضعیفًا
مستضعفًا فان جاء الجد
فھو لیث غاب وصلّ واد
لا یدلی بحجّة حتی یأتی
قاضیًا وکان لا یلوم احدًا
علی ما یجد العذر فی مثله
حتی یسمع اعتذاره وکان
لا یشکو الا عند برئه
وکان یقول ما یفعل
ولا یقول ما لا یفعل وکان
اذا غلب علی الکلام لم یغلب
علی السکوت وکان علی
ما یسمع احرص منه علی
ان یتکلم وکان اذا بدهه
امران ینظر ایھما اقرب
الی الھوی فخالفه فعلیکم
بھذه الخلائق فالزموھا
وتنافسوا فیھا فان لم تستطیعوا
فاعلموا ان اخذ القلیل خیر
من ترک الکثیر

اس سے کچھ پوچھتے تو وہ انکی پیاس بجھا دیتا
یعنی انکی پوری تشفی کرتا - وہ بظاہر بالکل
ناتوان تھا جسکو لوگ بھی ایسا ہی خیال
کرتے مگر کام کیوقت شیر نیستان یا جنگل کا
اژدہا بنجاتا وہ کبھی کوئی حجت پیش نہ کرتا
تا آنکہ وہ اسی حجت پر فیصلہ کرتا (یعنی حجت
کو پکڑا کرتا تھا) اور وہ کسی کو ایسے کام پر
ملامت نہیں کیا کرتا تھا جس میں کوئی
عذر متصور ہو سکتا ہے حتی کہ اُس شخص کا
عذر سن لیتا اور وہ کبھی کسی قسم کے درد کی
شکایت نہ کیا کرتا تھا مگر تندرست ہوئے پر
اور وہی بات کہا کرتا جو کر دکھاتا اور ایسی
بات نہ کہا کرتا جو نہ کرتا - اور جب کلام کرنے پر
مجبور ہو جاتا تو خاموشی سے مغلوب ہوتا
(بعض آدمیوں کا دستور ہے کہ باوجود مغلوب
ہونیکے پھر بھی بولتے چلے جاتے ہیں) اور
سننے پر بہ نسبت بولنے کے زیادہ حریص تھا
اور جب ناگہان اُسے کوئی دو امر پیش
آجاتے تو خوب غور کرتا کہ خواہش نفس
سے اقرب کونسا ہے؟ سو ایسے امر کی وہ
مخالفت کرتا۔ تمہیں بھی یہی خلاق لازم پکڑ لینا چاہئیں اور اُنکے حاصل
کرنیمیں رغبت کرنی چاہئے۔ اور اگر تم سب کی قدرت نہ رکھو تو جان لو کہ تھوڑی
چیز کا لینا بہت کے چھوڑ دینے سے بھلا ہے یعنی جسقدر ہو سکے اُسیقدر سہی۔

لَوْ لَمْ يَتَوَعَّدِ اللّٰهُ عَلٰى مَعْصِيَتِهٖ لَكَانَ يَجِبُ اَنْ لَا يُعْصٰى شُكْرًا لِنِعَمِهٖ

بالفرض اگر خداوند تعالیٰ گناہ پر عذاب کی وعید نہ بھی کرتا تو بھی واجب یہی تھا کہ بطور ادائے سپاس نعمت اس کی سرکشی نہ کیجاتی۔

قَالَ وَقَدْ عَزَّى الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ عَنِ ابْنٍ لَهٗ يَا اَشْعَثُ اِنْ تَحْزَنْ عَلَى ابْنِكَ فَقَدِ اسْتَحَقَّتْ مِنْكَ ذٰلِكَ الرَّحِمُ وَاِنْ تَصْبِرْ فَفِي اللّٰهِ مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ خَلَفٌ يَا اَشْعَثُ اِنْ صَبَرْتَ جَرٰى عَلَيْكَ الْقَدَرُ وَاَنْتَ مَاْجُوْرٌ وَاِنْ جَزِعْتَ جَرٰى عَلَيْكَ الْقَدَرُ وَاَنْتَ مَاْزُوْرٌ اِبْنُكَ سَرَّكَ وَهُوَ بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ وَحَزَنَكَ وَهُوَ ثَوَابٌ وَرَحْمَةٌ۔

آپ نے اشعث بن قیس کو اسکے بیٹے کی بابت تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اشعث اگر تو اپنے بیٹے پر اندوہگین ہوتا ہے تو یہ بجا ہے کیونکہ قرابت اس امر کی مقتضی ہے۔ اور اگر تو صبر کرے تو ہر ایک مصیبت کا معاوضہ بحق خدا موجود ہے سنے اے اشعث اگر تو صبر اختیار کریگا تو اس صورت میں اللہ کا حکم (مصیبت کا نازل ہونا) تجھ پر جاری ہوگا۔ مگر تو مستحق ثواب ہوگا۔ اور اگر تو بے صبری کریگا تو اس صورت میں بھی اللہ کا حکم جاری ہوگا۔ مگر تو گنہگار ہوگا۔ تیرا بیٹا جب پیدا ہوا تھا تو اس نے تجھے خوش کیا مگر وہ تیرے لئے خدا کی طرف سے امتحان اور ابتلا تھا (مال اور اولاد اس طرح امتحان ہیں کہ ان کی محبت میں انسان یا تو فرایض سے غافل رہتا ہے یا ان میں ثابت قدم) اور اس نے مرنے پر تجھے اندوہگین کیا ہے مگر (بوجہ صبر) تیرے لئے موجب ثواب آخرت ہے۔

وَقَالَ عَلٰى قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

آپ نے جناب پیغمبر علیہ السلام کے دفن کیوقت قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ بیشک

سَاعَةَ دُفِنَ - إِنَّ الصَّبْرَ لَجَمِيلٌ إِلَّا عَنْكَ وَإِنَّ الْجَزَعَ لَقَبِيحٌ إِلَّا عَلَيْكَ وَإِنَّ الْمُصَابَ بِكَ لَجَلِيلٌ وَإِنَّهُ قَبْلَكَ وَبَعْدَكَ لَجَلَلٌ -

صبر اچھی چیز ہے۔ مگر آپ کی بابت - اور بے صبری بری بات ہے مگر آپ کی نسبت - اور آپکا واقعہ رحلت ایک بڑا بھاری معاملہ ہے اور آپ سے پہلے اور بعد کے تمام حوادث بمقابلہ آپ کی رحلت کے آسان اور حقیر ہیں -

لَا تَصْحَبِ الْمَائِقَ فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيَوَدُّ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ -

احمق آدمی سے نشست و برخاست مت کرو کیونکہ وہ اپنے برے فعل کو تیری نظروں میں بھلا بنا دیگا اور یہ چاہیگا کہ تو بھی ویسا ہی ہو جائے

وَقَدْ سُئِلَ عَنْ مَسَافَةِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ مَسِيرَةُ يَوْمٍ لِلشَّمْسِ -

آپ سے مشرق و مغرب کا درمیانی فاصلہ پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ جس قدر آفتاب ایک دن میں فاصلہ طے کرتا ہے

نہایت ہی لطیف جواب ہے آجکل کے سائنسدان بھی اسی کو صحیح کہینگے کیونکہ درحقیقت مشرق و مغرب بالکل اعتباری امور ہیں جو طلوع و غروب آفتاب سے فرض کیے گئے ہیں - اسلئے کسی موٹی عقل کے آدمی کو اس سے بہتر جواب نہیں دیا جا سکتا جو اصول فلسفہ طبیعیات پر بھی صحیح ثابت ہو -

أَصْدِقَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ وَأَعْدَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ فَأَصْدِقَاؤُكَ صَدِيقُكَ وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ وَعَدُوُّ عَدُوِّكَ وَأَعْدَاؤُكَ

تیرے دوست تین قسم کے لوگ ہیں اور تیرے دشمن بھی تین قسم پر منقسم ہیں - دوست یہ ہیں (۱) دوست (۲) دوست کا دوست (۳) دشمن کا دشمن اور دشمن یہ ہیں (۱) دشمن (۲) دوست کا دشمن -

عَدُوُّكَ وَعَدُوُّ صَدِيقِكَ (۳) دشمن کا دوست بغور کرکے دیکھو
وَصَدِيقُ عَدُوِّكَ ۔ تو کہ اور کوئی صورت ہی نہیں نہایت
جامع مانع تقسیم ہے ۔

قَالَ لِرَجُلٍ رَآهُ يَسْعَىٰ عَلَىٰ عَدُوٍّ لَهُ بِمَا فِيهِ إِضْرَارٌ بِنَفْسِهِ إِنَّمَا أَنْتَ كَالطَّاعِنِ نَفْسَهُ لِيَقْتُلَ رِدْفَهُ ۔ آپ نے ایک شخص کو جو اپنے کسی دشمن کے بہ خلاف ایسے طور پر کوشش کر رہا تھا جس میں خود اس کو بھی نقصان پہنچتا تھا ۔ فرمایا کہ تیری مثال اس شخص کی سی ہے جو آپ اپنے تئیں نیزہ مارے اس خیال پر کہ اس شخص کو ہلاک کرے جو اس کے ساتھ پیچھے گھوڑے پر سوار ہے یعنی اس کو بیندہ کر پچھلے کو جا لگے جس سے کہ پہلے وہ خود ہلاک ہوگا ۔

مَا أَكْثَرَ الْعِبَرَ وَأَقَلَّ الْاِعْتِبَارَ ۔ عبرتیں بیشمار موجود ہیں اور عبرت پکڑنا بہت کم ہے ۔

مَنْ بَالَغَ فِي الْخُصُومَةِ أَثِمَ وَمَنْ قَصَّرَ فِيهَا ظُلِمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ مَنْ خَاصَمَ ۔ جو شخص جھگڑنے میں زیادہ مبالغہ کرتا ہے وہ گنہگار ہو جاتا ہے اور جو عمداً کوتاہی کرتا ہے ظلم کیا جاتا ہے یا (بصیغہ معروف) ظلم کرتا ہے (یا تو اسطرح ظالم ہوگا) اور جھگڑنیوالا تقوے کی قدرت نہیں رکھتا ۔

مَا أَهَمَّنِي ذَنْبٌ أُمْهِلْتُ بَعْدَهُ حَتَّىٰ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔ کوئی گناہ جس کے کرنے کے بعد مجھے مہلت دیجائے اندوہگین نہیں کرتا حتی کہ میں بطور استغفار دو رکعت نماز ادا کرلیتا ہوں ۔ ہر گناہ پر استغفار ضروری ہے جس کی بہتر صورت نماز استغفار ہے ۔

وسئل كيف يحاسب الله الناس على كثرتهم فقال كما يرزقهم على كثرتهم فقيل كيف يحاسبهم ولا يرونه قال كما يرزقهم ولا يرونه

آپ سے دریافت کیا گیا کہ خدا اس قدر بیشمار خلقت کا ایک آن واحد سے بھی کم وقت میں کیونکر حساب لیگا آپنے فرمایا کہ جس طرح انہیں یہاں رزق پہنچاتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ لوگ تو اُسے نہیں دیکھتے ہونگے حساب کیونکر لیگا - فرمایا کہ جس طرح انہیں رزق دیتا ہے اور وہ اُسے نہیں دیکھتے ہیں

* خداوند کریم کی احاطت موجودات کو نہایت عمدہ تمثیلی صورت میں آپ نے ظاہر فرمایا ہے -

رسولك ترجمان عقلك وكتابك ابلغ ما ينطق عنك -

تیرا ایلچی تیری عقل کا ترجمان ہے اور تیرا خط تیری طرف سے بلیغ تر ناطق ہے * ایلچی بھیجنے اور خط لکھنے میں بڑی احتیاط درکار ہے -

ما المبتلى الذي قد اشتد به البلاء باحوج الى الدعاء من المعافى الذي يامن من البلاء

وہ مصیبت زدہ جس پر سختی بن رہی ہو دعا کی طرف اس قدر محتاج نہیں جسقدر کہ وہ مصیبت سے بچایا گیا شخص جو دل مصیبت سے بے فکر ہے -

الناس ابناء الدنيا ولا يلام الرجل على حب امه -

عوام الناس دنیا کے بیٹے ہیں اور شخص اپنی ماں سے محبت کرنے پر ملامت نہیں کیا جاتا -

ان المسكين رسول الله فمن منعه فقد منع الله ومن اعطاه فقد

مسکین سائل اللہ کا ایلچی ہوتا ہے جو شخص اسکو اپنی عطا سے روکتا ہے وہ اللہ کو روکتا ہے اور جو اُسے دیتا ہے

أَعْطَى اللّٰهُ ۔	وہ اللہ کو دیتا ہے ۔
مَا زَنٰى غَيُوْرٌ قَطُّ ۔	غیرت مند آدمی کبھی زنا نہیں کرتا ۔
كَفٰى بِالْاَجَلِ حَارِسًا ۔	زندگی کی مہلت انسان کیلئے کافی محافظ ہے
يَنَامُ الرَّجُلُ عَلَى الثُّكْلِ وَلَا يَنَامُ عَلَى الْحَرَبِ ۔	انسان پسر مردگی کی مصیبت پر آرام پا سکتا ہے ۔ اور مال کے چھینے جانے پر

آرام نہیں پا سکتا ۔*

* یعنی مال کی محبت اولاد سے بھی زیادہ ہوتی ہے یہ مستغرقین فی الدنیا کی حالت کا بیان ہے ۔

مَوَدَّةُ الْاٰبَاءِ قَرَابَةٌ بَيْنَ الْاَبْنَاءِ وَالْقَرَابَةُ اِلَى الْمَوَدَّةِ اَحْوَجُ مِنَ الْمَوَدَّةِ اِلَى الْقَرَابَةِ ۔	کسی شخص کے آباؤ اجداد کا کسی دوسرے شخص کے آباؤ اجداد سے دوستی رکھنا اُن کے بیٹوں میں ایک گونہ رشتہ داری کا باعث ہے اور رشتہ داری دوستی کیطرف

بہ نسبت دوستی کے رشتہ داری کی طرف محتاج ہونے کی زیادہ محتاج ہے ۔*

* رشتہ داروں میں محبت کا کم اتفاق ہوتا ہے مگر اغیار میں دوستی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے گو وہاں کوئی تعلق رشتہ داری کا نہ ہو ۔

اِتَّقُوْا ظُنُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ ۔	اہل ایمان کے ظن سے بچو کیونکہ خداوند تعالیٰ نے حق اُن کی زبان پر پیدا کیا ہے یعنی اہل ایمان کی رائے غلط

نہیں ہو سکتی ۔*

* یہ ایک حدیث نبوی کا مضمون ہے ۔

لَا يَصْدُقُ اِيْمَانُ عَبْدٍ	کسی آدمی کا ایمان صحیح نہیں ہوتا

حَتّٰی یَکُوْنَ مَا فِیْ یَدِ اللّٰہِ اَوْثَقَ مِنْہُ بِمَا فِیْ یَدِہٖ	تا آنکہ اُسکو اس چیز پر جو اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے اس چیز سے بڑھکر زیادہ

مضبوط یقین نہ ہو جو اسکے اپنے قبضۂ قدرت میں ہے ۔؛

؛ سرِّ توحید کو بیان کیا ہے جس کو دنیادار شاید ہی سمجھ سکیں ۔

اِنَّ الْقُلُوْبَ اِقْبَالًا وَّاِدْبَارًا فَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاحْمِلُوْهَا عَلَى النَّوَافِلِ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاقْتَصِرُوْا بِهَا عَلَى الْفَرَائِضِ	دل کبھی تو متوجہ ہو جاتے ہیں اور کبھی پیچھے ہٹ جاتے ہیں سو جب متوجہ ہوں تو انہیں عبادات نافلہ پر لگاؤ ۔ اور جب ہٹ جائیں (توجہ نہ دیں جیسا کہ انسانی

خاصہ ہے) تو صرف فرائض کی بجا آوری پر اکتفا کرو ۔؛

؛ ہمارے ہاں لوگ فرائض کو بھی ہضم کر جاتے ہیں ۔

وَفِی الْقُرْاٰنِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ	قرآن مجید میں پہلوں کے حالات اور آنیوالوں کے اخبار اور موجودہ لوگوں کے لئے احکام مندرج ہیں ۔
وَقَالَ لِكَاتِبِهٖ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ اَلِقْ دَوَاتَكَ وَاَطِلْ جِلْفَةَ قَلَمِكَ وَفَرِّجْ بَيْنَ السُّطُوْرِ وَقَرْمِطْ بَيْنَ الْحُرُوْفِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَجْدَرُ بِصَبَاحَةِ الْخَطِّ ۔	آپ نے اپنے منشی عبید اللہ بن رافع کو فرمایا کہ دوات میں لیقہ (صوف وغیرہ) ڈالو اور قلم کا تراش لمبا بناؤ ۔ اور سطر میں کھلے کھلے حروف کو قریب قریب ملا کر لکھو کیونکہ یہ باتیں حسن خط کے لئے شایان ہیں ۔
اَنَا يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْفُجَّارِ	میں امیر المومنین ہوں اور مال فاسقوں فاجروں کا امیر ہے ۔
وَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْيَهُوْدِ مَا دَفَنْتُمْ نَبِيَّكُمْ حَتَّى اخْتَلَفْتُمْ	ایک یہودی نے آپ سے کہا کہ تم لوگوں نے اپنے نبی کو ابھی دفن بھی نہیں کیا تھا کہ

فِيْهِ فَقَالَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَهُ اِنَّمَا اخْتَلَفْنَا عَنْهُ لَا فِيْهِ وَلٰكِنَّكُمْ مَا جَفَّتْ اَرْجُلُكُمْ مِنَ الْبَحْرِ حَتّٰى قُلْتُمْ لِنَبِيِّكُمْ اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ فَقَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ۔

تم نے باہم اختلاف شروع کر دیا آپ نے فرمایا کہ ہمارا اختلاف درباره اُن روایات کے تھا جو پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہیں نہ اُسکے منجانب اللہ ہونے یا نہ ہونے میں مگر تم لوگوں کے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سمندر پار اُترنے میں ابھی پاؤں خشک نہیں ہوئے تھے کہ تم نے اپنے نبی سے اسکے جیتے جی ایک بت پرست قوم بُت پوجتے دیکھکر کہا کہ اے نبی ہمارے لئے بھی ایسا ہی معبود مقرر کر تمہیں جواب ملا کہ تم واقعی جاہل لوگ ہو۔

وَقِيْلَ لَهُ بِاَيِّ شَيْءٍ غَلَبْتَ الْاَقْرَانَ فَقَالَ مَا لَقِيْتُ رَجُلًا اِلَّا اَعَانَنِيْ عَلٰى نَفْسِهٖ

آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ اپنے ہمسروں پر کیسے غالب آتے تھے آپ نے فرمایا کہ میں کسی شخص کو نہیں ملا مگر کہ اُس نے برخلاف اپنے میری اعانت کی۔ ؎

؎ مقصود یہ ہے کہ مجھے دیکھتے ہی اسکے دل میں میری حشمت و ہیبت کا سکہ جم گیا۔

وَقَالَ لِابْنِهٖ مُحَمَّدِ بْنِ حَنَفِيَّةَ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكَ الْفَقْرَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَاِنَّ الْفَقْرَ

آپ نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو فرمایا کہ اے پیارے بیٹے میں تجھپر مفلسی کا خوف کرتا ہوں تو اللہ سے پناہ مانگ کیونکہ مفلسی انسان کیلئے نقصان دین اور حیرانگی عقل اور غضب

[1] ان الفاظ میں منکرین معجزہ موسیٰ علیہ السلام کو غور کرنا چاہئے کیونکہ لفظ ارجلکم صاف بتلا رہا ہے کہ سمندر کی تہ خشکی ہو گئی تھی اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اقدامکم کا لفظ زیادہ مناسب تھا منکرین کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل پایاب گذرے تھے سوا متہ

مَنْقَصَةٌ لِلدِّيْنِ مَدْهَشَةٌ لِلْعَقْلِ دَاعِيَةٌ لِلْمَقْتِ۔

الہی کا موجب ہے۔
مفلسی انسان سے سارے گناہوں کا ارتکاب کرا لیتی ہے۔

وَقَالَ لِسَائِلٍ سَأَلَهُ عَنْ مُعْضِلَةٍ سَلْ تَفَقُّهًا وَلَا تَسْأَلْ تَعَنُّتًا فَإِنَّ الْجَاهِلَ الْمُتَعَلِّمَ شَبِيْهٌ بِالْعَالِمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ الْمُتَعَسِّفَ شَبِيْهٌ بِالْجَاهِلِ الْمُتَعَنِّتِ۔

ایک سائل کو جس نے آپ سے ایک مشکل مسئلہ بطور امتحان کے دریافت کیا تھا فرمایا کہ بغرض حصول دانش سوال کیا کرو نہ بغرض طعن کیونکہ جاہل جو سیکھنا چاہتا ہے عالم آدمی کے مشابہ ہے اور عالم جو کجروی کرتا ہے جاہل کے مشابہ ہے جو دوسرے پر طعن کرنا چاہتا ہے۔

یہ نہایت قیمتی قول ہے عام کم استعدادوں کا قاعدہ ہے کہ اظہار لیاقت کے لیے بڑوں سے سوال کیا کرتے ہیں تاکہ انہیں لاجواب کر دیں۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَقَدْ أَشَارَ عَلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ لَمْ يُوَافِقْ رَأْيَهُ لَكَ أَنْ تُشِيْرَ عَلَيَّ وَأَرَى فَإِنْ عَصَيْتُكَ فَأَطِعْنِيْ۔

آپ نے عبداللہ بن عباس سے جبکہ انہوں نے آپکو ایک ایسے امر کی بابت کہا جو آپکی رائے کے موافق نہیں تھا فرمایا کہ تجھے اختیار ہے کہ مجھے (کسی امر کی بابت) اشارہ کردے اور میں اسمیں غور کروں سو اگر میں تیرا کہنا نہ مانوں تو تو میری اطاعت کر۔

وَرُوِيَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا وَرَدَ الْكُوْفَةَ قَادِمًا مِنْ صِفِّيْنَ مَرَّ بِالشِّبَامِيِّيْنَ فَسَمِعَ بُكَاءَ النِّسَاءِ عَلَى قَتْلَى صِفِّيْنَ وَخَرَجَ إِلَيْهِ

کہتے ہیں کہ آپ جنگ صفین سے واپس آکر کوفہ میں وارد ہوئے اور قبیلۂ شبام کے لوگوں پر گذرے تو آپنے مقتولین صفین پر عورتوں کے رونے کی آواز سنی حرب شرجیلی جو انکا بزرگ قوم میں تھا آپ کی طرف

حرب بن شرحبیل الشبامی وکان من وجوہ قومہ فقال لہ اتغلبکم نساؤکم علی ما اسمع الا تنھونھن عن ھذا الرنین واقبل یمشی معہ وھو علیہ السلام راکب فقال ارجع فان مشی مثلک مع مثلی فتنۃ للوالی ومذلۃ للمؤمن

استقبال کو آیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے خاندان کی عورتیں تمہارے اختیار سے باہر ہو کر یہ گریہ زاری کر رہی ہیں کیا تم انہیں اس نالہ و گریہ سے باز نہیں رکھتے؟ آپ سوار تھے اور وہ پیادہ آپ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ واپس ہو کیونکہ تجھ جیسے کا مجھ جیسے کے ساتھ چلنا حاکم کے لئے فتنہ کا باعث ہے اور مومنوں کے لئے ذلت کا موجب ہے۔

وقال وقد مر بقتلی الخوارج یوم النھروان بؤساً لکم لقد ضرکم من غرکم فقیل لہ من غرھم یا امیر المؤمنین فقال الشیطان المضل والانفس الامارۃ بالسوء غرتھم بالامانی وفسحت لھم بالمعاصی ووعدتھم الاظھار فاقتحمت بھم النار

نہروان کی لڑائی کے دن آپ فرقہ خارجیہ کے مقتولوں پر گذرے تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں خدا کا عذاب تمہیں جس چیز نے دھوکے میں ڈالا اسی نے رنج دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین کس چیز نے انہیں دھوکے میں ڈالا تھا آپ نے فرمایا کہ گمراہ کرنیوالا شیطان اور ان لوگوں کے نفس امارہ نے جو برائی کی طرف لے جاتا ہے انہیں مختلف قسم کی خواہشیں دلا کر دھوکے میں ڈال اور عصیان نے

لہ حاکم کو غرور پیدا ہوتا ہے اور مومن ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ یا عوام الناس حاکم کی نسبت کسی قسم کا سوء ظن کرنے لگ جاتے ہیں اور مومن کو جو ایسا کرتے حقیر جاننے لگتے ہیں اس قول میں آپ نے اپنا انکسار ظاہر کیا ہے ۱۲ مترجم

انھیں بے باک کر دیا اور انہیں غالب آجانے کا وعدہ دلایا سو آخر کار دوزخ میں لے گھسا۔

اِتَّقُوا الْمَعَاصِيَ فِي الْخَلَوَاتِ فَإِنَّ الشَّاهِدَ هُوَ الْحَاكِمُ۔	تنہائی کی حالتوں میں گناہوں سے بچو کیونکہ جو تمہارا گواہ ہے وہی حاکم ہے۔
وَقَالَ لَمَّا بَلَغَهُ قَتْلُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِنَّ حُزْنَنَا عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ سُرُورِهِمْ بِهِ إِلَّا أَنَّهُمْ نَقَصُوا بَغِيضًا وَنَقَصْنَا حَبِيبًا۔	جب آپکو محمد بن ابوبکرؓ کے قتل کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ ہمارا اس کی موت پر غمزدہ ہونا اسقدر ہے جتنا کہ مخالفین کا خوش ہونا دیکھو کہ انھوں نے اپنا ایک دشمن کھو دیا ہے اور ہم نے اپنا پیارا۔
الْعُمُرُ الَّذِي أَعْذَرَ اللَّهُ فِيهِ إِلَى ابْنِ آدَمَ سِتُّونَ سَنَةً۔	وہ عمر جس میں خداوند کریم انسان کو بوجہ غلبہ قوئ حیوانیہ المعذور قرار دیتا ہے ساٹھ سال ہے کیونکہ بعد میں تو خود ہی رہ جاتا ہے
مَا ظَفِرَ مَنْ ظَفِرَ الْإِثْمُ بِهِ وَالْغَالِبُ بِالشَّرِّ مَغْلُوبٌ۔	وہ شخص ظفرمند نہیں ہوا جسپر گناہ ظفرمند ہوا۔ اور برائی کے ذریعہ غالب آنے والا مغلوب ہے۔ ٭

٭ یہ ایک نہایت قیمتی نصیحت ہے کیونکہ آجکل تو کیا بلکہ عموماً ہر ایک شخص کا یہ شیوہ ہے کہ اپنے مخالف پر غالب آنے کے لئے ہر ایک قسم کے جائز و ناجائز وسائل کو استعمال میں لاتا ہے فرماتے ہیں کہ جب دشمن پر غالب آنے کیلئے تو گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو یہ غالب آنا درحقیقت مغلوب ہونا ہے کیونکہ گناہ تیری گردن پر سوار ہو گیا۔ سبحان اللہ! کیا حکمت ہے۔ جس پر جان نثار کرنی چاہیئے۔

إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ فَرَضَ فِي أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ أَقْوَاتَ الْفُقَرَاءِ فَمَا جَاعَ فَقِيرٌ إِلَّا بِمَا مَنَعَ بِهِ غَنِيٌّ وَاللّٰهُ تَعَالَىٰ سَائِلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ

خداوندکریم نے مالداروں کے مالوں میں محتاجوں کی روزی فرض کر دی ہے کوئی محتاج آدمی بھوکا نہیں رہتا مگر کہ خدا تونگری کو روک دیتا ہے اور اللہ تعالے قیامت کو تونگروں سے اس بارے میں سوال کرے گا۔

اَلْاِسْتِغْنَاءُ عَنِ الْعُذْرِ أَعَزُّ مِنَ الصِّدْقِ بِهِ

عذر سے مجتنب رہنا اسکے راست وصحیح پیش کرنے سے کہیں زیادہ موجب عزت ہے (کیونکہ عذر اگرچہ واقعی ہو مگر پھر بھی موجب ذلت ہے حتی الوسع اپنے تئیں صاحب عذر نہیں بنانا چاہئے۔

إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ الطَّاعَةَ غَنِيمَةَ الْأَكْيَاسِ عِنْدَ تَفْرِيطِ

خداوندکریم نے طاعت (عبادت) کو سمجھدار لوگوں کے لئے غنیمت بنایا ہے جبکہ اور لوگ بوجہ غلبہ حیوانیت اعمال کی بجاآوری میں متاخر رہتے ہیں (مثلاً اگر کوئی صاحب مال بوجہ ناسپاسی حقوق واجبہ شرعیہ کو ادا نہ کرے تو عاقل انکی بجاآوری کو غنیمت سمجھتا ہے۔

اَلسُّلْطَانُ وَزَعَةُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ۔

بادشاہان اسلام اللہ کی زمین میں احکام شریعت کے محافظ اور مخالفت شریعت سے روکنے والے ہوتے ہیں

وَقَالَ فِي صِفَةِ الْمُؤْمِنِ: اَلْمُؤْمِنُ بِشْرُهُ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْرًا وَأَذَلُّ

آپ نے ایماندار کی تعریف میں فرمایا کہ ایماندار کا سرور اسکے چہرہ میں اور اسکا اندوہ اسکے دل میں رہتا ہے (یعنی) کشادہ پیشانی اور دل میں ہمیشہ خوف

١ الف لام جنس کا ہے ١٢ (٢) وزعہ وازع کی جمع ہے جسکے معنے مانع کے ہیں ١٢ منہ

شیء نفسا یکرہ الرفعة ویشنأ السمعة طویل غمه بعید همه کثیر صمته مشغول وقته - شکور صبور - مغمور بفکرته ضنین بخلته سهل الخلیقة لین العریکة - نفسه أصلب من الصلد و أذل من العبد -

عاقبت سے مغموم رہتا ہے) اس کا سینہ وسیع تر اور اس کا نفس عظمت رب سے ذلیل ہوتا ہے وہ بلندی رتبہ کو برا سمجھتا ہے اور نام آوری کا دشمن ہوتا ہے اس کا غم لنبا اور اس کی ہمت عالی اور اس کی خاموشی زیادہ اور اس کا وقت ذکر الٰہی سے معمور اور وہ بڑا شکر گذار بڑا صابر اور غور و فکر و آیات الٰہیہ میں مستغرق اور اظہار حاجت میں بخیل برتنے والا - خوش خلاق - نرم طبیعت ہوتا ہے - اس کا نفس حق کے بارے میں پتھر سے بھی زیادہ مضبوط اور بوجہ خشیت الٰہی وہ ایک غلام سے بھی زیادہ ذلیل رہتا ہے -

لو رأی العبد الأجل ومسیرہ لأبغض الأمل وغرورہ -

اگر آدمی اپنی مدت العمر اور رفتار کی سفر کو دیکھتا تو لمبی لمبی امیدوں اور دنیا کے دھوکے کو برا سمجھتا -

لکل امرئ في ماله شریکان الوارث والحوادث

ہر ایک شخص کے مال میں دو شریک ہیں اول وارث دوم حوادث زمانہ -

الداعي بلا عمل کالرامي بلا وتر -

بغیر عمل حسنہ کے جو شخص اللہ کو پکارتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کمان کے چلہ کے بغیر تیر پھینکتا ہے یعنی نشانہ پر نہیں لگیگا - قبولیت دعا میں حسن عمل کو بڑا دخل ہے بشرطیکہ معتقدات بھی صحیح ہوں یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ کوئی نیچری مقبول الدعاء نہیں ہوتا کیونکہ نیچری کی نظر سلسلہ اسباب کو علت موثرہ سمجھنے سے

آگے تجاوز نہیں کرتی۔

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ مَطْبُوْعٌ وَمَسْمُوْعٌ وَلَا يَنْفَعُ الْمَسْمُوْعُ اِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَطْبُوْعُ	علم دو ہی ہوتے ہیں فطری کسبی کسبی علم فطری کے نہ ہونے پر کچھ مفید نہیں ہوتا۔
صَوَابُ الرَّاْيِ بِالدُّوَلِ يُقْبِلُ بِاِقْبَالِهَا وَيَذْهَبُ بِذَهَابِهَا۔	رائے کی درستی دولت سے وابستہ ہے ایام دولت میں انسان کو درستی رائے آملتی ہے اور ادبار کے دنوں جاتی رہتی ہے۔
اَلْعَفَافُ زِيْنَةُ الْفَقْرِ وَالشُّكْرُ زِيْنَةُ الْغِنٰى	عفاف یعنی ترک سوال فقر کے لئے زینت ہے اور شکر تونگری کے لئے
يَوْمُ الْعَدْلِ عَلَى الظَّالِمِ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الْجَوْرِ عَلَى الْمَظْلُوْمِ۔	ظالم کے انتقام کا دن اس دن سے زیادہ سخت ہوتا ہے جس میں وہ کسی مظلوم پر ظلم کرچکا ہوتا ہے۔
اَلَا اَلْاَقَاوِيْلُ مَحْفُوْظَةٌ وَالسَّرَائِرُ مَبْلُوَّةٌ وَكُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ وَالنَّاسُ مَنْقُوْصُوْنَ مَدْخُوْلُوْنَ اِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ سَائِلُهُمْ مُتَعَنِّتٌ وَمُجِيْبُهُمْ مُتَكَلِّفٌ يَكَادُ اَفْضَلُهُمْ رَاْيًا يَرُدُّهُ عَنْ فَضْلِ رَاْيِهِ الرِّضٰى وَالسُّخْطُ وَيَكَادُ اَصْلَبُهُمْ عُوْدًا تَنْكَاُهُ اللَّحْظَةُ	تمام اقوال (جو بولے جاتے ہیں خدا کے یہاں) محفوظ ہیں اور دلوں کی پوشیدہ باتیں امتحان کیجائینگی اور ہر ایک شخص اپنے اعمال کا مرہون ہے (جنکی جوابدہی اسکے ذمہ ہے) اور لوگ اپنے کمالات (کے رو سے) ناقص اور ناصاف باطن ہیں مگر وہی (چند ایک) جنکو خدا نے بچا رکھا ہے۔ ان میں جو لوگ کسی امر کی بابت سوال کرتے ہیں تو وہ محض بہ نیت طعن اور جواب دیتے ہیں تو محض بناوٹ اور ظاہرداری کے طور پر۔ انمیں

وَتُحِيلُهُ الْكَلِمَةُ الْوَاحِدَةُ

مَعَاشِرَ النَّاسِ اتَّقُوا اللهَ فَكَمْ مِنْ مُؤَمِّلٍ مَا لَا يَبْلُغُهُ وَبَانٍ مَا لَا يَسْكُنُهُ وَجَامِعٍ مَا سَوْفَ يَتْرُكُهُ وَلَعَلَّهُ مِنْ بَاطِلٍ جَمَعَهُ وَمِنْ حَقٍّ مَنَعَهُ أَصَابَهُ حَرَامًا وَاحْتَمَلَ بِهِ آثَامًا فَبَاءَ بِوِزْرِهِ وَقَدِمَ عَلَىٰ رَبِّهِ آسِفًا لَاهِفًا قَدْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ

جو بڑا صاحب ... ہے اسکو اپنی رضامندی یا غصہ اظہار حق سے روک دیتے ہیں اور جو بکے بین ... اسکو ایک ہی ناجائز نگاہ مجروح کر دیتی ہے اور ایک ہی کلمہ اس کو حقیقت کے مرکز سے پھیر دیتا ہے اے لوگو! اللہ سے ڈرو کیونکہ کتنی ایک طول امل والے ایسے لوگ ہیں جو اپنی امیدوں میں کامیاب نہیں ہوتے اور بہت سے بنا کرنے والے ایسے بھی ہیں جنہیں اس عمارت میں رہنے کا موقع بھی نہیں ملتا اور اکثر زر و مال کو اکٹھا کرنے والے ایسے ہیں جو جلدی ہی چھوڑ کر چل دیتے ہیں اور ممکن ہے (بلکہ ضروری ہے) کہ اس نے ناجائز طریق سے وہ مال اکٹھا کیا ہو اور حقوق واجبہ کو روک رکھا ہو حرام کمایا ہو اور بار گناہ اپنے سر لیا ہو اور اپنے خدا کے حضور میں افسوس و حسرت کے ساتھ پیش ہو کر دنیا اور عاقبت کے زیان کا متحمل ہوا ہو یہی کھلم کھلا زیان ہے جس میں کچھ شک نہیں

مِنَ الْعِصْمَةِ تَعَذُّرُ الْمَعَاصِي

گناہ کرنے کے وسائل کا متعذر ہونا ایک گونہ عصمت ہے۔

مَاءُ وَجْهِكَ جَامِدٌ يُقْطِرُهُ السُّؤَالُ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُهُ۔

آبرو ایک منجمد پانی ہے جسکو سوال کرنا قطرہ قطرہ کر کے ٹپکا دیتا ہے سو تو غور کر لے کہ کسکے سامنے تو آبروریزی کرتا ہے

الثَّنَاءُ بِأَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِحْقَاقِ مَلَقٌ وَالتَّقْصِيرُ

استحقاق سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا خوشامد ہے اور استحقاق سے کم عجز

عن الاستغفار عجز وحسد	و حسد ـ
اشد الذنوب ما استهان به صاحبه ـ	تمام گناہوں سے زیادہ سخت وہ گناہ ہے جسکو گناہ کرنیوالا خفیف سمجھے ـ
من نظر فی عیب نفسہ اشتغل عن عیب غیرہ	جو شخص اپنے عیوب میں غور کرتا ہے وہ غیر کے عیوب سے ہٹا رہتا ہے ـ
ومن رضی برزق اللہ لم یحزن علی ما فاتہ و	اور جو اللہ کے دئے ہوئے رزق پر راضی رہتا ہے وہ کبھی اس چیز پر غم نہیں کرتا جس پر اُسے قابو نہیں ملا
من سل سیف البغی قتل بہ ومن کابد الامور عطب ومن اقتحم اللجج	اور جو شخص بغاوت کی تلوار کھینچتا ہے اسی سے قتل کیا جاتا ہے اور جو شخص بلا اسباب امور میں تکلیف اٹھاتا ہے ہلاک ہوتا ہے
غرق ومن دخل مداخل السوء اتہم ومن کثر کلامہ	جو شخص بھنور میں گھستا ہے ڈوبتا ہے اور جو شخص [illegible] مواقع میں جاتا ہے تہمت
کثر خطاؤہ ومن کثر خطاؤہ قل حیاؤہ ومن قل حیاؤہ	زدہ ہوتا ہے اور جو شخص بہت بولتا ہے وہ بہت خطا کا ہوتا ہے اور جو بہت خطا [illegible]
قل ورعہ ومن قل ورعہ مات قلبہ ومن مات قلبہ دخل	[illegible] شرم وحیا کم ہو جاتی ہے اور جسکی حیا [illegible] اسکی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اور جسکی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اس کا قلب مردہ ہو جاتا ہے
النار ومن نظر عیوب الناس فانکرھا ثم رضیھا لنفسہ فذلک	اور جس کا قلب مردہ ہو جاتا ہے وہ جہنم میں جاتا ہے اور جو شخص لوگوں کے عیوب کو دیکھکر عیوب کو برا سمجھتا ہے
الاحمق بعینہ ومن اکثر من ذکر الموت رضی	اور پھر خود ان کو اپنے لئے پسند کرتا ہے سو یہ احمق بعینہ وہی ہے جسکو خود برا
من الدنیا بالیسیر و من علم ان کلامہ	کہتا تھا ـ اور جو شخص موت کا اکثر ذکر

عربی	اردو
مَنْ عَلِمَ ... مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ۔	کرتا ہے وہ مختصر دنیا پر ہی راضی ہوتا ہے اور جو شخص جانتا ہے کہ اس کا کلام بھی منجملہ اعمال کے ہے وہ بہت کم بولتا ہے مگر کسی ضروری امر کے لئے۔
لِلظَّالِمِ مِنَ الرِّجَالِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ يَظْلِمُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ وَمَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ وَيُظَاهِرُ الْقَوْمَ الظَّلَمَةَ۔	ظالم آدمی کی تین نشانیاں ہیں (۱) اپنے سے بڑوں کی سرکشی کرتا (۲) اپنے سے نچلے درجہ کے لوگوں پر جبر کرنا۔ (۳) ظالموں کی مدد کرنا۔
عِنْدَ تَنَاهِي الشِّدَّةِ تَكُونُ الْفُرْجَةُ وَعِنْدَ تَضَايُقِ حَلَقِ الْبَلَاءِ يَكُونُ الرَّخَاءُ	مصیبت کے غایت کو پہنچ جانے پر کشادگی پیدا ہوتی ہے اور سختی کے حلقوں کی تنگی پر نرمی اور آسانی آتی ہے۔
وَقَالَ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَوَلَدِكَ فَإِنْ يَكُنْ أَهْلُكَ وَوَلَدُكَ أَوْلِيَاءَ اللهِ فَإِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَوْلِيَاءَهُ وَإِنْ يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللهِ فَمَا هَمُّكَ وَشُغْلُكَ بِأَعْدَاءِ اللهِ۔	آپ نے اپنے ایک دوست کو فرمایا کہ بیوی بچوں میں زیادہ مشغول مت رہا کرو کیونکہ اگر بیوی اور بچے اللہ کے فرمانبردار ہیں تو خدا اپنے فرمانبرداروں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر وہ خدا کے سرکش ہیں تو تجھے خدا کے سرکشوں سے کیا واسطہ۔
أَكْبَرُ الْعَيْبِ أَنْ تَعِيبَ مَا فِيكَ مِثْلُهُ۔	بڑا عیب یہ ہے کہ تو کسی کو وہ عیب لگائے جو خود تجھ میں موجود ہے۔
وَهَنَّأَ بِحَضْرَتِهِ رَجُلٌ رَجُلًا بِغُلَامٍ وُلِدَ لَهُ فَقَالَ لَهُ	ایک شخص نے آپ کے سامنے کسی دوسرے شخص کے ہاں بچہ ہونے پر یوں مبارکباد

لِيَهْنِئْكَ الْفَارِسُ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ قُلْ شَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَبُورِكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ وَبَلَغَ أَشُدَّهُ وَرُزِقْتَ بِرَّهُ۔

کہی کہ یہ سوار تجھے مبارک ہو آپ نے فرمایا کہ یہ مت کہو بلکہ یوں کہو کہ خدا کرے تو بیٹا دینے والے کا شکر گذار بنے اور اس عطیہ (بیٹے) میں تجھے برکت دی جائے اور وہ اپنے کمال عقل و جسم کو پہنچے اور تجھے اس کی نکوئی نصیب ہو۔

وَبَنٰى رَجُلٌ مِنْ عُمَّالِهِ بِنَاءً فَخْمًا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَطْلَعَتِ الْوَرِقُ رُؤُوْسَهَا إِنَّ الْبِنَاءَ يَصِفُ لَكَ الْغِنٰى۔

آپ کے عاملوں میں سے ایک شخص نے ایک عالیشان مکان تعمیر کرایا تو آپ نے فرمایا کہ چاندی کے سر کو تو نے بلند کیا ہے (یعنی تو نے اپنی تونگری کا اظہار کیا ہے) یہ مکان تیری مالداری کو بیان کرتا ہے۔

وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ سُدَّ عَلٰى رَجُلٍ بَابُ بَيْتِهِ وَتُرِكَ فِيهِ مِنْ أَيْنَ يَأْتِيهِ رِزْقُهُ فَقَالَ مِنْ حَيْثُ يَأْتِيهِ أَجَلُهُ۔

آپ کو کہا گیا کہ اگر کسی شخص پر اسکے گھر کا دروازہ بند کر دیا جائے اور وہیں چھوڑ دیا جائے تو اسکو روزی کہاں سے ملیگی؟ آپ نے فرمایا کہ جہاں سے اسکی موت آئیگی؟ (حقیقت توحید کے سمجھنے پر موقوف ہے ورنہ نیچری کیا جانے)

وَعَزّٰى قَوْمًا عَنْ مَيِّتٍ مَاتَ لَهُمْ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَيْسَ لَكُمْ بَدَأَ وَلَا إِلَيْكُمُ انْتَهٰى وَقَدْ كَانَ صَاحِبُكُمْ هٰذَا يُسَافِرُ

آپ نے کسی قوم کی ایک آدمی کی بابت جو مر گیا تھا تعزیت کی اور فرمایا کہ یہ امر یعنی مرنا کوئی ایسا امر نہیں جو تمہارے لئے نیا وقوع میں آیا ہو یا اس کا تم پر خاتمہ ہو گیا ہو ہمیشہ سے جاری ہے

تعدّ وه في بعض اسفاره فإن قدم عليكم والا فأنتم قدمتم عليه۔	اور رہے گا۔) تمہارا مرنے والا ایک سفر میں تنہا سو تم فرض کرلو کہ وہ کسی سفر میں گیا ہے اگر آملا تو خیر ورنہ تم ضرور ہی اس سے جاملوگے
وقال ايها الناس ليركم الله من النعمة وجلين كما يراكم من النقمة فرقين انه من وسع عليه في ذات يده فلم ير ذلك استدراجا فقد امن مخوفا ومن ضيق عليه في ذات يده فلم ير ذلك اختبارا فقد ضيع	فرمایا کہ اے لوگو! چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ تمہیں خوشحالی میں اسی طرح ڈرنے والے پائے جس طرح وہ تمہیں مصیبت کی حالت میں ڈرنے والے دیکھتا ہے۔ کیونکہ جس کو خداوند کریم مال میں وسعت دیتا ہے۔ اگر وہ اس کو خدا کی طرف سے آزمائش نہ سمجھے تو ایسا شخص آئندہ خوف سے بے غم رہتا ہے اور جس کے مال کو تنگ کرلیتا ہے اگر وہ اس کو خدا کی طرف سے امتحان

نہ خیال کرے تو وہ آئندہ کی رحمت سے ناامید رہتا ہے (دونوں حالتیں امتحان کی ہیں اس لئے خوف امید میں رہنا چاہیئے)۔

يا اسرى الرغبة اقصروا فان المعرج على الدنيا لا يروعه منها الا صريف انياب الحدثان ايها الناس تولوا من انفسكم تاديبها واعدلوا بها عن ضراوة عاداتها۔	اے طمع کے قیدیو! طمع کو کم کرو کیونکہ دنیا پر جھک پڑنے والے پر حوادث زمانہ دانت پیستے ہیں۔ لوگو! تم اپنے نفوس کو ادب سکھلاؤ۔ اور انہیں بری عادتوں پر حرص کرنے سے روکو۔
لا تظنن بكلمة خرجت من احد سوءا وانت تجد لها في الخير محتملا	جو کلمہ کسی کی زبان سے نکلے جبتک کہ تم اسکو کسی نیک پہلو پر محمول کرسکتے ہو برا مت خیال کرو

إِذَا كَانَتْ لَكَ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ فَابْدَأْ بِمَسْأَلَةِ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ فَإِنَّ اللهَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ حَاجَتَيْنِ فَيَقْضِيَ إِحْدَاهُمَا وَيَمْنَعَ الْأُخْرٰى	جب تمہیں اللہ سے کسی حاجت کی بابت سوال کرنا ہو تو (اول آخر) جناب پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجو کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ جب خدا سے تم دو حاجتیں مانگو جن سے میں درود قطعی طور پر مقبول ہوتا ہے تو ایک کو (درود) کو قبول کر لے اور دوسرے کو روک دے۔
مَنْ ضَنَّ بِعِرْضِهٖ فَلْيَدَعِ الْمِرَاءَ۔	جو شخص اپنی عزت کی بابت بخل کرتا ہے یعنی نہیں چاہتا کہ ضائع ہو اسے چاہیے کہ جھگڑا چھوڑ دے۔
مِنَ الْخُرْقِ الْمُعَاجَلَةُ قَبْلَ الْإِمْكَانِ وَالْأَنَاةُ بَعْدَ الْفُرْصَةِ	موقع سے پہلے جلدی کرنا اور موقع ملنے پر آہستگی برتنا بیوقوفی ہے۔
لَا تَسْأَلْ عَمَّا لَا يَكُوْنُ فَفِي الَّذِي قَدْ كَانَ لَكَ شُغُلٌ۔	جو امر نہیں ہوگا اس کی بابت سوال نہ کر کیونکہ جو موجود ہے اس میں تجھے ایسا شغل ہے جو اس نہ ہونے والے سے ہٹاتا ہے۔
اَلْفِكْرُ مِرْآةٌ صَافِيَةٌ وَالْاِعْتِبَارُ مُنْذِرٌ نَاصِحٌ وَكَفٰى أَدَبًا لِنَفْسِكَ تَجَنُّبُكَ مَا كَرِهْتَهٗ	فکر صحیح ایک روشن آئینہ ہے اور عبرت پکڑنا ایک خیر خواہ ہے جو ڈراتا ہے اور تیرا بچنا اس چیز سے جس کو برا سمجھتا ہے تیرے لیے کافی ادب نفس ہے۔
اَلْعِلْمُ مَقْرُوْنٌ بِالْعَمَلِ	علم عمل سے قریب کیا گیا ہے سو

عَلِمَ عَمِلَ وَالْعِلْمُ يَهْتِفُ
بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا
ارْتَحَلَ عَنْهُ -

جو شخص علم رکھتا ہے اُسے عمل
کرنا چاہئے اور علم عمل کو پکارتا
ہے اگر وہ اس کی بات کو مان لے
تو خیر ورنہ چلا جاتا ہے (علم صرف بذریعہ عمل قائم رہ سکتا ہے)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَتَاعُ الدُّنْيَا
حُطَامٌ مُوبِئٌ فَتَجَنَّبُوا
مَرْعَاهُ قُلْعَتُهَا أَحْظَى مِنْ
طُمَأْنِينَتِهَا وَبُلْغَتُهَا أَزْكَى
مِنْ ثَرْوَتِهَا حُكِمَ عَلَى مُكْثِرٍ
بِهَا بِالْفَاقَةِ وَأُعِينَ مَنْ
غَنِيَ عَنْهَا بِالرَّاحَةِ وَمَنْ
رَاقَهُ زِبْرِجُهَا أَعْقَبَتْ
نَاظِرَيْهِ كَمَهًا وَمَنِ اسْتَشْعَرَ
الشَّغَفَ بِهَا مَلَأَتْ ضَمِيرَهُ
أَشْجَانًا لَهُنَّ رَقْصٌ عَلَى
سُوَيْدَاءِ قَلْبِهِ هَمٌّ
يَشْغَلُهُ وَهَمٌّ يَحْزُنُهُ
كَذَٰلِكَ حَتَّى يُؤْخَذَ
بِكَظَمِهِ فَيُلْقَى بِالْفَضَاءِ
مُنْقَطِعًا أَبْهَرَاهُ هَيِّنًا
عَلَى اللهِ فَنَاؤُهُ وَعَلَى
الْإِخْوَانِ إِلْقَاؤُهُ وَإِنَّمَا
يَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ إِلَى الدُّنْيَا

اے لوگو! دنیا کا مال و اسباب ایک
ناکارہ مہلک چیز ہے اس کی چراگاہ
سے بچے رہو۔ دنیا میں ہمیشہ اپنے
تئیں پابرکاب رکھنا اس میں جم کر
بیٹھنے سے زیادہ موجب سعادت ہے
اور اس کو بقدر ضرورت حاصل کرنا
تونگری کی نسبت زیادہ باعث پاکیزگی
ہے۔ زیادتی طلب کیلئے خدا نے فقر و
فاقہ مقدر کر دیا ہے اور جو اس سے
بے پروا رہتا ہے وہ راحت پہنچایا
جاتا ہے اور جس کو اس کی زیب و
زینت خوش لگتی ہے اس کی دونوں
آنکھوں کو بالآخر اندھا کر دیتی ہے اور
جو شخص اپنے دل میں اس کی دوستی
پوشیدہ رکھتا ہے اس کے ضمیر کو
ایسے غموم و ہموم سے بھر دیتی ہے
جو اس کے دل میں ہمیشہ رقص کرتے رہیں
یعنے اس کو بے چین رکھتے ہیں یہ
ایک طرف ایک غم اس کو بے قرار کرتا ہے

بَعَيْنِ الْاِعْتِبَارِ وَيَقْتَاتُ مِنْهَا بِبَطْنِ الْاِضْطِرَارِ وَيَسْمَعُ فِيْهَا بِاُذُنِ الْمَقْتِ وَالْاِبْغَاضِ۔ اِنْ قِيْلَ اَثْرٰى قِيْلَ اَكْدٰى وَاِنْ فُرِحَ لَهٗ بِالْبَقَاءِ حُزِنَ لَهٗ بِالْفَنَاءِ هٰذَا وَلَمْ يَأْتِهِمْ يَوْمٌ فِيْهِ يُبْلِسُوْنَ	اور دوسری طرف دوسرا غم اس کو اندھا بناتا ہے۔ یوں ہی اس کی حالت رہتی تا آنکہ اس کا دم آنے جانے سے روک دیا جاتا ہے (مرجاتا ہے) پھر وہ جنگل میں ہلاک کرکے پھینک دیا جاتا ہے۔ ایسے شخص کا مرنا خدا پر آسان ہوتا ہے (یعنے قابل قدر موت سے نہیں مرتا) اور اس کے بھائی بند و پیر اس کا پھینک

دینا۔ اور دانا آدمی دنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور بقدر ضرورت اس سے قوت حاصل کرتا ہے اور دنیا کے متعلق جو کچھ سنتا ہے غضب و بغض کے کانوں سے سنتا ہے یعنی اس کو دل سے پسند نہیں رکھتا اسو دنیا کی حالت اسی طرح گذرتی ہے کہ اگر آج کسی کے حق میں یوں کہا گیا ہے کہ فلاں شخص مالدار ہوگیا تو کچھ مدت کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص محتاج ہوگیا اور اگر آج اس کی زندگی پر خوشی منائی جاتی ہے تو کل اس کی موت کا غم کیا جاتا ہے۔ یہی حال ہے دنیا کا اور لوگوں پر ابھی وہ دن نہیں آیا جس میں انہیں ہر ایک طرف سے ناامیدی کا سامنا ہوگا یعنے قیامت کا دن۔

اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَضَعَ الثَّوَابَ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَالْعِقَابَ عَلٰى مَعْصِيَتِهٖ زِيَادَةً لِعِبَادِهٖ عَنْ نِقْمَتِهٖ وَحِيَاشَةً لَهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ	خداوند کریم نے ثواب اپنی طاعت پر مقرر کیا ہے۔ اور عذاب گناہ پر جس سے غرض یہ ہے کہ اپنے بندوں کو غضب سے روکے اور جنت کی طرف چلائے۔

حاش الصید حیاشۃ۔ اسو بولتے ہیں کہ شکار کو ادھر ادھر سے چلا کر دام پہ ہانکا جائے ۱۲ منہ

وَرُوِیَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمَّا اعْتَدَلَ بِہِ الْمِنْبَرُ اِلَّا قَالَ اَمَامَ الْخُطْبَۃِ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ فَمَا خُلِقَ امْرُءٌ عَبَثًا فَیَلْھُوَ وَلَا تُرِکَ سُدًی فَیَلْغُوَ وَمَا دُنْیَاہُ الَّتِیْ تَحَسَّنَتْ لَہٗ بِخَلَفٍ مِنَ الْاٰخِرَۃِ الَّتِیْ قَبَّحَھَا سُوْءُ النَّظَرِ عِنْدَہٗ وَمَا الْمَغْرُوْرُ الَّذِیْ ظَفِرَ مِنَ الدُّنْیَا بِاَعْلٰی ھِمَّتِہٖ کَالْاٰخَرِ الَّذِیْ ظَفِرَ مِنَ الْاٰخِرَۃِ بِاَدْنٰی سُھْمَتِہٖ	کہتے ہیں کہ آپ جب منبر پر کھڑے ہوتے تو قبل از خطبہ یہ الفاظ ضرور فرمایا کرتے۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو کوئی شخص عبث نہیں پیدا کیا گیا کہ وہ کھیل کود میں عمر کو کھووے اور کوئی شخص مہمل نہیں چھوڑا گیا کہ وہ لغویات میں اپنا وقت ضائع کرے۔ اور دنیا جو اس شخص کے لئے اچھی بن رہی ہے اس کی آخرت میں قائم مقام نہیں ہو سکتی جس کو اس نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے برا بنا دیا ہے اور وہ مغرور شخص جو اپنی عالی ہمتی سے دنیا پر قابو پا چکا ہے۔ اس شخص کی طرح نہیں ہو سکتا جو آخرت میں سے کسی قدر حصہ حاصل کر چکا ہے۔

لَا شَرَفَ اَعْلٰی مِنَ الْاِسْلَامِ وَلَا عِزَّ اَعَزُّ مِنَ التَّقْوٰی وَلَا مَعْقِلَ اَحْصَنُ مِنَ الْوَرَعِ وَلَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَۃِ وَلَا کَنْزَ اَغْنٰی مِنَ الْقَنَاعَۃِ وَلَا مَالَ اَذْھَبَ الْفَاقَۃِ مِنَ الرِّضٰی بِالْقُوْتِ وَمَنِ اقْتَصَرَ عَلٰی بُلْغَۃِ الْکَفَافِ فَقَدْ	اسلام سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں اور تقوی سے بڑھکر کوئی عزت نہیں اور پرہیزگاری سے بڑھکر کوئی مضبوط پناہ نہیں اور توبہ سے بڑھ کر کوئی کامیابی دینے والا شفاعت کنندہ نہیں اور قناعت سے بڑھ کر کوئی خزانہ مالدار نہیں کرتا اور قوت لایموت پر راضی ہونے سے بڑھ کر کوئی مال فاقہ دور نہیں کرسکتا اور جو شخص معاش

انتظم الراحة وتبوأ خفض الدعة والرغبة مفتاح النصب ومطية التعب والحرص والكبر والحسد دواع الى التقحم في الذنوب والشر جامع مساوي العيوب

ضروری تک محدود رہتا ہے وہ آرام کو اپنے لئے درست کر لیتا ہے اور تن آسانی کے گھر میں جا نازل ہوتا ہے رغبت یعنے لالچ تکلیف کی کنجی ہے اور نقصان اور رنج کی سواری ہے اور حرص، تکبر، حسد گناہوں میں داخل ہونے کے اسباب ہیں اور برائی تمام عیوب کی جامع ہے

وقال عليه السلام لجابر بن عبد الله الانصاري يا جابر قوام الدنيا باربعة عالم مستعمل علمه وجاهل لا يستنكف ان يتعلم وجواد لا يبخل بمعروفه وفقير لا يبيع آخرته بدنياه فاذا ضيع العالم علمه استنكف الجاهل ان يتعلم واذا بخل الغني بمعروفه باع الفقير آخرته بدنياه يا جابر من كثرت نعم الله عليه كثرت حوائج الناس اليه فمن قام لله فيها بما يجب

آپ نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے جابر! دنیا چار آدمیوں سے قائم ہے (۱) عالم جو اپنے علم کو عمل میں لاتا ہے (۲) جاہل جو علم حاصل کرنے سے عار نہیں کرتا (۳) سخی جو سخاوت کرنے سے بخل نہیں کرتا (۴) فقیر جو طمع دنیوی میں اپنی آخرت کو نہیں کھو دیتا سو جب عالم آدمی اپنے علم کو ضائع کر دیتا ہے تو جاہل بھی تحصیل علم سے عار کرنے لگتا ہے اور جب مالدار آدمی سخاوت میں بخل کرتا ہے تو فقیر بھی اپنی آخرت دنیا کے لالچ میں ضائع کر دیتا ہے۔ جابر! یاد رکھ کہ جس شخص کو خدا کی نعمتیں زیادہ ملا کرتی ہیں لوگوں کو اس کی طرف حاجتیں بھی زیادہ ہوا کرتی ہیں پس جو شخص محض اللہ کے لئے

عرّضها اللہ للدوام والبقاء
ومن لم يقم فيها بما يجب
عرّضها للزوال والفناء

حاجت روائی میں حق واجب کو ادا کرتا ہے
وہ اپنی نعمتوں کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھتا
ہے اور جو شخص حق واجب کو ادا نہیں کرتا
وہ اپنی نعمتوں کو معرض زوال میں لاتا ہے۔

وروى ابن جرير الطبري
في تاريخه عن عبد الرحمن
بن ابي ليلى الفقيه وكان
ممن خرج لقتال الحجاج
مع ابن الاشعث انه
قال فيما كان يحض به
الناس على الجهاد اني
سمعت عليا عليه السلام
يقول يوم لقينا اهل الشام
ايها المؤمنون انه من
رأى عدوانا يعمل به
ومنكرا يدعى اليه فانكره
بقلبه فقد سلم وبرئ
ومن انكره بلسانه فقد
اجر وهو افضل من
صاحبه ومن انكره
بالسيف لتكون كلمة
الله هي العليا وكلمة
الظالمين السفلى فذلك

ابن جریر طبری اپنی تاریخ میں عبدالرحمن
بن ابی لیلی فقیہ سے روایت کرتا ہے
(اور عبدالرحمن منجملہ اون لوگوں کے تھا
جو ابن اشعث کے ساتھ حجاج بن یوسف
کے مقابلہ پر جہاد کے لئے نکلے تھے)
محمد ابن لیلی اپنے ان کلمات میں جن سے
لوگوں کو جہاد پر ابھار رہا تھا یوں کہتا
تھا کہ میں نے علی علیہ السلام کو اہل شام کی
لڑائی کے دن یوں کہتے سنا تھا۔
اے ایماندارو! جو شخص ظلم ہوتا ہوا دیکھے اور
برا فعل ہوتا دیکھے اور وہ دل سے اس کو
برا سمجھے تو وہ عذاب سے بچ گیا اور رہائی
پا گیا اور جو شخص اس فعل کو زبان سے برا
ظاہر کرے اس نے نیکی کا اجر پالیا اور
وہ پہلے شخص سے زیادہ صاحب فضیلت ہے
اور جو شخص تلوار سے ایسے فعل کو روکے اس
خیال پر کہ اللہ کے دین کا بول بالا ہو اور
ظالموں کی بات بگڑ جائے تو یہ وہ شخص
ہے جو ہدایت کے راستہ پر سیدھا چلا ہے

الَّذِي أَصَابَ سَبِيلَ الْهُدٰى وَقَامَ عَلَى الطَّرِيقِ وَنُوِّرَ فِي قَلْبِهِ الْيَقِينُ

اور طریق حق پر قایم ہے اور جس کے دل میں نور یقین بھر دیا جاتا ہے۔

وَفِي كَلَامٍ آخَرَ لَهُ يَجْرِي هٰذَا الْمَجْرٰى فَمِنْهُمُ الْمُنْكِرُ بِيَدِهٖ وَلِسَانِهٖ وَقَلْبِهٖ فَذٰلِكَ الْمُسْتَكْمِلُ لِخِصَالِ الْخَيْرِ وَمِنْهُمُ الْمُنْكِرُ بِلِسَانِهٖ وَقَلْبِهٖ وَالتَّارِكُ بِيَدِهٖ فَذٰلِكَ مُتَمَسِّكٌ بِخَصْلَتَيْنِ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ وَمُضَيِّعٌ خَصْلَةً وَمِنْهُمُ الْمُنْكِرُ بِقَلْبِهٖ وَالتَّارِكُ بِيَدِهٖ وَلِسَانِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِي ضَيَّعَ أَشْرَفَ الْخَصْلَتَيْنِ مِنَ الثَّلَاثِ وَتَمَسَّكَ بِوَاحِدَةٍ وَمِنْهُمْ تَارِكٌ لِإِنْكَارِ الْمُنْكَرِ بِلِسَانِهٖ وَقَلْبِهٖ وَيَدِهٖ فَذٰلِكَ مَيِّتُ الْأَحْيَاءِ وَمَا أَعْمَالُ الْبِرِّ كُلُّهَا وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عِنْدَ الْأَمْرِ

اور آپ کے ایک دوسرے کلام میں ایسا ہی مضمون آچکا ہے۔

بعض لوگ برے فعل کو ہاتھ اور زبان اور دل سے برا سمجھتے ہیں اور روکتے ہیں، سو ایسے لوگ نیکی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں اور بعض زبان اور دل سے برا سمجھتے ہیں اور ہاتھ سے کام نہیں لیتے سو ایسے لوگ نیکی کی دو پہلوؤں پر قابو پا لیتے ہیں اور ایک پہلو کو کھو دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو دل سے برا سمجھتے ہیں اور ہاتھ اور زبان سے کام نہیں لیتے سو ایسے لوگ نیکی دو بڑے پہلوؤں کو کھو دیتے ہیں اور صرف ایک پر قابو پاتے اور بعض ایسے ہیں جو برے فعل کو زبان اور دل اور ہاتھ یعنی تینوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی نہیں روکتے سو ایسے لوگ زندوں میں مردہ سمجھے جاتے ہیں اور نیکی کے تمام کام اور اللہ کے راستہ میں امر بالمعروف اور نہی المنکر کی وقت کرنا ایسا ہے جیسے بحر زخار میں تھوکنا

بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِلَّا كَنَفْثَةٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ وَاِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يُقَرِّبَانِ مِنْ اَجَلٍ وَلَا يَنْقُصَانِ مِنْ رِزْقٍ وَاَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ اَوَّلُ مَا تُغْلَبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ بِاَيْدِيْكُمْ ثُمَّ بِاَلْسِنَتِكُمْ ثُمَّ بِقُلُوْبِكُمْ فَمَنْ لَمْ يَعْرِفْ بِقَلْبِهٖ مَعْرُوْفًا وَلَمْ يُنْكِرْ مُنْكَرًا قُلِبَ فَجُعِلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهٗ وَاَسْفَلُهٗ اَعْلَاهُ

یعنی سہل ممتنع۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ موت کو آدمی سے قریب کر سکتے ہیں اور نہ اُس کے رزق کو کم۔ اور اس نیکی سے بڑھکر نیکی یہ ہے کہ امام ظالم کے منہ پر حق کا اظہار کیا جائے۔ اور ابی جحیفہ کہتے ہیں کہ کہ میں نے امیرالمؤمنین کو یہ کہتے سُنا کہ اے لوگو سب سے اول تم لوگ ہاتھ سے جہاد کرکے دشمن پر غالب آؤ پھر زبان سے پھر دل سے۔ سو جو شخص نیکی کو دل سے ...... نیک نہیں سمجھتا اور بدی کو برا نہیں جانتا اسے الٹا کرکے لٹکانا چاہیے یعنی اُس کا اُپر والا حصہ نیچے کو اور نچلا اوپر کو۔

اِنَّ الْحَقَّ ثَقِيْلٌ مَرِيٌّ وَاِنَّ الْبَاطِلَ خَفِيْفٌ وَبِيٌّ۔

امر حق بظاہر ثقیل مگر درحقیقت خوشگوار نیک انجام ہوتا ہے اور امر باطل بظاہر خفیف مگر درحقیقت ناسازگار بد انجام ہوتا ہے

لَا تَاْمَنَنَّ عَلٰى خَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَذَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَلَا يَاْمَنُ

اس امت کے اچھے لوگوں پر عذاب کے نازل ہونے سے بے غم مت ہو کیونکہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ اللہ کے عذاب سے صرف وہی

مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ وَلَا يَيْاَسْ بَشَرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّهٗ لَا يَيْاَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ

لوگ بے غم بنتے ہیں جو زیاں کار ہوتے ہیں اور اسی طرح اس امت کے بُرے لوگوں کے لئے نزول رحمت سے نا امید مت ہو کیونکہ خداوند تعالے فرماتا ہے کہ اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ نا امید ہوا کرتے ہیں یعنے اُس کے عذاب اور اس کی رحمت ہر دو کا وقوع یکساں ہے۔

اَلْبُخْلُ جَامِعٌ لِمَسَاوِي الْعُيُوْبِ وَهُوَ زِمَامٌ يُقَادُ بِهٖ اِلٰى كُلِّ سُوْءٍ

بخل تمام عیوب کا جامع ہے اور وہ ایک باگ ہے جس سے انسان کو ہر ایک برائی کی طرف کھینچا جا سکتا ہے۔

اَلرِّزْقُ رِزْقَانِ رِزْقٌ تَطْلُبُهٗ وَرِزْقٌ يَطْلُبُكَ فَاِنْ لَمْ تَاْتِهٖ اَتَاكَ فَلَا تَحْمِلْ هَمَّ سَنَتِكَ عَلٰى هَمِّ يَوْمِكَ كَفَاكَ كُلَّ يَوْمٍ مَا فِيْهِ فَاِنْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمُرِكَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيُؤْتِيْكَ فِيْ كُلِّ غَدٍ جَدِيْدٍ مَا قَسَمَ لَكَ وَاِنْ لَمْ تَكُنِ السَّنَةُ فَمَا تَصْنَعُ بِالْهَمِّ لِمَا لَيْسَ لَكَ وَلَنْ يَسْبِقَكَ اِلٰى رِزْقِكَ طَالِبٌ وَلَنْ

روزی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ جس کو تو تلاش کرتا ہے اور دوسری وہ جو تجھے تلاش کرتی ہے اگر تو اسکے پاس نہیں جاتا تو وہ خود تیرے پاس چلکر آجاتی ہے سو تو سال بھر کا غم پہلے ہی سے آج دن کے غم پر مت بڑھا تجھے ہر ایک دن کے لئے وہ چیز کافی ہے جو اس دن میں تیرے لئے مقدر ہے اگر تیری عمر کا سال باقی ہے تو خداوند تیرا مقدر تجھے دیگا اور اگر سال باقی نہیں تو غیر مقدر کے لئے تو کیوں غم کرتا ہے۔ اور تیری مقدر روزی کو کوئی دوسرا طالب حاصل نہیں

يغلبك عليه غالب ولن يبطئ عنك ما قد قدر لك ـ

كرسكتا اور نہ كوئى غالب تجھ پر غلبہ پا سكتا ہے اور جو تيرا مقدر ہے وہ تجھ سے ہٹايا نہيں جا سكتا ـ

رب مستقبل يوما ليس بمستدبره ومغبوط في اول ليلة قامت بواكيه في آخره ـ

اكثر ايسے لوگ ہوتے ہيں جو كسى آنے والے دن كا استقبال كر رہے ہوتے ہيں اور وہ اس كو اپنے پيچھے نہيں چھوڑتے يعنے اسكے بعد زندہ نہيں رہتے اور اكثر لوگ ايسے ہيں جن كے مال و دولت كو ديكھ كر رات كے شروع ميں لوگ ان پر رشك كرتے ہيں مگر رات كے اخير پر ماتم كرنيواليان ان پہ ماتم كرنے لگتى ہيں ـ

الكلام في وثاقك ما لم تتكلم به فاذا تكلمت به صرت في وثاقه فاخزن لسانك كما تخزن ذهبك وورقك فرب كلمة سلبت نعمة وجلبت نقمة ـ

جب تك تو نہ بولے تو كلام تيرى قيد ميں رہتا ہے اور جب تو بول ديتا ہے تو تو اس كى قيد ميں آجاتا ہے سو تو اپنى زبان كو محفوظ ركھ جس طرح تو اپنے سونے اور چاندى كو محفوظ ركھتا ہے كيونكہ بعض كلمات ايسے ہوتے ہيں جو موجب زوال نعمت اور باعث نزول نقمت ہو جايا كرتے ہيں ـ

لا تقل ما لا تعلم بل لا تقل كل ما تعلم فان الله فرض على جوارحك كلها فرائض يحتج بها عليك يوم القيمة ـ

جو تو نہيں جانتا مت كہہ بلكہ جو كچھ تو جانتا ہے وہ بھى سب كا سب مت كہہ كيونكہ خدا تعالے نے تيرے اعضا پر چند فرائض عائد كئے ہيں جن كے وسے تجھ پر قيامت كو دن حجت قائم كرے گا ـ

اِحذَر اَن یَرَاکَ اللّٰہُ عِندَ مَعصِیَتِہٖ وَیَفقِدَکَ عِندَ طَاعَتِہٖ فَتَکُونَ مِنَ الخَاسِرِینَ وَاِذَا قَوِیتَ فَاقوَ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ وَاِذَا ضَعُفتَ فَاضعَف عَن مَعصِیَۃِ اللّٰہِ۔

اس بات سے ڈرتا رہ کہ خدا تجھے گناہ کرتے تو دیکھے اور عبادت کے وقت تو گم ہے کیونکہ اس طرح تو زیاں کاروں سے شمار ہوگا اور جب تجھے قوت حاصل ہو تو عبادت پر قوی بن اور جب کمزور ہو جائے تو گناہ کرنے میں کمزور ہو۔

اَلرُّکُونُ اِلَی الدُّنیَا مَعَ مَا تُعَایِنُ مِنہَا جَہلٌ وَالتَّقصِیرُ فِی حُسنِ العَمَلِ اِذَا وَثِقتَ بِالثَّوَابِ عَلَیہِ غَبنٌ وَالطُّمَانِینَۃُ اِلٰی کُلِّ اَحَدٍ قَبلَ الاِختِبَارِ عَجزٌ۔

دنیا پر بھروسہ کر بیٹھنا باآنکہ اس کے حوادث کو تو اپنی آنکھوں دیکھتا ہے جہالت ہے اور نیکی کے کاموں سے جبکہ تجھے اس پر ثواب حاصل ہونے کا یقین ہے کوتاہی کرنا زیان ہے اور کسی شخص پر امتحان کرنے سے پہلے اعتماد کر لینا ضعف عقل ہے۔

مِن ہَوَانِ الدُّنیَا عَلَی اللّٰہِ اَنَّہٗ لَا یُعصٰی اِلَّا فِیہَا وَلَا یُنَالُ مَا عِندَہٗ اِلَّا بِتَرکِہَا۔

دنیا کے اللہ کے نزدیک ذلیل ہونے پر یہ امر دال ہے کہ جب خدا کی سرکشی کی جاتی ہے تو حصول دنیا ہی کے لئے کی جاتی ہے اور نیز یہ کہ جو نعمت حقیقی خدا کے پاس موجود ہے وہ دنیا چھوڑے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

مَن طَلَبَ شَیئًا نَالَہٗ اَو بَعضَہٗ۔

جو شخص کسی چیز کا طالب ہوتا ہے وہ اس کو یا اس کے کسی حصہ کو یالا محالہ پا لیتا ہے

مَا خَیرٌ بِخَیرٍ بَعدَہُ النَّارُ وَمَا شَرٌّ بِشَرٍّ بَعدَہٗ

کوئی بھلائی بھلائی نہیں ہو سکتی جس کا نتیجہ دوزخ ہو اور کوئی برائی برائی نہیں

الجنة وكل نعيم دون الجنة محقور وكل بلاء دون النار عافية

جس کا انجام بہشت ہو۔ بہشت کے سوا سب نعمتیں حقیر ہیں اور دوزخ کے سوا تمام مصیبتیں عافیت ہیں۔

الا وان من البلاء الفاقة واشد من الفاقة مرض البدن واشد من مرض البدن مرض القلب الا وان من النعم سعة المال وافضل من سعة المال صحة البدن وافضل من صحة البدن تقوى القلب

دیکھو! منجملہ مصیبت کے فاقہ بھی ایک مصیبت ہے اور فاقہ سے زیادہ سخت جسمانی مرض اور جسمانی مرض سے زیادہ سخت روحانی مرض ہوتا ہے سنو! کہ مال کی فراخی بھی منجملہ نعمتوں کے ہے اور فراخی مال سے صحت بدنی زیادہ اچھی ہے اور صحت بدنی سے دل کا تقویٰ یعنی پرہیزگاری۔

للمؤمن ثلاث ساعات فساعة يناجي فيها ربه وساعة يرم معاشه وساعة يخلي بين نفسه وبين لذتها فيما يحل ويجمل وليس للعاقل ان يكون شاخصا الا في ثلاث مرمة لمعاش او خطوة في معاد او لذة في غير محرم

ایماندار کے لئے تین وقت ہوتے ہیں ایک وقت میں تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ دوسرے وقت میں اپنی روزی کی اصلاح اور تیسرے وقت میں وہ اپنے نفس کو حلال طریق لذت حاصل کرنے کا موقع دیتا ہے۔ سو آدمی کو نہیں چاہئے کہ ان بجز ان تین کے کسی امر کی طرف توجہ کرے یعنے اصلاح معاش تکر معاد و لذت حلال۔

ازهد في الدنيا يبصرك الله

دنیا سے بے رغبتی کر خدا تجھے اس کے

عوراتها ولا تغفل فلست بمغفول عنك

عیوب پر بینا کرے گا اور (اللہ سے) غافل مت رہ کیونکہ اللہ تجھ سے غافل نہیں

تكلموا تعرفوا فإن المرء مخبوء تحت لسانه

تم بولو پہچانے جاؤ گے کیونکہ انسان اپنی زبان کے پیچھے مخفی ہے ربولنے سے عیب ہنر واضح ہو جاتا ہے۔

خذ من الدنيا ما أتاك وتول عما تولى عنك فإن أنت لم تفعل فأجمل في الطلب۔

دنیا میں سے جو تجھے ملے لو اور جو تجھ سے جاتا ہے اُس سے مُنہ پھیر لو اور اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو اس کے طلب میں نیک طریق اختیار کرو یعنے کسی ناجائز طریق کا استعمال مت کرو۔

رب قول أنفذ من صول۔

کئی ایک ایسے بھی اقوال ہوتے ہیں جن کا اثر کسی حملہ کرنے سے زیادہ ثابت ہوا کرتا ہے یعنے بعض اوقات ایک بات وہ کام کر جاتی ہے جو حملہ کرنے سے نہیں بن پڑتا۔

كل مقتصر عليه كاف

جس چیز پر تو محدود رہ کر قناعت کر جائے وہ تیرے لئے کافی ہو سکتی ہے۔

المنية ولا الدنية والتقلل ولا التوسل ومن لم يعط قاعدا لم يعط قائما والدهر يومان يوم لك ويوم عليك فإذا كان لك فلا تبطر وإذا كان عليك

شریف آدمی موت کو اختیار کرے گا مگر وہ فرومائیگی سے دور رہیگا اور اسیطرح وہ ناداری کو اپنے لئے پسند کرے گا۔ مگر کسی غیر کو وسیلہ حاجت نہیں بنائے گا۔ اور جس شخص کو بلا کوشش نہیں ملتا اس کو کوشش سے بھی نہیں ملتا۔ اور زمانہ کے دو دن

فَاصْبِرْ۔	ہوا کرتے ہیں ایک تیرے اقبال کا دوسرے تیرے ادبار کا۔ سو اقبال کے دنوں میں گھمنڈ مت کر اور ادبار کے دنوں میں صبر اختیار کر۔
مُقَارَبَةُ النَّاسِ فِي أَخْلَاقِهِمْ أَمْنٌ مِنْ غَوَائِلِهِمْ۔	لوگوں کے ساتھ ان کے اخلاق میں مشابہت پیدا کرنا ان کی برائیوں سے محفوظ رہنے کا موجب ہے۔
وَقَالَ لِبَعْضِ مُخَاطَبِيهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُسْتَصْغَرُ مِثْلُهُ عَنْ قَوْلِ مِثْلِهَا لَقَدْ طِرْتَ شَكِيرًا وَهَدَرْتَ سَقْبًا۔	آپ نے اپنے ایک مخاطب کو جس نے ایک ایسی بڑی بات کہی تھی کہ وہ ایسی بات کے مقابلہ پر بہت کم رتبہ یا کم استعداد خیال کیا جاتا تھا فرمایا کہ تو ابھی چوزگی میں اڑنے لگا ہے اور شتر بچہ ہو کر مستی کی آواز دکھاتا ہے یعنے چھوٹا منہ بڑی بات
اس کلام کی خوبی عربی استعارہ کے سمجھنے پر موقوف ہے۔	
مَنْ أَوْمَأَ إِلَى مُتَفَاوِتٍ خَذَلَتْهُ الْحِيَلُ۔	جو شخص ایسے مقاصد کو جو باہم مختلف ہیں طلب کرتا ہے اس کے حیلے اس کی امداد نہیں کرتے یعنے ناکامیاب رہتا ہے۔
وَقَالَ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِمْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ إِنَّا لَا نَمْلِكُ مَعَ اللهِ شَيْئًا وَلَا نَمْلِكُ	آپ سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے معنے دریافت کئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ ہم اللہ کے مقابلے میں کسی چیز پر قادر نہیں ہیں صرف اسی چیز پر

شکیر ۔ وہ بال جو پہلے پہل چھوٹے چھوٹے زرد بال نکلتے ہیں شکیر کہلاتے ہیں ۱۲ منہ

اِلَّا مَا مَلَّکَنَا مَا ھُوَ اَمْلَکُ بِہٖ مِنَّا کَلَّفَنَا وَمَتٰی اَخَذَہٗ مِنَّا وَضَعَ تَکْلِیْفَہٗ عَنَّا

قدرت ہو سکتی ہے جس کا وہ خود ہمیں قادر بنا دے پس جب وہ ہمیں اُس چیز پر قادر کر دیتا ہے جس پر وہ خود ہم سے بڑھ کر قدرت رکھتا ہے تو ہمیں اس کے کرنے کی تکلیف دیتا ہے اور جب ہم سے اس قدرت کو لے لیتا ہے تو اُس کے کرنے کی تکلیف بھی ہم سے اٹھا لیتا ہے۔

وَقَالَ لِعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ وَقَدْ سَمِعَہٗ یُرَاجِعُ الْمُغِیْرَۃَ بْنَ شُعْبَۃَ کَلَامًا دَعْہُ یَا عَمَّارُ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْخُذْ مِنَ الدِّیْنِ اِلَّا مَا قَارَبَہٗ مِنَ الدُّنْیَا وَعَلٰی عَمْدٍ لَبَسَ عَلٰی نَفْسِہٖ لِیَجْعَلَ الشُّبُھَاتِ عَاذِرًا لِسَقَطَاتِہٖ

آپ نے عمار بن یاسر سے جبکہ وہ مغیرہ بن شعبہ سے سوال و جواب کر رہے تھے فرمایا کہ اے عمار اس کا خیال چھوڑ دو کیونکہ اس نے دین میں سے صرف اسی بات کو اختیار کر رکھا ہے جو اُسے دنیا سے قریب بنائے اور اس نے عمداً اپنے تئیں شبہات میں ڈال رکھا ہے تا کہ شبہات کو اپنے تصوروں کے لئے ایک قسم کا عذر بنا سکے۔

مَا اَحْسَنَ تَوَاضُعَ الْاَغْنِیَاۤءِ لِلْفُقَرَاۤءِ طَلَبًا لِمَا عِنْدَ اللّٰہِ وَاَحْسَنُ مِنْہُ تِیْہُ الْفُقَرَاۤءِ عَلَی الْاَغْنِیَاۤءِ اِتِّکَالًا عَلَی اللّٰہِ

مالدار آدمیوں کا درویشوں کے ساتھ محض بہ نیت ثواب تواضع برتنا بہت اچھی بات ہے اور درویشوں کا مالداروں سے محض بہ نیت توکل علی اللہ مغرورانہ پیش آنا اور بھی اچھی بات ہے۔

مَا اسْتَوْدَعَ اللّٰہُ امْرَءًا عَقْلًا اِلَّا اسْتَنْقَذَہٗ بِہٖ یَوْمًا مَّا

خدا تعالیٰ کسی شخص کو نور عقل بطور ودیعت کے عنایت نہیں فرماتا مگر اس لئے کہ اسکے

ذریعہ سے اس کو ایک دن نہ ایک نجات بخشتا ہے۔

مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَہٗ	جو شخص حق سے لڑ کر اس کو پچھاڑنا چاہتا ہے آخر حق اس کو پچھاڑ ڈالتا ہے۔
اَلْقَلْبُ مُصْحَفُ الْبَصَرِ	دل قوۃ باصرہ کا ایک صحیفہ ہے یعنے جو کچھ بذریعہ نگاہ محسوس ہوتا ہے صحیفۂ دل میں محفوظ رہتا ہے
اَلتُّقٰی رَئِیْسُ الْاَخْلَاقِ	پرہیزگاری تمام اخلاق کی سردار ہے۔
لَا تَجْعَلَنَّ ذَرَبَ لِسَانِکَ عَلٰی مَنْ اَنْطَقَکَ وَبَلَاغَةَ قَوْلِکَ عَلٰی مَنْ سَدَّدَکَ	اپنی زبان کی تیزی کا اظہار اس پر مت کر جس نے تجھے گویا کیا اور اپنی تقریر کی بلاغت اس پر مت ظاہر کر جس نے تجھے سیدھا کر کے درست بنایا۔
کَفَاکَ اَدَبًا لِنَفْسِکَ اِجْتِنَابُ مَا تَکْرَهُهٗ مِنْ غَیْرِکَ	تیرے نفس کیلئے یہ کافی ادب ہے کہ تو اس چیز سے برطرف رہے جس کے غیر سے سرزد ہونے کو تو برا جانتا ہے
مَنْ صَبَرَ صَبْرَ الْاَحْرَارِ وَاِلَّا سَلَا سُلُوَّ الْاَغْمَارِ۔	جو شخص شریفانہ طور پر صبر اختیار کر لے (وہ بہت اچھا ہے) ورنہ بالآخر جاہل ناتجربہ کار کی طرح اُسے صبر کرنا پڑیگا۔
وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنْ صَبَرْتَ صَبْرَ الْاَکَارِمِ وَاِلَّا سَلَوْتَ سُلُوَّ الْبَهَائِمِ	اور آپکا ایک یہ دوسرا قول اسی معنے پر مروی ہے "اگر تو بزرگوں کے طریق پر صبر کرلے تو بہتر ہے ورنہ بہائم کی طرح آخرکار تھک کر تو صبر کرے گا۔
وَقَالَ فِیْ صِفَةِ الدُّنْیَا تَغُرُّ وَتَضُرُّ وَتَمُرُّ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَرْضَهَا ثَوَابًا لِاَوْلِیَائِهٖ وَلَا عِقَابًا لِاَعْدَائِهٖ وَاِنَّ اَهْلَ الدُّنْیَا کَرَکْبٍ بَیْنَاهُمْ	اور آپ نے دنیا کی تعریف میں فرمایا کہ دنیا دھوکا دیتی ہے اور ضرر پہنچاتی ہے اور گذر جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کو نہ تو اپنے دوستوں کے لئے ثواب میں پسند کیا ہے اور نہ اپنے دشمنوں کیلئے

حَلُّوْا اِذْ صَاحَ بِهِمْ سَائِقُهُمْ فَارْتَحَلُوْا

عذاب میں ہے اور اہل دنیا اس قافلہ کیطرح ہیں کہ ابھی وہ کسی منزل میں اترے ہوتے ہیں کہ ناگاہ میر قافلہ انہیں چلنے کا حکم دیدے اور وہ چل پڑیں۔

وَقَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ لَا تُخَلِّفَنَّ وَرَاءَكَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا فَإِنَّكَ تُخَلِّفُهُ لِأَحَدِ رَجُلَيْنِ إِمَّا رَجُلٌ عَمِلَ فِيهِ بِطَاعَةِ اللهِ فَسَعِدَ بِمَا شَقِيتَ بِهِ وَإِمَّا رَجُلٌ عَمِلَ فِيهِ بِمَعْصِيَةِ اللهِ فَكُنْتَ عَوْنًا لَهُ عَلَى مَعْصِيَتِهِ وَلَيْسَ أَحَدُ هٰذَيْنِ حَقِيقًا أَنْ تُؤْثِرَهُ عَلَى نَفْسِكَ۔

آپ نے اپنے بیٹے حسن علیہ السلام کو فرمایا کہ دنیا میں سے کچھ بھی اپنے پیچھے مت چھوڑ کیونکہ لامحالہ تو دو آدمیوں سے کسی ایک کے لئے چھوڑے گا۔ یا تو اس آدمی کے لئے جو اس مال کو حکم خدا کے مطابق صرف کریگا سو اس طرح اس نے ایک ایسی چیز سے سعادت حاصل کرلی جس سے تو محروم رہا۔ یا اس آدمی کے لئے جو اس مال کو خلاف حکم خدا استعمال میں لاتا ہے سو اس طرح تو اس کے لئے گناہ میں معاون ٹھیرا۔ اور ان ہر دو میں سے کوئی بھی اس امر کا سزاوار نہیں کہ تو اُسے اپنی ذات پر ترجیح دے۔

وَقَالَ لِقَائِلٍ قَالَ بِحَضْرَتِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَتَدْرِي مَا الْاِسْتِغْفَارُ الْاِسْتِغْفَارُ دَرَجَةُ الْعِلِّيِّينَ وَهُوَ اسْمٌ وَاقِعٌ عَلَى سِتَّةِ مَعَانٍ أَوَّلُهَا النَّدَمُ عَلَى مَا مَضَى وَالثَّانِي الْعَزْمُ

آپ نے ایک شخص کو جس نے آپ کے سامنے استغفر اللہ کہا تھا فرمایا کہ تیری ماں تجھے روئے کیا تو جانتا ہے کہ استغفار کے کیا معنے ہیں استغفار مقام علیین کا ایک درجہ ہے اور اس لفظ کے مفہوم میں چھ باتیں داخل ہیں۔

(۱) گذشتہ کئے پر نادم ہونا۔ (۲) دوبارہ اس کی طرف لوٹنے سے باز رہنا

عَلٰی تَرْکِ الْعَوْدِ اِلَیْہِ اَبَدًا وَالثَّالِثُ اَنْ تُؤَدِّیَ اِلَی الْمَخْلُوْقِیْنَ حُقُوْقَہُمْ حَتّٰی تَلْقَی اللّٰہَ اَمْلَسَ لَیْسَ عَلَیْکَ تَبِعَۃٌ وَالرَّابِعُ اَنْ تَعْمِدَ اِلٰی کُلِّ فَرِیْضَۃٍ عَلَیْکَ ضَیَّعْتَہَا فَتُؤَدِّیَ حَقَّہَا وَالْخَامِسُ اَنْ تَعْمِدَ اِلَی اللَّحْمِ الَّذِیْ نَبَتَ عَلَی السُّحْتِ فَتُذِیْبَہٗ بِالْاَحْزَانِ حَتّٰی یَلْصِقَ الْجِلْدُ بِالْعَظْمِ وَیَنْشَأَ بَیْنَہُمَا لَحْمٌ جَدِیْدٌ وَالسَّادِسُ اَنْ تُذِیْقَ الْجِسْمَ اَلَمَ الطَّاعَۃِ کَمَا اَذَقْتَہٗ حَلَاوَۃَ الْمَعْصِیَۃِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔

(۳) لوگوں کے حقوق جو ہضم کر رکھے ہیں انہیں واپس دینا تاکہ خدا کے حضور میں بالکل ایسا صاف ہو کر جائے کہ اُس پر کوئی وبال یعنی کوئی گناہ نہیں (۴) جس قدر فرائض نماز روزہ زکوٰۃ تلف ہو چکے ہوں اُن کو ادا کرے (۵) اس گوشت کو جو حرام کھا کھا کر پیدا ہوا ہے غم و الم میں گلائے اِس حد تک کہ صرف چمڑا اور ہڈی ملے رہ جائیں اور نیا گوشت پیدا ہو (۶) تو جسم کو عبادت کی تکلیف پہنچائے جس طرح کہ تو نے اُسے گناہ کی لذت پہنچائی تھی جب تو یہ چھ مرحلے طے کرے گا تو پھر کہنا استغفر اللہ۔

اَلْحِلْمُ عَشِیْرَۃٌ

حلم انسان کا کنبہ ہے مطلب یہ ہے کہ حلیم آدمی کے بہت سے معاون ہوا کرتے ہیں۔

مِسْکِیْنٌ اِبْنُ اٰدَمَ مَکْتُوْمُ الْاَجَلِ مَکْنُوْنُ الْعِلَلِ مَحْفُوْظُ الْعَمَلِ تُؤْلِمُہُ الْبَقَّۃُ وَتَقْتُلُہُ الشَّرْقَۃُ وَتُنْتِنُہُ الْعَرَقَۃُ

انسان ایک عاجز سا مخلوق ہے جس کی مہلت زندگی مخفی ہے اور امراض نا معلوم کیونکہ اُسے معلوم نہیں کہ کس کس مرض میں مبتلا ہو گا اور اُس کا عملنامہ محفوظ رکھا جاتا ہے اور ایک مچھر کا کیڑا اسکو تکلیف پہنچا سکتا ہے اور پانی سے اُچھو لینا اس کو ہلاک کر ڈالتا ہے اور پسینہ [illegible] بدبودار ہو جاتا ہے۔

رُوِيَ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ جَالِسًا فِي اَصْحَابِهِ فَمَرَّتْ بِهِمْ اِمْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ فَرَمَقَهَا الْقَوْمُ اَبْصَارَهُمْ فَقَالَ اِنَّ اَبْصَارَ هٰذِهِ الْفُحُولِ طَوَامِحُ وَاِنَّ ذٰلِكَ سَبَبُ هِبَابِهَا فَاِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلَى اِمْرَأَةٍ تُعْجِبُهُ فَلْيُلَامِسْ اَهْلَهُ فَاِنَّمَا هِيَ اِمْرَأَةٌ كَامْرَأَتِهِ فَقَالَ

کہتے ہیں کہ آپ اپنے ساتھیوں میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک عورت خوبصورت گذری اُن لوگوں نے اس کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ ان نوجوانوں کی آنکھیں اُٹھتی ہیں اور یہ امر ان کے ہیجان شہوت کا باعث ہے سو تم میں سے جب کوئی کسی حسین عورت کو دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ اپنی بیوی سے ہم بستر ہو لے کیونکہ وہ عورت بھی اُسی عورت کی مانند ہے

رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ قَاتَلَهُ اللّٰهُ كَافِرًا مَا اَفْقَهَهُ فَوَثَبَ الْقَوْمُ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُوهُ اِنَّمَا هُوَ سَبٌّ بِسَبٍّ اَوْ عَفْوٌ عَنْ ذَنْبٍ

ایک خارجی نے مذکورہ بالا قول سنکر کہا خدا اس کو ہلاک کرے یہ شخص قدر بڑا فقیہ ہو (آپ کے حق میں بطور گستاخی کہ اس نے یہ جملہ کہا) حاضرین نے جست کر کے اسکو ہلاک کرنا چاہا آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دو کیونکہ اس نے گالی دی ہے جس کے مقابلے پر ہم بھی اسے گالی دے سکتے ہیں یا اسے معاف کر سکتے ہیں

اِفْعَلُوا الْخَيْرَ وَلَا تُحَقِّرُوا مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّ صَغِيرَهُ كَبِيرٌ وَقَلِيلَهُ كَثِيرٌ وَلَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اِنَّ اَحَدًا اَوْلٰى بِفِعْلِ الْخَيْرِ مِنِّي فَيَكُونَ وَاللّٰهِ كَذٰلِكَ اِنَّ لِلْخَيْرِ وَالشَّرِّ اَهْلًا فَمَهْمَا تَرَكْتُمُوهُ مِنْهُمَا كَفَاكُمُوهُ اَهْلُهُ ۔

نیکی کرو اور کسی نیکی کو خواہ کیسی ہی کم درجہ کی ہو حقیر نہ سمجھو کیونکہ نیکی ادنے درجہ کی بھی بڑی ہے اور اس کا کم حصہ بھی کثیر ہے اور تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ کوئی اور شخص اس سے نیکی کرنے کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس خیال پر بخدا وہ ایسا ہی ہو جائے گا اور بیشک نیکی اور برائی کیلئے اہل ہوا کرتے ہیں سو جب تم کرنا چھوڑ دوگے تو اُن کے کرنے والے اُن کو کریں گے۔

اَلحِلمُ غِطَاءٌ سَاتِرٌ وَالعَقلُ حُسَامٌ قَاطِعٌ فَاستُر خَلَلَ خُلُقِكَ بِحِلمِكَ وَ قَاتِل هَوَاكَ بِعَقلِكَ۔	حلم ایک پردہ ہے جو انسان کے عیوب کو ڈھانپ لیتا ہے اور عقل ایک تیز تلوار ہے سو تم اپنے حلم سے اپنے اخلاق کے رخنوں (عیوب) پر پردہ

ڈالے رکھو اور عقل کی تلوار سے ہوائے نفس کا مقابلہ کرتے رہو۔

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا یَختَصُّهُمُ اللّٰہُ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ العِبَادِ فَیُقِرُّهَا فِی اَیدِیهِم مَا بَذَلُوهَا فَاِذَا مَنَعُوهَا نَزَعَهَا مِنهُم ثُمَّ حَوَّلَهَا اِلٰی غَیرِهِم۔	اللہ تبارک و تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہوتے ہیں جنہیں وہ اپنی نعمتوں سے اس غرض کے لیے مخصوص کر لیتا ہے کہ وہ بندگان خدا کو اُن سے مستفیض کریں سو جبتک وہ لوگ ان نعمتوں کو دوسروں پر

صرف کرتے رہتے ہیں تبتک ان نعمتوں کو ان کے ہاتھ میں خدا محفوظ رکھتا ہے اور جب وہ انہیں صرف کرنے سے روک دیتے ہیں تو اُن کے ہاتھ سے نکال کر دوسروں کے حوالے کر دیتا ہے۔

لَا یَنبَغِی لِلعَبدِ اَن یَثِقَ بِخَصلَتَینِ العَافِیَةِ وَالغِنیٰ بَینَا تَرَاهُ مُعَافیً اِذ سَقِمَ وَبَینَا تَرَاهُ غَنِیًّا اِذَا افتَقَرَ۔	آدمی کو دو باتوں پر کبھی بھروسا نہیں کرنا چاہیے صحت۔ تونگری بیچ اسکے کہ وہ اچھا بھلا ہوتا ہے کہ ناگاہ بیمار ہو جاتا ہے اور بیچ اسکے کہ مالدار دیکھا جاتا ہے کہ ناگاہ کنگال ہو جاتا ہے
مَن شَکَا الحَاجَةَ اِلَی مُؤمِنٍ فَکَاَنَّهٗ شَکَاهَا اِلَی اللّٰہِ وَمَن شَکَاهَا اِلٰی کَافِرٍ فَکَاَنَّمَا شَکَا اللّٰہَ۔	جو شخص اپنی حاجت کو کسی ایماندار آدمی کے سامنے پیش کرتا ہے گویا اُس نے اللہ کے سامنے پیش کیا اور جو شخص کسی کافر کے سامنے پیش کرتا ہے گویا وہ اللہ کی شکایت کرتا ہے

وَقَالَ فِی بَعْضِ الْاَعْیَادِ اِنَّمَا هُوَ عِیْدٌ لِمَنْ قَبِلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ وَشَکَرَ قِیَامَهٗ وَکُلُّ یَوْمٍ لَا یُعْصَی اللّٰهُ فِیْهِ فَهُوَ عِیْدٌ

آپ نے عید الفطر کے ایک موقع پر فرمایا کہ عید تو اس شخص کی سمجھو جسکے روزوں کو خدا نے قبول فرمایا اور اسکے رات بھر نوافل ادا کرنیکو قابل شکر جانا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جس دن انسان خدا کا کوئی گناہ نہ کرے وہ عید کا دن ہے۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْحَسَرَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَسْرَةُ رَجُلٍ کَسَبَ مَالًا فِی غَیْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ فَوَرِثَهٗ رَجُلٌ فَاَنْفَقَهٗ فِی طَاعَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فَدَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ وَدَخَلَ الْاَوَّلُ بِهِ النَّارَ۔

قیامت کے دن سب سے بڑھ کر حسرت زدہ وہ شخص ہوگا جس نے مال بر طریق حرام کمایا اور کوئی دوسرا اسکا وارث بن گیا جس نے اس مال کو اللہ کے حکم میں صرف کیا وہ تو داخل جنت ہوا اور پہلا داخل جہنم۔

اِنَّ اَخْسَرَ النَّاسِ صَفْقَةً وَاَخْیَبَهُمْ سَعْیًا رَجُلٌ اَخْلَقَ بَدَنَهٗ فِی طَلَبِ مَالِهٖ وَلَمْ تُسَاعِدْهُ الْمَقَادِیْرُ عَلٰی اِرَادَتِهٖ فَخَرَجَ مِنَ الدُّنْیَا بِحَسْرَتِهٖ وَقَدِمَ عَلَی الْآخِرَةِ بِتَبِعَتِهٖ۔

سب سے بڑھکر زیاں کار معاملہ اور ناکام کوشش کا مالک وہ شخص ہے جو مال کے جمع کرنے میں فرسودہ تن ہوا اور تقدیر الٰہی اسکے ارادہ کی یاور نہ ہوئی اور بالآخر دنیا سے حسرت کیساتھ روانہ ہوگیا اور اللہ کی جوابدہی اپنی گردن پر لے گیا۔

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ هُمُ الَّذِیْنَ نَظَرُوْا اِلٰی بَاطِنِ الدُّنْیَا اِذَا نَظَرَ النَّاسُ اِلٰی ظَاهِرِهَا وَاشْتَغَلُوْا بِآجِلِهَا اِذَا اشْتَغَلَ

اللہ کے دوست وہی لوگ ہیں جو دنیا کی حقیقت پر نظر کرتے ہیں برخلاف عام لوگوں کے کہ وہ اس کے ظاہر ہی تک محدود رہتے ہیں اور وہ عاقبت

النَّاسُ بِعَاجِلِهَا فَأَمَاتُوا مِنْهَا مَا خَشُوا أَنْ يُمِيتَهُمْ وَتَرَكُوا مِنْهَا مَا عَلِمُوا أَنَّهُ سَيَتْرُكُهُمْ وَرَأَوُا اسْتِكْثَارَ غَيْرِهِمْ مِنْهَا اسْتِقْلَالًا وَدَرَكَهُمْ لَهَا فَوْتًا أَعْدَاءُ مَا سَالَمَ النَّاسُ وَسَلْمُ مَا عَادَى النَّاسُ بِهِمْ عُلِمَ الْكِتَابُ وَبِهِ عَلِمُوا وَبِهِمْ قَامَ الْكِتَابُ وَبِهِ قَامُوا لَا يَرَوْنَ مَرْجُوًّا فَوْقَ مَا يَرْجُونَ وَلَا مَخُوفًا فَوْقَ مَا يَخَافُونَ۔

کی فکر میں ہوتے ہیں اور لوگ دنیا کی دھن میں ۔ سو وہ ان اسباب کو جن کی نسبت انہیں ڈر ہوتا ہے کہ اُن کے فضائل کو ہلاک کر ڈالینگے معدوم کر دیتے ہیں اور جن شیٔوں کی بابت انہیں یقین ہوتا ہے کہ عنقریب یہ ہمیں چھوڑ دینگی چھوڑ دیتے ہیں اور غیروں کو ان لذات سے زیادہ بہرہ یاب دیکھکر بمقابلہ ثواب اخروی انہیں بالکل ہیچ سمجھتے ہیں اور انکے حصول کو فوت مقصود جانتے ہیں جن اشیاء سے لوگوں کو صلح ہوتی ہے وہ اُن کے دشمن ہوتے ہیں اور جن سے لوگوں کو دشمنی ہوتی ہے وہ اُن سے صلح رکھتے ہیں کتاب اللہ انسے اور وہ کتاب اللہ سے جانے جاتے ہیں اور کتاب اللہ ان کے وجود سے اور وہ کتاب اللہ کے وجود سے قایم ہوتے ہیں جس ثواب آخرت کی امید رکھتے ہیں اس سے بڑھکر کوئی امید نہیں جانتے اور جس عذاب سے ڈرتے ہیں اس سے بڑھ کر کسی عذاب کو نہیں سمجھتے ۔

اُذْكُرُوا انْقِطَاعَ اللَّذَّاتِ وَبَقَاءَ التَّبِعَاتِ

دنیا کی لذتوں کے ختم ہو جانے اور مختلف حقوق کی جوابدہی کے باقی رہنے کو یاد رکھا کرو۔

اُخْبُرْ تَقْلِهِ

امتحان کر کیونکہ بسا اوقات انسان ظاہر پر فریفتہ ہو کر دھوکا کھا جاتا ہے تو اُسے دشمن رکھے گا یعنے جبکہ تجھے اس کے اندرونی حالات سے واقفیت ہوگی تو تو اسے برا سمجھنے لگے گا۔

مَا كَانَ اللهُ لِيَفْتَحَ عَلَى عَبْدٍ

اللہ تبارک و تعالے ایسا نہیں کرتا کہ کسی

بَابُ الشُّکْرِ وَیُغْلَقُ عَنْهُ بَابُ الزِّیَادَۃِ وَلَا یَفْتَحُ عَلٰی عَبْدٍ بَابَ الدُّعَاءِ وَیُغْلِقُ عَنْهُ بَابَ الْاِجَابَۃِ وَلَا یَفْتَحُ لِعَبْدٍ بَابَ التَّوْبَۃِ وَیُغْلِقُ عَنْهُ بَابَ الْمَغْفِرَۃِ

کسی شخص پر شکر کا دروازہ تو کھولدے اور زیادتی نعمت کا دروازہ بند کر دے (کیونکہ دونوں لازم ملزوم ہیں) اور خدا تعالی یہ بھی نہیں کرتا کہ کسی شخص پر دعا کا دروازہ تو کھولدے اور اجابت کا دروازہ بند کر دے (کیونکہ دونو لازم ملزوم ہیں) ....) اور خدا تعالی یہ بھی نہیں کرتا کہ کسی شخص کے لئے توبہ کا دروازہ تو کھولدے اور مغفرت کا دروازہ بند کر دے (کیونکہ ہر دو لازم ملزوم ہیں)

وَسُئِلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَیُّهُمَا الْاَفْضَلُ الْعَدْلُ اَوِ الْجُوْدُ فَقَالَ الْعَدْلُ یَضَعُ الْاُمُوْرَ مَوَاضِعَهَا وَالْجُوْدُ یُخْرِجُهَا عَنْ جِهَتِهَا - وَالْعَدْلُ سَائِسٌ عَامٌّ وَالْجُوْدُ عَارِضٌ خَاصٌّ فَالْعَدْلُ اَشْرَفُهُمَا وَاَفْضَلُهُمَا -

آپ سے سوال کیا گیا کہ عدل افضل ہے یا جود آپ نے فرمایا کہ عدل امور مختلفہ کو مواقع مناسب پر رکھنے کو کہتے ہیں اور جود اشیاء کو بر طریق مناسب عمل میں لانے کو بولتے ہیں - عدل ایک عام سیاست کرتا ہے اور جود ایک خاص منتظم ہے اسلئے عدل اشرف اور افضل ہے -

اَلزُّهْدُ کُلُّهٗ بَیْنَ کَلِمَتَیْنِ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتَاکُمْ وَمَنْ لَمْ یَاْسَ

پورا زہد قرآن مجید کے دو کلموں میں پایا جاتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے تاکہ تم لوگ اُس چیز پر جو تمہارے ہاتھ سے نکل چکی ہے اندوہ نہ کرو اور نہ اُس چیز پر جو تمہیں خدا دیتا ہے خوشی مناؤ ۔

عَلَی الْمَاضِیْ وَلَمْ یَفْرَحْ بِالْآتِیْ فَقَدْ اَخَذَ الزُّهْدَ بِطَرَفَیْهِ

اور جو شخص کسی گذشتہ امر پر اندوہگین نہیں ہوتا اور آنیوالی چیز پر خوش نہیں ہوتا وہ پورے زہد کا مالک ہو گیا۔

مَا اَنْقَضَ النَّوْمَ لِعَزَائِمِ الْیَوْمِ

نیند آنیوالے دن کے ارادوں کو کیسے توڑ ڈالتی ہے۔ اس فقرہ کے دو مطلب ہو سکتے ہیں اولاً یہ کہ انسان کسی امر کا ارادہ کرتا ہے اور سو کر اُٹھنے کے بعد اُسکو فسخ کر دیتا ہے۔ ثانیاً۔ انسان کسی امر کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور نیند اوسکو کرنے سے روک دیتی ہے

اَلْوِلَایَاتُ مَضَامِیْرُ الرِّجَالِ

حکومتیں ایک قسم کے میدان ہیں جن میں لوگ ایک دوسرے سے سبقت ڈھونڈتے ہیں۔

لَیْسَ بَلَدٌ بِاَحَقَّ بِكَ مِنْ بَلَدٍ خَیْرُ الْبِلَادِ مَا حَمَلَكَ

کوئی جگہ کسی دوسری جگہ سے سکونت کے زیادہ قابل نہیں اچھی جگہ وہی ہے جو تجھے سر پر اُٹھالے یعنی جہاں تجھے راحت پہنچے ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد

وَقَالَ وَقَدْ جَاءَهُ نَعْیُ الْاَشْتَرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ لَوْ كَانَ جَبَلًا لَكَانَ فِنْدًا لَا یَرْتَقِیْهِ الْحَافِرُ وَلَا یُوْفِیْ عَلَیْهِ الطَّائِرُ۔

آپ کو اشتر نخعی کی خبر مرگ پہنچی آپ نے فرمایا کہ مالک وہ آدمی تھا کہ اگر پہاڑ ہوتا تو ایک ایسا الگ تھلگ پہاڑ ہوتا کہ جسپر کسی کو چڑھنے کا موقعہ نہ ملتا اور نہ کوئی جانور اُس کی چوٹی پر منڈلاتا یعنی وہ بڑا عالی ہمت تھا (انکا اصلی نام مالک ہے)

وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِغَالِبِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَبِی الْفَرَزْدَقِ فِیْ كَلَامٍ دَارَ بَیْنَهُمَا مَا فَعَلَتْ اِبِلُكَ الْكَثِیْرَةُ قَالَ دَعْدَعَتْهَا الْحُقُوْقُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ ذٰلِكَ اَحْمَدُ سُبُلِهَا۔

آپ نے غالب ابن صعصعہ ابو الفرزدق کو اثنائے گفتگو میں پوچھا کہ تیرے وہ بہت سے اونٹ کیا ہوئے۔ اس نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین حقوق اللہ اور حقوق العباد نے انہیں متفرق کر دیا (یعنی مختلف حقوق میں صرف ہو گئے) آپ نے فرمایا کہ اچھے

راستے میں لگے۔

من اتجر بغیر فقہ فقد ارتطم فی الربا

جو شخص بغیر واقفیت فقہ کے تجارت شروع کرتا ہے وہ ضرور آفت سودخواری کے ورطہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

من عظم صغار المصائب ابتلاہ اللہ بکبارھا

جو شخص چھوٹے چھوٹے مصائب کو بے صبری سے بڑا بنا لیتا ہے خدا اسکو بڑے بڑے مصائب میں مبتلا کرتا ہے

من کرمت علیہ نفسہ ھانت علیہ شھوتہ

جو شخص اپنے نفس کی بزرگی قایم رکھنا چاہتا ہے خواہش نفسانی اسپر آسان ہوجاتی ہے (یعنی بآسانی بچ جاتا ہے)۔

ما مزح امرء مزحۃ الا مج من عقلہ مجۃ

آدمی کوئی ٹھٹھول بات نہیں کرتا مگر وہ اپنی عقل کو تھوک دیتا ہے (یعنی ضائع کر دیتا ہے)

زھدک فی راغب فیک نقصان حظ و رغبتک فی زاھد فیک ذل نفس۔

اس شخص کے حق میں تیری بے رغبتی کرنا جو تیری رغبت کرتا ہے بہرہ نیز کم کرتا ہے اور تیرا اس شخص کی طرف رغبت کرنا جو تجھ سے بے رغبتی کرتا ہے ذلت نفس ہے

الغنی والفقر بعد العرض علی اللہ

تونگری اور محتاجی کی حقیقت اسوقت معلوم ہوگی۔ جبکہ قیامت اللہ کے روبرو پیش کئے جائینگے۔

مالابن آدم والفخر اولہ نطفۃ وآخرہ جیفۃ ولا یرزق نفسہ ولا یدفع حتفہ۔

انسان کو فخر کیسے شایاں ہے کہ اس کی ابتدا تو نطفہ تھی اور اس کی انتہا مردار نہ تو وہ اپنے تئیں روزی دے سکتا ہے اور نہ موت کو روک سکتا ہے (انسان کی بیچارگی کو ظاہر کیا ہے۔

وسئل من اشعر الشعراء

آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟

فَقَالَ اِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يَجْرُوا فِی حَلْبَۃٍ تُعْرَفُ الْغَايَۃُ عِنْدَ قَصَبَتِهَا فَاِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَالْمَلِكُ الضِّلِّيلُ (يُرِيدُ امْرَءَ الْقَيْسِ)

تو آپ نے جواب دیا کہ اُس فرقہ کے لوگ ایک جتھا بن کر نہیں دوڑے جس سے کہ اُنکے خاص نشان پر پہنچنے سے ہر ایک کی غایت کا پتہ لگ سکے (یعنے مختلف شعراء نے مختلف مضامین میں طبع آزمائی کی) اور اگر تم پوچھنا ہی چاہتے ہو تو ملک ضلیل یعنی امرالقیس بڑا شاعر ہے۔

۵؎ حلبہ گھوڑوں کا ایک جتھا جو گھوڑدوڑ میں اکٹھا دوڑتا ہے۔ قصبہ وہ نشان جو میدان میں گاڑا جاتا ہے جو پہلے اُکھاڑے وہ بڑھ جاتا ہے۔ ملک ضلیل بوجہ فاسق و فاجر ہونے کے کہتے ہیں۔

اَلَا حُرٌّ يَدَعُ هٰذِهِ اللُّمَاظَةَ لِاَهْلِهَا اِنَّهُ لَيْسَ لِاَنْفُسِكُمْ ثَمَنٌ اِلَّا الْجَنَّةَ فَلَا تَبِيعُوهَا اِلَّا بِهَا۔

سنو کہ شریف آدمی اس ریزہ طعام یعنی دنیا کو انہی لوگوں کے لئے چھوڑ دیتا ہے جو اُسکے شایان ہیں تمہاری جانوں کی قیمت صرف جنت ہے تم انہیں اُس (یعنی ریزہ طعام) کے بدلے میں ڈالو (دنیا کی حقارت ظاہر کی ہے)

۶؎ لماظہ وہ ریزہ طعام جو کھانے کے بعد دانتوں میں اٹکا رہتا ہے۔

مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا

دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے طالب العلم اور طالب الدنیا۔

اَلْاِيمَانُ اَنْ تُؤْثِرَ الصِّدْقَ حَيْثُ يَضُرُّكَ عَلَى الْكَذِبِ حَيْثُ يَنْفَعُكَ وَاَلَّا يَكُونَ فِی حَدِيثِكَ فَضْلٌ عَنْ عَمَلِكَ وَاَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ فِی

ایمان یہ ہے کہ تو صداقت کو اُس موقعہ پر جہاں تک تجھے اُس سے ضرر پہنچ سکے کذب پر جبکہ وہ تیرے لئے سودمند ہو سکے ترجیح دے اور نیز یہ کہ تیری گفتگو میں تیری عملی حالت سے کوئی بات

حَدِیثِ غَیرِکَ — زائد نہیں ہونی چاہئے اور دوسرے شخص کی نقل روایت میں تقویٰ کا پابند رہے (یعنی روایت میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کرے۔

تَغلِبُ المَقَادِیرُ عَلَی التَّقدِیرِ حَتّٰی تَکُونَ الآفَةُ فِی التَّدبِیرِ — اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہمارے قیاس پر غالب آجاتا ہے حتیٰ کہ ہماری تدبیر ہی میں ہماری آفت مخفی ہوتی ہے اور ہم نہیں جانتے۔

اَلحِلمُ وَالاَنَاةُ تَوأَمَانِ یُنتِجُهُمَا عُلُوُّ الهِمَّةِ — حلم اور آہستگی دو نو ہمزاد ہیں جو عالی ہمتی سے پیدا ہوتی ہیں۔

اَلغِیبَةُ جُهدُ العَاجِزِ — جو شخص مقابلہ کرنے سے عاجز ہو جائے اُس کا حیلہ غیبت ہوتا ہے۔

رُبَّ مَفتُونٍ بِحُسنِ القَولِ فِیهِ — اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ کسی غیر کے تعریف کرنے پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔

اَلدُّنیَا خُلِقَت لِغَیرِهَا وَلَم تُخلَق لِنَفسِهَا۔ — دنیا اپنے غیر یعنے آخرت کیلئے پیدا کیگئی ہے نہ اپنے لئے یعنے اگر انسان آخرت کے لئے یہاں نہ بھیجا جاتا تو ہمیشہ یہیں رہتا۔

اِنَّ لِبَنِی اُمَیَّةَ مِروَدًا یَجرُونَ فِیهِ وَلَو قَدِ اختَلَفُوا فِیمَا بَینَهُم ثُمَّ کَادَتهُمُ الضِّبَاعُ لَغَلَبَتهُم — بنی امیہ کے لئے ایک مہلت دیگئی ہے جس میں وہ چل رہے ہیں اور اگر وہ باہم خلاف کرتے اور کفتار ان پر حملہ آور ہوتیں تو اُن پر غالب آجاتیں (یعنی اُن کی دولت جلد ہی زائل ہو جاتی

وَقَالَ عَلَیهِ السَّلَامُ فِی مَدحِ الاَنصَارِ هُم وَاللهِ رَبَّوُا الاِسلَامَ کَمَا یُرَبّٰی — آپ نے انصار کے حق میں فرمایا کہ بخدا یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اسلام کی اپنے سخی ہاتھوں اور فصیح زبانوں سے

للقلوب مع غناهم بأيديهم البساط والسنتهم السلاط

اس طرح تربیت کی ہے جس طرح (عمدہ نسل کے) بچھیرے کی۔

العینین وکاء السه

آنکھ آدمی کے لئے حصۂ موخر کا سربند ہے یعنی جس طرح مشک کا سربند پانی کو روکے رکھتا ہے۔ اسیطرح آنکھ اس کی محافظ رہتی ہے۔

وقال علیه السلام فی کلام له: ولیهم وال فاقام واستقام حتى ضرب الدین بجرانه

آپ نے اپنے ایک کلام میں فرمایا کہ ان کا صحابہ کا والی وہ شخص ہے جو خود سیدھا چلا اور دوسرونکو سیدھا کیا حتی کہ دین نے اپنا استحکام حاصل کر لیا (حضرت عمر حضر سے مراد ہے)۔

وقال علیه السلام: یاتی علی الناس زمان عضوض یعض الموسر فیه علی ما فی یدیه ولم یؤمر بذلك قال الله سبحانه ولا تنسوا الفضل بینكم تنهد فیه الاشرار وتستذل الاخیار ویبایع المضطرون وقد نهى رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع المضطرین۔

لوگوں پر ایک سخت زمانہ آئیگا جس میں مالدار آدمی مال پر بخل کرے گا حالانکہ خدا نے اسے حکم نہیں دیا اور اس نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ احسان کرنیکو مت بھولو۔ اس زمانہ میں شریر لوگ بلند ہوں گے اور شرفا ذلیل۔ اور مضطرین کی بیعت کی جائیگی حالانکہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے لوگوں کی بیعت سے روکا ہے۔

وقال علیه السلام: یهلك فیّ رجلان

میری وجہ سے دو آدمی ہلاک ہو جائینگے ایک تو وہ جو مجھسے صد ا

مُحِبٌّ مُفْرِطٌ وَبَاهِتٌ مُفْتَرٍ

زیادہ دوستی رکھتا ہے دوسرا بہتان اور افترا باندھنے والا۔

وَسُئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ التَّوْحِيدِ وَالْعَدْلِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ التَّوْحِيدُ اَنْ لَا تَتَوَهَّمَهُ وَالْعَدْلُ اَنْ لَا تَتَّهِمَهُ

آپ سے توحید اور عدل کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ توحید یہ ہے کہ تو خدا کو اپنے وہم و تصور سے نہ اندازہ کرے کیونکہ وہ اس سے بالاتر ہے اور عدل یہ ہے کہ تو اسکو اس کے افعال میں عدم حکمت سے متہم نہ کرے۔

لَا خَيْرَ فِي الصَّمْتِ عَنِ الْحُكْمِ كَمَا اَنَّهُ لَا خَيْرَ فِي الْقَوْلِ بِالْجَهْلِ۔

دانشمندی کی بات کہنے سے خاموش رہنے میں کوئی بھلائی نہیں جس طرح کہ جاہلانہ بات میں بھلائی نہیں۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دُعَاءٍ اِسْتَسْقَى بِهِ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ذُلُلَ السَّحَابِ دُونَ صِعَابِهَا۔

آپ نے طلب باران کی ایک دعا میں فرمایا کہ خدایا ہمیں مطیع اور فرمانبردار بادلوں سے سیراب کر نہ سرکش اور منہ زور بادلوں سے یعنی ایسے بادل برسا جن کا نتیجہ خیر ہے نہ ایسے بادل کہ وبال بن جائیں۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِزِيَادِ ابْنِ اَبِيهِ وَقَدِ اسْتَخْلَفَهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَلَى فَارِسَ وَاَعْمَالِهَا فِي كَلَامٍ دَارَ بَيْنَهُمَا نَهَاهُ فِيهِ عَنْ تَقَدُّمِ الْخَرَاجِ اسْتَعْمِلِ الْعَدْلَ

آپ نے زیاد ابن ابیہ کو جبکہ عبداللہ بن عباس نے اسے فارس اور اسکے مضافات پر خلیفہ بنا کر بھیجا تھا ایک دراز گفتگو میں فرمایا کہ خراج کو زیادہ مت کرنا اور عدل سے کام لینا اور کجروی اور ظلم سے بچنا کیونکہ کجروی موجب

وَاحْذَرْ الْعَسْفَ وَالْحَيْفَ فَاِنَّ الْعَسْفَ يَعُوْدُ بِالْجَلَاءِ وَالْحَيْفُ يَدْعُوْ اِلَى السَّيْفِ	تفریق ہے اور ظلم رعایا کو خونریزی پر مجبور کر دیتا ہے۔
اَشَدُّ الذُّنُوْبِ مَا اسْتَخَفَّ بِهٖ صَاحِبُهٗ	سب سے بڑا گناہ وہ ہے جس کو کرنے والا حقیر سمجھے۔
مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْجَهْلِ اَنْ يَّتَعَلَّمُوْا حَتّٰى اَخَذَ عَلٰى اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّعَلِّمُوْا۔	خدا نے جاہلوں سے علم حاصل کرنیکا عہد نہیں لیا جتنی کہ اہل علم سے علم سکھلانیکا عہد لے لیا یعنی جیسے امیر سکھنا واجب ہے امیر سکھانا

واجب ہے۔

شَرُّ الْاِخْوَانِ مَنْ تُكُلِّفَ لَهٗ	سب سے برا دوست وہ ہے جس کے لئے کسی

تکلف کا مرتکب ہو یعنی تکلف لغویات مگر تعجب ہے کہ لوگ منہ سے کہتے ہیں کہ تکلف نہیں گر در حقیقت تکلف کر رہے ہوتے ہیں)

اِذَا احْتَشَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ فَقَدْ فَارَقَهٗ	جب کوئی ایماندار آدمی اپنے بھائی کو اپنی حشمت سے متاثر کرتا ہے یعنی اسے

غصب میں لاتا ہے یا شرمندہ کرتا ہے تو یوں سمجھو اسے چھوڑتا ہے

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ امیر الکلام من کلام الامام جو تفاریق رسالہ الہدی میں ہوا شائع ہو رہا بعض احباب کی تحریک پر کتاب کی صورت میں طبع ہوگیا ہر چند یہ کلمات طیبات کسی مسلسل تقریر یا بحث کی صورت میں نہیں ہیں مگر اسمیں کچھ شک نہیں جو معانی ان جملوں میں کفایت لائے گئے ہیں وہ بڑی بڑی ضخیم کتابوں کی ورق گردانی سے بھی حاصل نہیں ہو سکتے مجھے یقین ہے کہ یہ رسالہ خواص و عوام ہر دو کیلئے مفید ثابت ہو گا کیا خوب ہو کہ کوئی صاحب ان کلمات کو انگریزی میں ترجمہ کر کے دیگر ممالک کے اہل علم کو بھی مستفید کریں تاکہ انہیں اسلامی روحانی حکماء کی تعلیم کا پورا ثبوت حاصل ہو۔ والسلام